گاڈز کنگڈم منسٹریز

Truth in Love

ایک سے پچاس تک اَعداد کے بائبلی مَعانی ومفہوم

اُردو نام	انگریزی نام	علامت	تصویری خط
الف	ALEPH	א	
بیتھ	BET/VET	ב בּ	
گیمل	GIMEL	ג	
دالتھ	DALET	ד	
ہے	HE	ה	
واو	VAV	ו	
زین	ZAYIN	ז	
خیتھ	CHET	ח	
طیتھ	TET	ט	
یود	YUD	י	
کاف	CHAF	ך כ	

اُردو نام	انگریزی نام	علامت	تصویری خط
لامد	LAMED	ל	
میم	MEM	ם מ	
نون	NUN	נ	
سامک	SAMECH	ס	
عین	AYIN	ע	
پے	PE/FE	פּ פ	
صادے	TZADI	ץ צ	
قوف	KOF	ק	
ریش	RECH	ר	
سین/شین	SIN/SHIN	שׁ שׂ	
تاؤ	TAU	ת	

مُصنّف: ڈاکٹر اسٹیفن ای۔ جانز

مُترجِم: ڈاکٹر فیاّض انور

ایک سے پچاس تک اعداد کے
بائبلی معانی و مفہوم

مصنف
ڈاکٹر اسٹیفن ای۔ جانز

مترجم
ڈاکٹر فیاض انور

ناشرین: وننگ سولز فار کرائسٹ منسٹریز

ناشرین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ونگ سولز فار کرائسٹ منسٹریز (رجسٹرڈ)

مصنف۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ڈاکٹر اسٹیفن ای۔ جانز

مترجم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ڈاکٹر فیاض انور

معاونین۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ڈاکٹر زینت ناز، جینفر فیاض

پروف ریڈنگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پادری محبوب ناز، پادری ایڈورڈسن

نظر ثانی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پروفیسر شاہد صدیق گل، روبن جون

دُعا گو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پادری مالک الماس، غزالہ روبی

کمپوزنگ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ڈاکٹر فیاض انور

تعداد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔2000

ایڈیشن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دوم

بار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اول

جون ۲۰۲۴ء

پتہ: مریم صدیقہ ٹاؤن چن دا قلعہ گوجرانوالہ

رابطہ: 0300-7499529,03462448983

انتساب

والدہ ماجدہ مقصودہ انور کے نام

مترجم

فہرستِ مضامین

بُرہان قاطعِ قلم

ربنا اسم بامسمی خالق کونین رب العزت ماورا بزرگ و برتر یزدان جہان خُداوند قادر مطلق یسوع مسیح کا شکرادا کرتا ہوں کہ جس نے ایک ہی اصل سے بنی آدم کی تمام اقوام کو پیدا کیا اور بے نیاز ہونے کے سبب سے کسی چیز کا محتاج نہیں جو ابد تک خُدا ای محمود ہے۔آمین ثم آمین

امّا بعد: میں فخر جمیل محسوس کرتا ہوں کہ مجھے بھی بائبلی اعداد رسالہ کے متعلق مجمل رائے زنی کا اعزاز حاصل ہے۔جس کے لکھنے پر میرے قلم میں ارتکاب لغزش موجود ہے کہ بندہ ناچیز شرف بڑا مرحبا!مرحبا!

مجھے کتابِ ہٰذا پڑھنے سے رشک آتا ہے کہ واہ کیا کہنا اللہ جل شانہ نے ڈاکٹر فیاض انور کو ایسی حکمت و دانائی عطا فرمائی کہ اُس نے انتہائی محنت شاقہ سے بائبلی اعداد پر ایک مفصل اور موشگافی سے ترجمہ کاری فرمائی جس سے بائبل مقدس کے قاری کرام کے لیے خود بخود تمام ابہام ختم ہو جاتے ہیں۔ یہ تالیفِ مفیض اپنی مثال آپ ہے،جس کی باریک بینی بادیُ النظر میں منہ بولتا ثبوت ہے کہ ارباب قلم نے بال کی کھال اُتار دی ہے۔

خُداوند کی ذات مبارکہ کا شکر کرتا ہوں کہ کتاب ہٰذا اصحاب و موعظت کے لیے ایک بیش قیمت تحفہ ہے۔ اِس رسالہ کو پڑھنے سے انداز ہو جاتا ہے کہ مترجم صاحب بصیرت ہے کہ اُس نے ایک نظم کی طرح ہر ایک عدد کو بتدریج ایک سے پچاس اعداد کو مرتب کیا۔جس میں ہر ایک عدد کی تشریح قاری کرام کو مسحور کر دیتی ہے اور حجت غالب ہو جاتی ہے۔

اِس قسم کی بائبلی اعداد پر لکھی جانے والی کتاب غالبًا میں نے اپنی چالیس سالہ خدمت کے دوران نہیں دیکھی اور نہ ہی اِس پر کوئی سیمینار دیکھا اور نہ ہی کسی اُستاد کو روزمرہ تعلیم میں۔کتابِ ہٰذا علمی اعتبار سے ناقابل یقین منفرد بے مثال اور محیر العقول ہے۔

اللہ جل شانہ کی ذات پاک سے اُمید رکھتا ہوں کہ اِس کتاب کے مطالعہ سے بائبل مقدس کو سمجھنے میں آسانی پیدا ہوگی۔میری دُعا ہے کہ ڈاکٹر فیاض انور کو ایسے بے مثال اور محیر العقول کار ہائے نمایاں سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین ثم آمین۔

احقر

پادری نیامت ہنجرا

تقرِیظ

اگر تاریخ کے اوراق میں زندہ رہنے کے متمنی ہوتو غیر معمولی محنت کرو یہی غیر معمولی محنت غیر معمولی نتائج کو جنم دے گی ۔ترجمہ شُدہ یہ کتاب ''ایک سے پچاس تک اعداد کے بائبلی معانی و مفہوم'' اُسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔جس کمال شوق اور تن دہی سے ترجمہ کیا گیا ہے ترجمے پر تصنیف کا گمان گزرتا ہے۔

روز و شب کی عرق ریزی کا ثمرِ شیریں ،یگانہء روزگار نسخہ ''ایک سے پچاس تک اعداد کے بائبلی معانی و مفہوم'' ایک ایسا گلدستہ ہے جس کی عِطر دبیزیوں سے گُلستانِ رنگ و بُو دیر تک معطر رہے گا۔مذکورہ کتاب گنجینہء گوہر ہے لیکن الٰہی مکاشفات کے یہ گوہرِ نایاب اُسی کے ہاتھ لگیں گے جو اِس میں مستغرق ہوگا۔اور جس جادہء حق کے راہی پر بائبل مقدس کے یہ اَسرار و رموز منکشف ہو جائیں گے وہ شکوک و شبہات سے نکل کر تیقُّن کی منزل پر پہنچے گا۔

جہاں تک شوکتِ الفاظ ،اُسلوبِ بیان اور زبان دانی کا تعلق ہے تو حامیانِ زُبانِ اُردو، جوئندگانِ علم اور متلاشیانِ حق ڈاکٹر صاحب کی علم دوستی ،علم نوازی اور علم پروری کے معترف رہیں گے۔ممکن ہے گردشِ زمانہ کے سبب محمل نشیں بدل جائے لیکن محمل یہی رہے گا۔اُمیدِ واثق ہے کہ ترجمہ شدہ یہ کتاب تشنگانِ علم کی علمی آبیاری اور آسودگی کا سبب ٹھہرے گی۔

مصنف ،تصنیف ،ترجمہ اور مترجم کی صحت ،سلامتی اور سرفرازی کے لیے دعا گو!

پروفیسر شاہد صدیق گِل
ایم۔اے (اُردُو) ایم۔ایڈ، ایم۔ڈیو، ایم۔فل

ممنونِ احسان

ہر طرح کی تعریف وتوصیف اور حمد وتمجید کے لائق ذاتِ باری تعالیٰ ہے جو حقیقتاً واجب تعالیٰ، بسیط واحد اور حقیقی ہے۔ اُس کی ذاتِ واحد میں اقانیم ثلاثہ اَب، اِبن و رُوح القدس ہیں جن کی ماہیئت ایک اور قُدرت وجلال میں برابر ہیں۔ جس کی ذات سراپاء محبت ہے اور جس نے اپنی لازوال اور ابدی محبت کو ہم عاصیوں پر ظاہر کرنے کے لیے اِبن اللہ منجی کونین سیدنا عیسیٰ المسیح کو بھیجا جو تمام خاتم المرسلین اور منجی عالمین کی صورت میں مجسم ہو کر دُنیا میں تشریف لائے، تاکہ اُن پر ایمان لانے کے سبب سے ہر ایک جو راہِ راست سے بھٹکا ہوا ہے زندگی پائے۔ آمین!

علم اِلاعداد کا شعور قدیم الایام سے اِس بات کا متقاضی ہے کہ انسان اُس کے متعلق دریافت کرے۔ قوم بنی اسرائیل نے جب ملک مصر سے خروج کیا اور ازاں بعد وہ ملکِ موعودہ کی جانب اپنے سفر کو جاری رکھے ہوئے صحرائے سینا میں قیام پذیر ہوئے تو اِسی دوران کلیم اللہ نے اہولہ کے قبائل میں سے اِسم نامہ کا آغاز کیا۔ بیابانی آوارگی کے اختتام پر جب قوم دریائے یردن کے نہج پر پہنچی تو چند قبائل نے مذکورہ مقام پر بود و باش کا قصد کیا۔ نتیجتاً اسم نامہ کو دوہرایا گیا۔ عہد عتیق وجدید میں بعض کتب یا کتب کے حصص ایسے بھی ہیں جو مکاشفاتی ادب کہلاتے ہیں۔ اِس قسم کے ادب میں علامات، نشانات، مختلف جانداروں کے ذِکر اور اعداد کے بکثرت استعمال کے باعث قارئین کو سمجھنے میں دِقت پیش آتی ہے۔ بعض اعداد وشمار کتابِ مقدس میں بارہا مرتبہ استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً بارہ (۱۲) کا عدد، بنی اسرائیل کے بارہ قبائل (خروج ۲:۴)، اناجیل اربعہ میں بارہ شاگرد، مکاشفہ کی کتاب میں چوبیس بزرگ اور یروشلیم کی بارہ بنیادیں قاری کی توجہ اپنی طرف مبذول کرتے ہیں۔ نیز مکاشفہ کی کتاب میں ایک لاکھ چوالیس ہزار کا ذکر آیا ہے۔ مزید برآں سات (۷) کا عدد الکتاب میں تخلیق کے چھ دنوں کے بعد کے آرام، عیدِ فسح کے سات دن (خروج ۲۰:۸) اور پنتکست کے سات ہفتوں کا ذِکر گہری اہمیت کا حامل ہے۔ البتہ ہمیں اِن چیزوں کو سمجھنے کے لیے ایسے علوم کی ضرورت پڑتی ہے جو مذکورہ چیزوں کو عام قاری کے لیے سہل الفہم انداز میں پیش کر سکیں۔ اِسی ضرورت کے پیشِ نظر حلقہ احباب میں سے میرے شفیق ومخلص دوست ڈاکٹر فیاض انور نے اپنی قوم کا درد سینے میں محسوس کرتے ہوئے شب وروز کی بیداری کے بعد جاں فشانی کر کے اُردُو قارئین کے لیے ایسی کتاب ترجمہ کی جو اِس خلا کو پُر کر سکے۔ میرے

لیے یہ بات کسی اعزاز سے کم نہیں کہ موصوف نے مجھ احقر کے ناتواں کندھوں پر نظر ثانی کی ذمہ داری رکھی جس کو میں نے اپنی ناپختہ دانست کے مطابق نبھانے کی کوشش کی۔ دورانِ مطالعہ میں نے فاضل مترجم کی عرق ریزی اور صلاحیت جو اُنھوں نے ترجمہ کی صورت میں دکھائی ہے علمی اور رُوحانی طور پر برکت پائی۔ بالخصوص اعداد کی جو توضیح قدیم وجدید عبرانی حروف کے پس منظر میں بیان کی گئی وہ الکتاب کی تشریح کرنے میں انتہائی مددگار ثابت ہوگی۔

یوں تو تمام اعداد جو کتابِ مقدس میں مستعمل ہیں گراں قدر اور قابل اِلتفات ہیں، تاہم زیرِ نظر کتاب میں ''پانچ جو کہ فضل کا عدد، چھ جو کہ انسان کا عدد، چودہ جو کہ مخلصی کا عدد اور سات جو کہ کاملیت کا عدد ہے'' اِن اعداد کی تاویل انسان کی توجہ اس جانب مبذول کرتی ہے کہ انسان خود اپنی کوشش سے نہیں بلکہ خُدا کے فضل سے مخلصی اور رہائی صرف آسمان کے خُدا کے توسط سے ہی پا سکتا ہے جو اپنی ذات میں کامل ہے۔ یہ بات میرے علم سے بعید ہے کہ اُردُو ادب میں اِس سے قبل کوئی ایسی طوالت پر مبنی کتاب بائبل میں بیان اعداد کے موضوع پر اِس قدر گہرائی سے عبرانی تمدن کی روشنی میں اعداد کی وضاحت کرتی ہو۔ میں فاضل مترجم، محقق اور لکھاری کی اِس عظیم کاوش کو نہ صرف خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں بلکہ پروردگار عالم کے حضور سے دست بستہ ملتجی ہوں کہ زیرِ نظر مترجم کی ادبی کاوش متلاشیانِ حق کے لیے مشعل راہ ثابت ہو۔

امید واثق ہے کہ زیرِ نظر کتاب مکاشفاتی ادب کے علاوہ تاریخ کے کئی پہلوؤں کی جامع توضیح میں مددگار ثابت ہوگی۔ محقق کے لیے رب العالمین سے زورِ قلم کے لیے دست بستہ التماس ہے۔ اِس عظیم کاوش کے عوض خُدا باپ اپنے بیٹے ہمارے منجی کے اسماء مقدس کے وسیلہ سے اُن کو تاحیات تحقیق و تالیف کی اور اپنی قوم کی ادبی خدمت کرنے کی قوت عطا فرماتا رہے۔ آمین!

احقر

روبن جون

اظہارِ تشکر

خُداوند یسوع المسیح کے قادرِ جلالی اور بابرکت نام میں تمام احباب کی سلامتی ہو!

اُمیدِ واثق ہے کہ آپ سب ایمان، طبیعت، مزاج اور حالات کی بہتر حالت میں ہوں گے۔ بندہ ناچیز خُدائے ذوالجلال اور بزرگ و برتر سے متمنی ہے کہ آپ اس سے بھی دو چند، سہ چند بلکہ ہزار چند ترقی کریں۔

سب سے پہلے میں خدائے علیم وخبیر کا شکر گزار ہوں کہ اُس نے مجھے اپنی خدمت کے لیے چُنا، الگ کیا اور تربیت کی اور یہ اُس کی نظر کرم ہے کہ وہ اِس ناچیز برتن کو اپنے جلال کے لیے استعمال کر رہا ہے۔

ستمبر ۲۰۱۹ء میں کتابِ ہٰذا انگریزی زبان میں میرے پاس پہنچی۔ جب میں نے اِس کا مطالعہ شروع کیا تو پہلی نگاہ میں ہی اِس کتاب نے میری توجہ اپنی طرف مبذول کی۔ میرے دل میں اِس خواہش کا عظیم سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگا کہ اِس منفرد کتاب کو ضرور اُردو زبان میں ترجمہ ہونا چاہیے تاکہ اُردو قارئین اِس سے مستفید ہوں۔ اِس عظیم خواہش کا شدید بوجھ محسوس کرتے ہوئے میں نے اِس کتاب کے مصنف ڈاکٹر اسٹیفن ای۔ جانز سے رابطہ کیا اور اُن سے اِس کتاب کو ترجمہ کرنے کی اجازت چاہی۔ اُنہوں نے بہت خوش دلی سے اسے ترجمہ کرنے کی اجازت دے دی۔

دسمبر ۲۰۱۹ء میں میں نے اِس کتاب کے ترجمہ کا آغاز کر دیا گیا۔ ابتدائی کچھ ماہ اپنی خانگی اور خدمتی ذمہ داریوں کی وجہ سے ترجمہ کاری کو بہت زیادہ وقت نہ دیا جا سکا۔ لیکن مارچ ۲۰۲۰ء میں کرونا وائرس کے پھیلاؤ کی وجہ سے پوری دُنیا کچھ ماہ کے لیے اپنے اپنے گھروں میں مقید ہو کر رہ گئی۔ تو اِن ایام میں بڑی یکسوئی سے ترجمہ کے کام کو کرنے کا موقع مل گیا۔ تقریباً تین ماہ کے قلیل عرصہ میں اِس کتاب کے ترجمہ کو مکمل کر لیا گیا۔ اِس کتاب کی ترجمہ کاری کے دوران کچھ لوگوں کے ساتھ کے بغیر میں کبھی بھی اِس کام کو مکمل نہ کر پاتا۔ یہاں اُن کا ذکر کرنا میرا فرض اولین ہے۔

میں اپنی والدہ مقصودہ انور اور اپنے والد انور مسیح کی راست تربیت کے لیے اُن کا ممنون ہوں جنھوں نے بچپن سے ہی کلامِ خُدا کا بیج میرے اندر بویا۔ اُن کی دُعائیں ہمیشہ میرے لیے گنجینۂ رحمت ہیں۔

میں اپنی شریک حیات ڈاکٹر زینت ناز اپنی بیٹیوں جینفر فیاض، جیسیکا فیاض اور اپنے بیٹے ابرہام یشوع کا شکر گزار ہوں کہ اُنہوں نے ترجمہ کرنے کے دوران مجھے پُرسکون ماحول مہیا کیا۔ اور تھکا دینے والے کام

کے دوران اپنی مسکراہٹوں اور شرارتوں سے مجھے ہشاش بشاش کیا اور وقت بے وقت نہ صرف مجھے حوصلہ دیا بلکہ میری ضروریات بھی پوری کیں۔ ہر شام کام کے دوران میری رفیق حیات کی طرف سے چائے کا ایک کپ مجھے عظیم اپنائیت کا احساس دیتا۔ میں اُن کی محبتوں اور احساس کا مقروض ہوں۔

میں اپنے نہایت ہی محترم اور باتمکین دوست اور محسن پادری نیامت ہنجرا کا بھی شکر گزار ہوں جنھوں نے میری وقت بے وقت کالز کو نہ صرف سنا بلکہ اُردُو الفاظ کے معنی و مفہوم کے بارے میں بھی اپنے گراں قدر مشوروں سے نوازا۔ خُداوندِ کریم آپ کو اپنے کھیت میں عظیم طور پر استعمال کرے۔

میں پادری ایڈورسن منیر (سیالکوٹ) پادری محبوب نازاور پادری مالک الماس کا بھی شکر گزار ہوں۔ جنہوں نے پروف ریڈنگ میں معاونت کی۔ خُدائے ارحم اپنے چاکران کو دیانت دار نوکروں کی طرح استعمال کرے۔

میں پروفیسر شاہد صدیق گل اور روبن جون کا بھی زیر بار منت ہوں جنھوں نے اِس ترجمہ شدہ کتاب کی نظر ثانی کے کٹھن کام میں اعانت کی اور جملہ بندی اور اُسلوب بیان کی نوک پلک دُرُست کرنے میں معاونت کی۔ اور اِن دونوں مصاحبین کے حوصلہ افزا الفاظ اِس کتاب کے لیے باعثِ حرمت ہیں۔

میں پروفیسر سہیل بشیر کا بھی متشکر ہوں جو ہمیشہ اپنے مثبت الفاظ سے حوصلہ افزائی کا سبب بنتے ہیں۔

میں غزالہ روبی، پادری لطیف ایم سندھو اور اپنی پوری کلیسیاء کا بھی امتنان ہوں جو ہمیشہ دُعاؤں کے وسیلے سے میری ڈھارس بندھاتے ہیں۔

آخر میں اِن الفاظ کے ساتھ آپ سے اجازت خواہ ہوں گا کہ یہ کتاب اور اِس کا مصنف دونوں مغرب سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں نے حتی الواسع کوشش کی ہے کہ اُن الفاظ کو مناسب اُردُو کا جامہ پہنایا جا سکے تا کہ اُردُو قارئین اِس کتاب کی دُرُست تفہیم حاصل کر سکیں۔ لیکن خطا بشریت کا خاصہ ہے اگر کہیں پر بھی میں اپنی ذمہ داری سے انصاف نہ کر پایا ہوں تو اِسے میری کم علمی سمجھتے ہوئے درگزر کیجیے گا۔

اُمیدِ مستحکم ہے کہ یہ کتاب بائبلی اعداد اور اُن کے مفاہیم کو سمجھنے میں آپ کی مدد و معاون ثابت ہوگی۔

دُعاؤں کا طلب گار

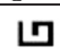
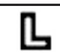
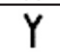
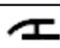
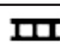
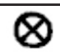
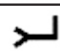
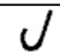
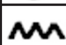
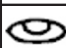
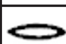
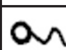
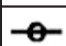
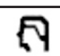
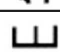
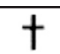
مانندِ خاک

فیاض انور (پی ایچ ڈی اسکالر)

باب ا

عبرانی حروف بہ طور تصاویری لفظ اور اعداد

نوٹ: عبرانی زبان میں حروف کو بہ طور اعداد استعمال کیا جاتا ہے اور وہ حروف الفاظ اور تصورات بھی ہوتے ہیں جن کو لفظی اور علامتی طور استعمال کیا جاسکتا ہے۔

عددی قیمت	اردو نام	انگریزی نام	عبرانی علامت	تصویری شکل	معانی
1	الف	Aleph	א		بیل یا سانڈ۔قوت۔برتری۔راہنما
2	بیتھ	Beth	בּ ב		خیمہ۔گھر۔اندر۔گھرانہ۔خاندان
3	گیمل	Gimel	ג		اونٹ۔اُوپر اُٹھانا۔غرور۔تکبر
4	دالتھ	Deleth	ד		دروازہ۔داخل ہونا۔راستہ
5	ہے	Hey	ה		کھڑکی۔دیکھنا۔ظاہر کرنا۔اِلہام
6	واو	Vav	ו		کانٹا۔میخ۔آنکڑا۔باندھنا۔اکٹھا کرنا مضبوط۔شامل کرنا
7	زین	Zayin	ז		اوزار۔ہتھیار۔کاٹنا۔الگ کرنا
8	خیتھ	Chet	ח		باڑ۔جنگلہ۔احاطہ بندی۔دل۔اندرونی کمرہ۔الگ شخصی
9	طیتھ	Teth	ט		سانپ۔افعی۔چمڑے کی بوتل۔گھیرنا
10	یود	Yod	י		کام۔بنانا۔بازوؤں کا اگلا حصّہ۔بندھے ہوئے ہاتھ
20	کاف	Kaf	ך כ		ہتھیلی۔کھلا ہاتھ۔ڈھانپنا یا دینا۔کھلا۔اجازت
30	لامد	Lamed	ל		نوکدار آلہ۔عصا۔اختیار۔اقتدار
40	میم	Mem	ם מ		پانی۔بہنا۔عظمت۔ابتری
50	نون	Noon	נ		مچھلی۔بیج۔نیزہ۔زندگی۔سرگرمی
60	سامک	Comceh	ס		سنبھالنا۔سہارا۔مروڑنا۔آہستہ گھومانا
70	عین	Ayin	ע		آنکھ۔جاننا۔دیکھنا۔ظاہر کرنا۔صریح
80	پے	Pey	ף פ		منہ۔بولنا۔لفظ۔کھلا
90	صادے	Tsadik	ץ צ		مچھلی پکڑنے کا کانٹا۔خواہش۔ضرورت۔پکڑنا۔قابو میں
100	قوف	Koof	ק		سر کا پچھلا حصہ۔پیچھے۔آخری۔چھوٹا
200	ریش	Resh	ר		سر۔راہنما۔شخص۔کھوپڑی
300	سین/شین	Sheen	שׂ שׁ		دانت۔خرچ کرنا۔نگل جانا۔تباہ کرنا
400	تاؤ	Tav	ת		نشان۔دستخط۔صلیب۔مُہر۔عہد

باب ۲

ایک سے دس تک اعداد

ا

ایک (الف)

(توحید۔وحدانیت۔اتحاد)

عبرانی میں الف ''بیل یا سانڈ'' ہے۔یہ قوت،ابتدا یا پہلے عدد کو ظاہر کرتا ہے۔

پہلا عدد اتحاد یا اوّل ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔بُولنگر (Bullinger) کہتا ہے کہ ''یہ تمام زبانوں میں اتحاد کی علامت ہے۔''

پیدایش بائبل مقدس کی پہلی کتاب ہے اور اس کی پہلی آیت ''ابتدا میں'' ہے۔کسی بھی چیز کی صرف ایک ہی ابتدا یا آغاز ہو سکتا ہے۔

پہلا حکم ''تو میرے حضور غیر معبودوں کو نہ ماننا'' یہ خُدا کی وحدانیت اور اس حقیقت کو بیان کرتا ہے کہ واحد خُدا ہی تمام مخلوقات کا خالق ہے۔

عبرانی زبان میں ایک کے عدد کے لیے دو الفاظ ہیں: Yacheed کا مطلب ''قطعی اتحاد، وحدت یا صرف ایک'' (پیدایش ۲:۲۲) جب کہ echad کا مطلب ایک مخلوط اتحاد ہے (پیدایش ۲:۲۴؛ استثنا ۶:۴)۔

۲

دو (بیتھ)

(تقسیم۔دوگواہ)

عبرانی میں بیتھ ''گھریا گھرانے'' کو کہتے ہیں۔خُدا نے آدم اور حوّا کی شادی کے ذریعے خاندان کا آغاز کیا۔ یہ اِس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ خاندان میں دوگواہ خُدا کی مرضی کو ظاہر کرتے ہیں۔ دو نقاط ایک قطار بناتے اور راہنمائی مہیا کرتے ہیں۔

دو کا عدد ''تقسیم'' اور ''دوگواہوں'' کو ظاہر کرتا ہے۔ خُدا نے بائبل مقدس میں دو عہد قائم کیے۔ پہلا بہ طور ''سچائی'' کا دوہرا گواہ اور راہنمائی کو قائم کرنے والا ہے۔ پرانے عہد سے نئے عہد کی طرف جانا مکاشفہ کے تسلسل اور اصغر سے اکبر کی طرف جانے کو ظاہر کرتا ہے۔

یہی اصول سارہ اور ہاجرہ، اضحاق اور اسمٰعیل، یعقوب اور اسرائیل، داؤد اور ساؤل اور عہدِ جدید میں پولس اور ساؤل کے درمیان دکھائی دیتا ہے۔ ہر ایک کردار میں دونوں کے درمیان ماحصل کا واضح اختلاف ہے۔تاہم خُدا نے ایک سے دُوسرے کی طرف جانے کا یہی طریقہ قائم کیا۔

۳

تین (گیمل)

(الٰہی کاملیت۔تکمیل)

عبرانی میں گیمل اونٹ کو کہتے ہیں۔ یہ اُوپر اُٹھنے کو ظاہر کرتا ہے۔ اِس کا منفی پہلو غرور ہے۔ اختیار میں بلند ہونا یا سرفراز ہونا اِس کا مثبت پہلو ہے۔

تین کا عدد الٰہی کاملیت، تکمیل اور کمال کا عدد ہے۔ جیسے x-y ایکسز کے لیے دو خط کھینچے جاتے ہیں اور اِس کی کوئی شکل بنانے اور اِسے جیومیٹری کے احاطے میں بند کرنے کے لیے ایک تیسرا خط لیا جاتا ہے اور یوں ایک مثلث بنتی ہے۔

شریعت نے کسی بات کی صداقت کو جاننے کے لیے دو یا تین گواہوں کا قانون مقرر کیا (استثنا ۱۹:۱۵)۔ تین کا عدد گواہی کی تکمیل کو ظاہر کر سکتا ہے۔ کسی سچ کو جاننے کے لیے دو کی گواہی کافی ہے لیکن تین گواہ تکمیل، اِتمام، اور مکمل وضاحت کو ظاہر کرتے ہیں۔

بنی اسرائیل کی تین ابتدائی عیدیں تھیں: عیدِ فسح، پِنتِکُست اور عیدِ خیام۔ یہ تینوں عیدیں انسان کو رُوح میں کامل کرتیں۔ ہر عید انسان کی فطرت کے تہرے پہلو کے لیے نجات کا ایک منظر ہے یعنی روح اور جان اور بدن (ا۔تھسلنیکیوں ۵:۲۳)۔

لوقا ۱۳:۳۲ میں یسوع نے کہا "دیکھ میں آج اور کل بدرُوحوں کو نکالتا اور شفا بخشنے کا کام انجام دیتا رہوں گا اور تیسرے دن کمال کو پہنچوں گا۔"

یسوع جان دینے کی وجہ سے اچھا چرواہا ہے۔ یوحنا ۱۰:۱۴،۱۵ میں اُس نے کہا "اچھا چرواہا میں ہوں اور میں بھیڑوں کے لیے اپنی جان دیتا ہوں۔" یسوع مُردوں میں سے زندہ ہونے کی وجہ سے بڑا چرواہا تھا (عبرانیوں ۱۳:۲۰)۔

"اب خُدا اطمینان کا چشمہ جو بھیڑوں کے بڑے چرواہے یعنی ہمارے خُداوند یسوع کو ابدی عہد کے خون کے باعث مُردوں میں سے زندہ کر کے اُٹھا لایا۔"

یسوع جلال میں سردار گلہ بان ہے (۱۔پطرس ۵:۴)۔

"اور جب سردار گلہ بان ظاہر ہوگا تو تم کو جلال کا ایسا سہرا ملے گا جو مرجھانے کا نہیں۔"

پس ہم نے دیکھا کہ تین کا عدد تکمیل اور کاملیت کو ظاہر کرتا ہے۔

۴

چار (دالتھ)

(زمین۔ مادی تخلیق)

عبرانی میں دالتھ سے مراد ''دروازہ'' ہے۔

بائبل میں چار کا عدد زمین یا خُدا کی مادی تخلیقات کو ظاہر کرتا ہے۔تخلیق کے چوتھے دن مادی دُنیا کی تکمیل ہوئی (پیدایش ۱:۱۴-۱۹)، اور خُدا نے اُسے جان دار چیزوں سے آراستہ کیا۔عبرانی لفظ h'eretz (زمین) کا جیمٹر یا (Gematria) ۲۹۶ ہے جو کہ ۴x۷۴ ہے۔

کروبیم میں انسان کی چار مختلف تشبیہات کو ظاہر کیا گیا (حزقی ایل ۱:۵)۔تخت کے گرداگرد چار جان دار ہیں (مکاشفہ ۴:۶)، یہ تمام تخلیقات کو ظاہر کرتے ہیں۔

اِسی طرح چار اناجیل ہیں۔تخت کے گرداگرد موجود چار جان دار اناجیلِ اربعہ میں موجود المسیح کے القابات کے مشابہ ہیں۔متی شیر کو ظاہر کرتا ہے، وہ یسوع مسیح کو بہ طور بادشاہ پیش کرتا ہے۔مرقس بیل کو ظاہر کرتا ہے، وہ یسوع مسیح کو بہ طور خادم پیش کرتا ہے۔لوقا انسان کو ظاہر کرتا ہے، وہ یسوع مسیح کو بہ طور ابن آدم پیش کرتا ہے۔یوحنا عقاب کو ظاہر کرتا ہے، وہ یسوع مسیح کو بہ طور خُدا کا بیٹا پیش کرتا ہے۔

اِسی مناسبت سے موسیٰ کے خیمہ اجتماع میں چار رنگ کے پردے تھے۔ارغونی پردہ بادشاہ، قرمزی پردہ خادم، سفید پردہ ابن آدم اور نیلا پردہ ابن خُدا کو ظاہر کرتا ہے۔

جیومیٹری میں چار رُخی مربع زمین کو ظاہر کرتا ہے، جب کہ دائرہ آسمان، ہمیشگی اور رُوح کی حکمرانی کو ظاہر کرتا ہے۔

بائبل مقدس کی چوتھی کتاب گنتی کی کتاب ہے، جس کا عبرانی میں عنوان B'Midbar ہے جس کا مطلب ''بیابان'' ہے۔بیابان علامتی طور پر زمین کو ظاہر کرتا ہے۔یومِ کفارہ کے دن دُوسرا بکرا (جسے مسیح کی مثل سمجھا جا سکتا ہے) بیابان میں چھوڑ دیا جاتا جو تمام لوگوں کے گناہوں کا کفارہ ہوتا (احبار ۱۶:۱۰،۲۰)۔اِس لیے یومِ کفارہ کے دن بپتسمہ کے بعد رُوح القدس یسوع کو جنگل میں لے گیا تاکہ وہ شیطان سے آزمایا جائے۔ یہ

اِس لیے ہوا تا کہ دُوسرے بکرے کی شریعت کو پورا کیا جائے۔

چوتھے زبور کے اختتام پر ہم ''میر مغنی کے لیے بانسلیوں کے ساتھ'' دیکھتے ہیں۔جس کے معنی میراث ہے۔ یہ زمین کے وارث ہونے کو ظاہر کرتا ہے (متی ۵:۵)، اِس کا آغاز اپنی زمین، اپنے کنعان، اپنے وعدے کی سرزمین اور اپنے جلالی بدن سے ہوگا۔تاہم اِس سے پہلے کہ راست باز زمین کے وارث ہوں اُن کو ضرور زمین پر فرمانبردار اور تربیت پذیر ہونا ہے۔شاید اُن کو اپنے ایمان کی آزمائش کی تکلیف کا بھی سامنا کرنا پڑے گا۔پس اِس سے پہلے کہ اسرائیلی وعدے کی سرزمین کے وارث ہوتے، بیابان میں اُن کی آزمائش کی گئی (زبور ۹۵:۸؛عبرانیوں ۶:۳)۔

۵

پانچُ (ہے)

(فضل۔بخشش)

عبرانی حرف ہے لفظ''دیکھنا''یا''حرفِ تعریف'' کا شروع ہے۔جب یہ کسی لفظ کے درمیان میں آتا ہےتو یہ''الہام یا مکاشفہ'' کوظاہر کرتا ہے۔جب یہ کسی لفظ کے آخر میں آتا ہےتو اِس سے مراد کسی سے نکلنا ہوتا ہے۔

پانچ فضل کا عدد ہے ۔ یہ بائبل میں تین سو اٹھارہ(۳۱۸) مرتبہ آیا ہے ۔تین سو اٹھارہ(۳۱۸) کے ہندسہ کی بہت اہمیت ہے، کیوں کہ یہ ابرام کے گھر کے مسلح نوکروں کی تعداد تھی جنھوں نے لوط کو بچایا (پیدایش۱۴:۱۴)۔یہ فضل ہی ہے جو ہمیں بچاتا اور قیدیوں کو رہائی دیتا ہے۔

پیدایش ۹:۱۵ میں قربانی کے پانچ جانوروں کا ذکر کیا گیا ہے۔اُن ہی سے ابرہام کے ساتھ کیے گئے وعدے کو قائم کیا گیا۔اُن جانوروں میں ایک بچھیا،ایک بکری،ایک مینڈھا،ایک قمری اور ایک کبوتر کا بچہ تھا۔ یہ جانور مسیح کی صلیب پر قربانی کے مشابہ ہیں کہ اُس نے اُس قربانی کے وسیلے نسلِ انسانی کے ساتھ کیے گئے وعدے کو مکمل کیا۔

عہدِ عتیق میں فضل کو حاصل کرنے کے لیے پانچ قربانیاں تھیں (احبار ا-۱۳ ابواب)،یعنی سوختنی قربانی، خطا کی قربانی،نذر کی قربانی،جرم کی قربانی اور سلامتی کا ذبیحہ۔ہر ایک قربانی عہدِ جدید میں یسوع کی قربانی کے مختلف پہلوؤں کو ظاہر کرتی ہے۔

عبرانی حروفِ تہجی میں ہے پانچواں حرف ہے۔جو سانس کے ذریعے بولا جاتا ہے۔جب یہ حرف کسی لفظ کے درمیان میں آتا ہےتو یہ الہام کو ظاہر کرتا ہے،جیسے خُدا سے نکلی ہوئی بات۔خُدا نے ابرام کو ابرہام کا نام دینے کے لیے''ہے'' کو استعمال کیا۔اُس نے ساری کو سارہ کا نام دینے کے لیے''ہے'' کو آخر میں استعمال کیا۔ خُدا نے یشوع کے نام کے ساتھ بھی بالکل ایسا ہی کیا اور اُس کا نام بدل کر یشوع رکھا(گنتی۱۳:۱۶)۔

یہ فضل ہی ہے کہ خُدا ہمیں رُوح القدس دیتا ہے۔

پانچویں دفعہ نوح کا نام پیدایش ۸:۶ میں استعمال ہوا ہے۔ ''مگر نوح خُداوند کی نظر میں مقبول (عبرانی: chen ''بمعنی فضل'') ہوا۔''

پانچویں دفعہ بائبل مقدس میں جہاں رُوت کا نام استعمال ہوا ہے وہ فضل کے بارے میں بات کرتا ہے:

''سوموآبی رُوت نے نعومی سے کہا مجھے اجازت دے تو میں کھیت میں جاؤں اور جو کوئی کرم (عبرانی: chen ''بمعنی فضل'') کی نظر مجھ پر کرے اُس کے پیچھے پیچھے بالیں چنوں۔'' (روت ۲:۲)

پانچویں دفعہ بائبل مقدس میں جہاں بوعز کا نام استعمال ہوا ہے۔ وہ فضل کے بارے میں بات کرتا ہے:

''تب بوعز نے رُوت سے کہا اے میری بیٹی ! کیا تجھے سنائی نہیں دیتا؟ تو دُوسرے کھیت میں بالیں چننے کو نہ جانا اور نہ یہاں سے نکلنا بلکہ میری چھوکریوں کے ساتھ ساتھ رہنا۔ اِس کھیت پر جسے وہ کاٹتے ہیں تیری آنکھیں جمی رہیں اور تو اُن ہی کے پیچھے پیچھے چلنا۔ کیا میں نے اِن جوانوں کو حکم نہیں کیا کہ وہ تجھے نہ چھوئیں؟ اور جب تو پیاسی ہو تو برتنوں کے پاس جا کر اُسی پانی میں سے پینا جو میرے جوانوں نے بھرا ہے۔ تب وہ اوندھے منہ گری اور زمین پر سرنگوں ہو کر اُس سے کہا کیا باعث ہے کہ تو مجھ پر کرم (عبرانی: chen ''بمعنی فضل'') کی نظر کر کے میری خبر لیتا ہے حالانکہ میں پردیسن ہوں؟'' (روت ۲:۸-۱۰)

پہلے سموئیل میں پانچویں دفعہ داؤد کا نام ۱۔سموئیل ۱۶:۲۲ میں استعمال ہوا ہے:

''اور ساؤل نے یسی کو کہلا بھیجا کہ داؤد کو میرے حضور رہنے دے کیونکہ وہ میرا منظور (عبرانی: chen ''بمعنی فضل'') نظر ہوا ہے۔''

۱۔سموئیل ۱۷:۴۰ میں داؤد فلستی پہلوان جولیت سے لڑنے کے لیے پانچ چکنے چکنے پتھر لیتا ہے۔ یہ اِس لیے تھا کیونکہ جولیت دُنیا کے جابرانہ نظام کو ظاہر کرتا ہے، بالکل اُسی طرح جیسے ہماری اپنی زندگیوں میں بہت سے ایسے پہلوان ہیں جو ہمیں گناہ کی غلامی میں جکڑے رکھتے ہیں۔ داؤد کا عمل اِس بات کو تقویت دیتا ہے کہ صرف فضل اور رُوح القدس کے جاگزیں ہونے سے ہی اِن دیوہیکل پہلوانوں پر غالب آیا اور بدن کی خواہشوں سے آزادی حاصل کی جاسکتی ہے۔

٦

چھ (واو)

(انسان)

عبرانی میں واو سے مراد ''کانٹا/میخ'' ہے۔ یہ بہ طور حرفِ ربط (اور) بھی استعمال ہوتا ہے جو دو چیزوں کو جوڑنے کے لیے بہ طور کانٹا استعمال ہوتا ہے۔

چھ انسان کا عدد ہے۔ کیوں کہ انسان چھٹے دن تخلیق کیا گیا (پیدایش ۱:۲۴-۳۱)۔ سبت کے آرام میں داخل ہونے سے پہلے آدمی چھ دن کام کرتے تھے (خروج ۲۰:۸-۲۰)۔ عبرانی غلام چھ سال تک خدمت کرتے تھے (خروج ۲۱:۲)۔

پہاڑ پر خداوند سے ملنے کے لیے جانے سے پہلے موسیٰ نے چھ دن انتظار کیا (خروج ۲۴:۱۶-۱۸)، یہاں تک کہ انسان کو خداوند یسوع مسیح سے اُس کی دُوسری آمد میں ملنے کے لیے چھ ہزار سال انتظار کرنا پڑے گا۔

اسرائیل نے یریحو کے چوگرد چھ دن چکر لگائے اور ساتویں دن یریحو شہر کی دیواریں گر گئیں (یشوع ۶:۱۴، ۱۵)۔ اِس سے پہلے کہ دُنیا کا نظام معدوم ہو یہ رُوحانی جنگ میں چھ ہزار سال کی مشقت کے مشابہ ہے۔

دانی ایل کے تیسرے باب میں شاہ بابل بنوکدنضر نے سونے کی ایک مورت بنائی جہاں سے سونے کی رِیت کا آغاز ہوا۔ اِس کی پہلی آیت میں لکھا ہے کہ اُس مورت کی لمبائی ساٹھ ہاتھ اور چوڑائی چھ ہاتھ تھی۔ انسانی مجسمہ ہونے کے لیے اِس مورت کی جسامت بہت دقیق تھی۔ یہ مجسمے سے زیادہ سونے کی کسی شے کے مترادف تھی۔ لیکن یہ انسانی کوشش کے بارے میں بتاتی تھی کہ اُس نے ایک معاشی نظام قائم کیا ہے جس کا عمومی مطلب ''سونے'' اور ''پیسہ'' کی پرستش تھی۔

ازاں بعد پولس ۱۔ تیمتھیس ۶:۱۰ میں لکھتا ہے کہ ''زر کی دوستی (لالچ) ہر قسم کی بُرائی کی جڑ ہے۔'' گلتیوں ۵:۱۹-۲۰ میں بیان کیے گئے جسم کے کاموں کی فہرست میں چھٹے نمبر پر جادوگری ہے۔ آسان لفظوں

میں جادوگری میں دُوسرے لوگوں کی مرضی کے خلاف انسان کی کوشش ہے۔ساؤل کی خُدا کے خلاف بغاوت جادوگری تھی۔'' کیوں کہ بغاوت اور جادوگری برابر ہیں'' (ا۔سموئیل ۱۵: ۲۳)۔انسانی مذہب میں سب سے نا قابلِ فہم بات یہ تھی کہ اِس میں بہت سے ایسے رسمی کام کیے جاتے تھے جن سے اُن خداؤں کو فائدہ ہوتا تھا۔

ایسے یہ خیال پروان چڑھتا ہے کہ خُدا وہ نہیں کرنا چاہتا جو انسان سوچتا ہے۔ وہ اُسی کام کو کرتا ہے جو ٹھیک ہے۔لیکن انسان شرارت سے اُس کے خیال کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ساؤل یومِ خمسین کی مثل ہے۔ اور اسے پِنتِکُست کے موقع پر بادشاہ بنایا گیا جب گیہوں کی فصل کاٹی جاتی تھی (ا۔سموئیل ۱۲: ۱۷)۔یوں وہ اُس بگڑی ہوئی کلیسیا کی مثال ہے جو اکثر نادانستہ طور پر آج کے دور میں جادوگری کی رُوح کے زیرِعمل کام کرتی ہے۔

چھٹا زبور ہابل سے لے کر تمام شہیدوں کی آواز کو بیان کرتا ہے۔تاہم شہیدوں کی تکلیف دہ حالت زمین پر موجود تمام تکلیف دہ لوگوں کی عام حالت کا صرف ایک حصہ ہے۔یہ آدم سے لے کر تمام انسانوں کی حالت ہے جو گناہ کی غلامی کی وجہ سے چھ دن مزدوری کرتے ہیں۔

۷

سات (زین)

(تکمیل ۔اِتمام ۔رُوحانی کاملیت)

عبرانی میں زین سے مراد ''ہتھیار'' ہے۔کامل ہتھیار رُوح کی تلوار ہے جس سے ہم رُوحانی جنگ لڑتے ہیں۔''اِس لیے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی نہیں'' (۲۔کرنتھیوں ۱۰:۴)۔

بائبل میں سات تکمیل اور رُوحانی کاملیت کا عدد ہے۔ اِسی طرح زبور سات دوطرح غرقابوں کے بارے میں بات کرتا ہے۔جس سے زمین صاف ہوتی اور بادشاہی کی ترتیب میں کامل ہوتی ہے۔

سات دن سبت کے دور کو پورا کرتے ہیں۔مکاشفہ ۱۰:۷ میں خُدا کا بھید اُس وقت پورا ہو جاتا ہے جب ساتواں فرشتہ اپنے نرسنگا کو پھونکتا ہے۔ مکاشفہ ۱۶:۱۷ میں جب ساتویں فرشتے نے اپنا پیالہ ہوا پر اُلٹا تو ''مقدس کے تخت کی طرف سے بڑے زور سے یہ آواز آئی کہ ہو چکا۔'' ہارون اور اُس کے بیٹے کہانت کی تخصیص کے لیے سات دن تک خیمہِ اجتماع کے دروازے پر ٹھہرے رہتے (احبار ۸:۳۱-۳۵)۔ اِس سے پہلے کہ یریحو شہر کی دیواریں گرائی جاتیں یشوع اور اسرائیلی افواج نے سات دن شہر کے چوگرد چکر لگایا (یشوع ۶:۱۵)۔

۸

آٹھ (خیتھ)

(نئی پیدائش۔ نیا آغاز)

عبرانی میں خیتھ سے مراد ''باڑ'' ہے۔ یہ اندرونی کمرے اور دل کو بھی ظاہر کرتا ہے۔

آٹھ نئے آغاز کا عدد ہے۔ ابرہام کے بیٹوں کا ختنہ آٹھویں دن کیا گیا (پیدائش ۱۷: ۱۲)۔ کیوں کہ شرعی طور پر پہلوٹھے کو ''آٹھویں دن'' خُدا کے سامنے پیش کیا جاتا تھا (خروج ۲۲: ۲۱-۳۰)۔ کاہن سات دن تک خیمۂ اجتماع کے اندر رہتے اور آٹھویں دن وہ خیمۂ اجتماع سے باہر آتے (احبار ۸: ۳۱-۳۵)۔ آٹھویں دن خُدا کا جلال اُس کے لوگوں پر چمکا (احبار ۹: ۱، ۴، ۲۴)۔

عہدِ جدید میں ہلانے کی قربانی کے قانون کو پورا کرنے کے لیے یسوع آٹھویں دن مردوں میں سے جی اُٹھا (احبار ۲۳: ۱۰، ۱۱)۔ جیسا کہ ہم پہلے دیکھ چکے ہیں کہ یسوع نے عید کے آٹھویں دن رُوح کے بہاؤ کے بارے میں پیشین گوئی کی (یوحنا ۷: ۳۷-۳۹)۔ یہ تمام مثالیں خروج ۲۲: ۲۹، ۳۰ کے مطابق پہلوٹھے کو خُدا کے حضور پیش کرنے کے قانون کو پورا کرتی ہیں۔

۹

نَو (طیتھ)

(ملاحظہ۔جائزہ)

عبرانی میں طیتھ سے مراد''سانپ'' ہے۔یہ گھیرنے اوراحاطہ کرنے کوبھی ظاہر کرتا ہے۔کیوں کہ اکثر سانپ کوایک دائرے میں دکھایا جاتا ہےاوروہ اپنی دُم کونگل رہاہوتا ہے۔

نو کا عددخُدا کے ملاحظےاور جائزے کوظاہر کرتا ہے۔یہ ایک عبرانی عقیدہ ہےجس میں خُدا کو بہ طور تفتیش کنندہ دکھایا جاتا ہے جوکسی شخص،شہر یا قوم کے بارے میں ظاہر کرنے یا دیکھنے آتا ہے کہ اُن کے دل میں کیا ہےاور وہ ثبوت اکٹھے کرتا اور معاملے کی سچائی کے بارے میں جانتا ہے۔یہ ملاحظے یا تفتیش کی مانند ہے جہاں شواہد کو ظاہر کیا اور اُن کو قاضی کے سامنے پیش کیا جائے گا۔لوقا۱۹:۴۳-۴۴ میں یسوع یروشلیم کی ہیکل کے بارے میں فرماتا ہے:

> ''کیوں کہ وہ دن تجھ پر آئیں گے کہ تیرے دشمن تیرے گرد مورچہ باندھ کر تجھے گھیر لیں گےاور ہر طرف سے تنگ کریں گے۔اور تجھ کواور تیرے بچوں کو جو تجھ میں ہیں زمین پر دے پٹکیں گےاور تجھ میں کسی پتھر پر پتھر باقی نہ چھوڑیں گے اِس لیے کہ تونے اُس وقت کو نہ پہچانا جب تجھ پر نگاہ کی گئی''۔(یونانی لفظ:episcope سے مراد بشپ یا نگہبان ہے)

اِس حوالے میں ملاحظے کا وقت یسوع مسیح کی زمینی خدمت ہے جو۳۰عیسوی سے ۳۳ عیسوی کے درمیان کی گئی۔جہاں کلمۂ خُدا(یوحنا۱:۱۴) نے انسانی جسم اختیار کیا اور یہوداہ اور یروشلیم میں انسانوں کے دلوں کا ملاحظہ کرنے کے لیے آیا(یسوع کوا۔پطرس۲:۲۵میں بشپ یا نگہبان کہا گیا ہے)۔دُوسرے الفاظ میں یسوع آسمانی پھل کا امین تھا۔یسوع نے کچھ ایسے دلوں کو پایا جو راست تھےاور یہ اچھے انجیر کی ڈالیاں بنے اور پھل لائے(یرمیاہ۲۴:۵-۷)۔تاہم لوگوں کی اکثریت بشمول مذہبی راہنما خراب انجیر تھے(یرمیاہ۲۴:۸-۱۰)۔ اچھے انجیر یسوع مسیح کے شاگرداورابتدائی کلیسیا کے الگ کیے ہوئے لوگ تھے، جو ایذارسانی کی وجہ سے

پراگندہ ہوئے تا کہ وہ چالیس سال بعد آنے والی عدالت سے بچ جائیں۔

ملاحظے یا جائزے کا تصور عہدِ عتیق میں بھی پایا جاتا ہے۔ایمان داروں کے لیے یہ مثبت مفہوم میں ہے جیسا کہ پیدائش ۵۰:۲۴، ۲۵؛ زبور ۱۰۶:۴؛ اور یرمیاہ ۲۷:۲۲ میں۔اُن کے ملاحظے یا جائزے کے نتائج نجات یا رہائی ہیں۔تاہم غیر ایمان داروں کے لیے اِس کا نتیجہ منفی ہے، جیسے ہم خروج ۳۲:۳۴؛ احبار ۱۸:۲۵؛ یسعیاہ ۱۰:۳ اور یرمیاہ ۱۰:۱۵ میں دیکھتے ہیں۔عہدِ عتیق میں ''ملاحظے'' کے لیے عبرانی لفظ peqadah استعمال ہوا ہے اور سپٹواجنٹ میں اِس کے لیے یونانی مترادف لفظ episcope استعمال ہوا ہے۔

بہ طور آسمانی پھل کے امین، یسوع کو اِس لیے بھیجا گیا کہ اُس پھل کا مزہ چکھے جو خُدا کو یروشلیم کی ہیکل میں پیش کیا گیا تا کہ وہ دیکھے کہ یہ اچھا ہے کہ نہیں۔وہ اُن شواہد کو اکٹھا کر رہا تھا جو یروشلیم کی بربادی کے لیے ملاحظے میں پیش کیے جائیں۔

اُسی وقت وہ بارہ رسولوں کے دلوں کی تربیت کر رہا اور اُن کو آزما رہا تھا۔ملاحظہ راست باز کی زندگی میں خُدا کی عدالت ہے جس سے رُوح القدس فرمانبرداری کے لیے اُن کی تربیت کرتا ہے۔اپنی آواز کے ذریعے وہ اپنی مرضی اُن پر ظاہر کرتا ہے اور اپنی شریعت اُن کے دلوں پر لکھتا ہے۔پس ہم دیکھتے ہیں کہ الٰہی عدالت کا ماحصل راست بازوں کے لیے مثبت اور ناراستوں کے لیے منفی ہے۔اگرچہ منفی ماحصل مستقل نہیں ہے، کیوں کہ عدالت کا حتمی مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو دُرُست کیا جائے اور اُنھیں خُدا کی عقل اور اُس کی مرضی کے لیے دُرُست کیا جائے۔

تسلی دینے والے کے لیے یونانی لفظ Parakletos ہے، جس کے معنی ''شفاعت کنندہ، وکیل یا قانونی طور پر عدالت میں مدد کرنے والے'' کے ہیں۔اِسے دفاعی وکیل بھی کہتے ہیں۔جو قانون کو جانتا ہے اور گناہ گاروں کو خُدا کی عدالت سے بچنے کے قانونی راستے دکھا سکتا ہے۔قانونی طریقے کے بارے میں یسوع نے کہا کہ وہ دروازہ ہے نہ کہ دیوار (یوحنا ۱۰:۱-۱۰)، دیوار کے ذریعے جانا یسوع اور اُس کی گناہ کے لیے دی جانے والی قربانی سے پہلوتہی کرنا ہے۔بہت سے مذاہب اِس قسم کی نجات کی بات کرتے ہیں۔لیکن جب وہ سفید تخت کے سامنے جائیں گے تو اُن کو وہاں شرمندہ ہونا پڑے گا۔

یہ تسلی دینے والے (رُوح القدس) کا کام ہے کہ وہ امتیاز کرے، عدالت کرے اور انسانوں کو گناہ کے شواہد کے مطابق مجرم ٹھہرائے۔تسلی دینے والا راست باز کے لیے دفاعی وکیل ہے۔لیکن وہ ناراستوں کے

خلاف گواہ ہے۔(یوحنا۱۶:۷،۸) میں ہم پڑھتے ہیں کہ وہ منصف بھی ہے:

''لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لیے فائدہ مند ہے کیوں کہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ مددگار(Parakletos) تمہارے پاس نہ آئے گا۔لیکن اگر جاؤں گا تو اُسے تمہارے پاس بھیج دُوں گا۔اور وہ آکر دُنیا کو گناہ اور راست بازی اور عدالت (Krisis) کے بارے میں قصوروار ٹھہرائے گا۔''

اُوپر بیان کیے گئے جس یونانی فعل کا ترجمہ قصوروار کیا گیا وہ elengkos ہے۔اِس کی اسمی حالت elegmos ہے جس کے معنی ثبوت یا شہادت کے ہیں۔پس اِس فعل کے معنی قصوروار ٹھہرانا یا شواہد کے مطابق عدالت کرنا ہے جو تفتیش کے دوران اکٹھے کئے گئے۔دُنیا کے لیے عام طور پر ناراستوں کو یہ گناہ کے لیے قصوروار ٹھہرائے گا،لیکن ایمان داروں کے لیے یہ شہادت اُن کی راست بازی کا ثبوت ظاہر کرے گی۔

زمینی خدمت کے دوران یسوع کے ملاحظے کا مقصد یہ تھا کہ وہ یہوداہ کی تقدیر کا فیصلہ کرے اور اچھے انجیروں کو ناقص انجیروں سے الگ کرے۔یرمیاہ ۲۴ باب میں بیان کی گئی خُدا کی وضاحت کے مطابق زیادہ تر انجیر خراب تھے،کیوں کہ اُنہوں نے خُدا کی عدالت کے مطابق روم کی فرمانروائی کا انکار کیا اور ایک فوجی مسیح کی خواہش ظاہر کی جو اُنہیں رومی جوئے سے آزاد کرائے۔یسوع کو بہت کم ایسے لوگ ملے جنہوں نے اُسے بہ طور مسیح اور سلامتی کا شہزادہ قبول کیا۔یہ یہوداہ کے اچھے انجیر تھے۔یہ دُوسرے مددگار ''رُوح القدس'' کا وعدہ تھا جو پِنتِکُست پر آئے گا اور نئی عدالت کے وقت کو شروع کرے گا دورِ خمسین یسوع کی آمدِ ثانی کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔

یہ رُوح القدس کی ذمہ داری ہے کہ وہ اُن گناہ گاروں کو نصیحت کرے جو شریعت کے مطابق قصوروار ہیں(رومیوں۳:۱۹)۔حمایت کو حاصل کرنا قانوناً جرم نہیں ہے۔یسوع نے اپنی خدمت کے اختتام پر دُوسرے مددگار کے بارے میں بات کی(یوحنا۱۴:۱۶) جو اُن کو دیا گیا۔لفظ ''دُوسرے'' کی اصطلاح ظاہر کرتی ہے کہ جب اعمال ۲ باب میں رُوح القدس دیا گیا تو یسوع پہلا مددگار تھا۔اصل میں یسوع کی زندگی کے اوائل میں شمعون نے اُسے ''اسرائیل کی تسلی'' کہا۔لوقا۲:۲۵ میں بیان کیا گیا لفظ paraklesis اور ''تسلی دینے والا'' ایک ہی ہیں۔

اُس کی نصیحت گناہ کے لیے قربانی کی تصویر کشی کرتی ہے۔رُوح القدس اِس طریقہ سے شریعت کے گناہ

کی سزا کو ظاہر کرتا ہے۔ آسمان کی بادشاہی کا صرف ایک ہی دروازہ ہے اور وہ یسوع مسیح ہے۔ وہی لوگ خوش ہیں جو اُس کے کہے ہوئے کلام پر یقین کرتے ہیں۔

ایک دفعہ جب کوئی گناہ گار اِس دروازہ سے داخل ہوتا ہے تو رُوح القدس اُس کی زندگی میں فعال کردار ادا کرتا ہے اور اُسے گناہ اور راست بازی کے بارے میں سکھاتا ہے۔ یہ الٰہی ملاحظے اور جائزے میں تصدیق کے مقصد کے لیے نہیں بلکہ ہماری شخصی زندگی میں تقدیس کے مقصد کے لیے ہے۔ تصدیق وہ عمل ہوتا ہے جب ایک گناہ گار کو عدالت کے سامنے گناہ گار ٹھہرایا جاتا ہے۔ وہ اصل میں گناہ گار ہوتا ہے۔ تقدیس اگلا عمل ہے۔ رُوح کے اعمال ہماری راہنمائی کرتے ہیں کہ ہم مسیح کی شبیہ پر ڈھلتے جائیں۔ تقدیس کا عمل پنتکُست کی تصویر ہے۔ اُس کی حضوری عدالت کو جاری رکھتی ہے اور یہ ہماری تصدیق کے لیے اور شواہد اکٹھے کرتی ہے۔ جیسا مذکورہ بالا بیان کیا گیا، یسوع آسمانی پھل کا نگہبان ہے، اور وہ الٰہی عدالت کے لیے شواہد اکٹھے کر رہا ہے۔

گلتیوں ۵: ۲۲، ۲۳ میں رُوح کے پھل کی نو حالتوں کا ذکر کیا گیا ہے:

"مگر رُوح کا پھل محبت۔ خوشی۔ اطمینان۔ تحمل۔ مہربانی۔ نیکی۔ ایمان داری۔ حلم۔ پرہیز گاری ہے۔ ایسے کاموں کی کوئی شریعت مخالف نہیں۔"

رُوح کا پھل اُس شخص کے کردار کی تبدیلی کے شواہد کو ظاہر کرتا ہے جو رُوحانی طور پر بلوغت میں پروان چڑھتا ہے۔

۱۔ کرنتھیوں ۱۲: ۸-۱۰ میں رُوح القدس کی نو نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے:

"کیوں کہ ایک کو رُوح کے وسیلہ سے حکمت کا کلام (۱) عنایت ہوتا ہے اور دُوسرے کو اُسی رُوح کی مرضی کے موافق علمیت کا کلام (۲)۔ کسی کو اُسی رُوح سے ایمان (۳) اور کسی کو اُسی ایک رُوح سے شفا (۴) دینے کی توفیق۔ کسی کو معجزوں کی قدرت (۵)۔ کسی کو نبوت (۶)۔ کسی کو رُوحوں کا امتیاز (۷)۔ کسی کو طرح طرح کی زبانیں (۸)۔ کسی کو زبانوں کا ترجمہ کرنا (۹)۔"

رُوح کی نعمتیں مافوق الفطرت ہتھیار ہیں جن کو استعمال کرتے ہوئے درخت کو اور زیادہ پھلدار کیا جاتا ہے۔ یہ نعمتیں اپنے آپ میں انتہا نہیں ہیں۔ اِن میں سے ہر ایک کا مقصد یہ ہے کہ رُوح کے پھل کو پروان چڑھایا جائے۔ کیوں کہ یہ تمام نعمتیں مافوق الفطرت خوبی رکھتی ہیں۔ اِس لیے بہت سے دُنیوی لوگ اِن کی پھل سے زیادہ خواہش کرتے ہیں۔ یہ اُس کسان کی مانند ہیں جو ایک نیا ہل لاتا ہے اور اُسے کھیت میں

استعمال کرنے کے بجائے نمائشی کمرہ میں رکھتا ہے تاکہ لوگ اُس کی تعریف کرسکیں۔

رُوح کی یہ نعمتیں قدرت کی تعمیل ہیں جو پِنتِکُست کی قدرت سے راست بازوں میں تقسیم کی جاتی ہیں۔ یہ رُوح کے ہتھیار ہیں جس سے انسانوں کے دل افشا ہوتے اور اُن کو توبہ کی طرف لایا جاتا ہے۔ جیسے رُوح القدس اُن کی خُدا کی عقل اور مرضی میں صف بندی کرتی ہے۔ اِن نعمتوں کے اثرات راست بازوں اور ناراستوں کی زندگیوں پر الگ الگ ہیں۔ راست بازوں کی زندگیوں میں یہ نعمتیں خُدا کی مافوق الفطرت قدرت کو ظاہر کرتی ہیں۔ جبکہ ناراستوں کی زندگیوں میں یہ نہ صرف اُن کے دل کے بھیدوں کو ظاہر کرتیں ہیں بلکہ اُنہیں توبہ کی طرف مائل بھی کرتی ہیں۔ ۱۔ کرنتھیوں ۱۴: ۲۴-۲۵ میں بیان کیا گیا ہے:

"لیکن اگر سب نبوت کریں اور کوئی بے ایمان یا ناواقف اندر آجائے تو سب اُسے قائل کر دیں گے اور سب اُسے پرکھ لیں گے۔ اور اُس کے دل کے بھید ظاہر ہو جائیں گے۔ تب وہ منہ کے بل گر کر خُدا کو سجدہ کرے گا اور اقرار کرے گا کہ بیشک خُدا تم میں ہے۔"

اِس سے ہم دیکھتے ہیں کہ رُوح القدس کی عدالت راست بازوں اور ناراستوں میں الگ الگ ہے۔ یہ قصوروار ٹھہرا سکتی اور آزاد بھی کرسکتی ہے۔ لیکن اِس کا سب سے بنیادی مقصد یہ ہے کہ شواہد کو اِسی طرح ظاہر کیا جائے جیسے جج عدالت میں حتمی فیصلہ صادر کرنے کے لیے کرتا ہے۔ تسلی دینے والا راست بازوں کا وکیل ہے لیکن یہ ناراستوں کے خلاف گواہ ہے۔

متی ۵: ۳-۱۱ میں نو مبارکبادیاں ہیں، جو رُوح کے پھل کو ظاہر کرتی ہیں:

مبارک ہیں وہ جو دل کے غریب ہیں (۱) کیوں کہ آسمان کی بادشاہی اُن ہی کی ہے۔ مبارک ہیں وہ جو غمگین ہیں (۲) کیوں کہ وہ تسلی پائیں گے۔ مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں (۳) کیوں کہ وہ زمین کے وارث ہوں گے۔ مبارک ہیں وہ جو راست بازی کے بھوکے اور پیاسے ہیں (۴) کیوں کہ وہ آسودہ ہوں گے۔ مبارک ہیں وہ جو رحم دل ہیں (۵) کیوں کہ اُن پر رحم کیا جائے گا۔ مبارک ہیں وہ جو پاک دل ہیں (۶) کیوں کہ وہ خُدا کو دیکھیں گے۔ مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں (۷) کیوں کہ وہ خُدا کے بیٹے کہلائیں گے۔ مبارک ہیں وہ جو راست بازی کے سبب سے ستائے گئے ہیں (۸) کیوں کہ آسمانی کی بادشاہی اُن ہی کی ہے۔ جب میرے سبب سے لوگ تم کو لعن طعن کریں گے اور ستائیں گے اور ہر طرح کی بُری باتیں تمہاری نسبت ناحق کہیں گے تو تم مبارک ہو گے (۹)۔"

نویں دفعہ ابرہام کے نام کا ذکر (پیدائش ۱۷:۲۴) میں ہوا ہے:

''ابرہام ننانوے برس کا تھا جب اُس کا ختنہ ہوا۔''

بدن کا ختنہ دل کے ختنہ کی پیش بینی کرتا ہے جو کہ بدن کی عدالت کرنے کے لیے رُوح کا کام ہے۔ ابرہام کو وعدہ کا فرزند حاصل کرنے کے لیے جسمانی ختنہ کرانا پڑا۔ پس ہمیں اپنے وعدہ کا فرزند جو کہ یسوع مسیح ہے اور وہ وعدے کا وارث بھی ہے اور اُسے حاصل کرنے کے لیے ہمیں ضرور اپنے دلوں کا ختنہ کرانا چاہیے۔ ابرہام نے اِس لیے ننانوے سال انتظار کیا کیوں کہ ننانوے کا عدد خُدا کے ساتھ رضامندی کو ظاہر کرتا ہے۔

عبرانی کے لفظ amen کی عددی قیمت ننانوے (۹۹) ہے۔ جب لوگ آمین کہتے ہیں تو یہ اِس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ جو کچھ کہا گیا ہے وہ اُس کے ساتھ متفق ہیں۔

پس اِس میں ہم نو کے عدد کے معنی کے بارے میں بھی دیکھتے ہیں۔ یہ ہماری زندگیوں میں ''رُوح القدس کے کام'' اور ''عدالت'' کی بھی تصویر کشی کرتی ہے اور ہمیں خُدا کے ساتھ مکمل طور پر متفق کرتی ہے۔ جب تمام مخلوقات متفق ہوئیں تو چوتھے جان دار نے کہا، ''آمین'' (مکاشفہ ۵:۱۴)۔

رُوح القدس کی آگ کا بپتسمہ نوح کے دنوں کے پانی کے بپتسمہ کے مماثل ہے۔ سب سے بنیادی فرق یہ ہے کہ پانی نے تمام جان داروں کو ختم کر دیا، جبکہ رُوح کی آگ کے بپتسمہ نے انسان کے اندرونی باطن کو ختم کر دیا۔ پانی نے نوح کے دور میں زندگیوں کو ختم کیا لیکن خُدا کی آگ نے اُن کو زندگی دی۔ یہ دونوں رُوح کو مختلف پہلوؤں سے پیش کرتا ہے۔ کیوں کہ ہر کوئی دُنیا کے گناہ اور راست بازی کو مختلف طرح سے قائل کرتی ہے۔

آگ ہمارے بدنوں کو درد دے سکتی ہے لیکن یہ ہماری رُوحوں کو زندگی دیتی ہے۔ عدالت میں رُوح القدس کے کام کا مقصد تمام لوگوں کو توبہ کے لیے قائل کرنا ہے۔ یہ زبور (۹) کا پس منظر ہے جہاں ہم باغیوں پر خُدا کی عدالت کی تصویر دیکھتے ہیں۔ جب ہم اِس پر بہ طور پیدائش کی کتاب کا مکاشفہ غور کرتے ہیں تو زبور ۹ نمرود کے خلاف عدالت کی تصویر کشی کرتا ہے اور اُس کے دل کے خیالات ظاہر ہوتے ہیں۔

۱۰

دَس (یود)

(اِلٰہی حکم۔قانون۔شریعت)

یود بندھا ہوا ہاتھ ہے۔ کیوں کہ دس شریعت کا عدد ہے جو الٰہی حکم لاتا ہے۔ یہ شریعت کے کام کو ظاہر کرتا ہے۔

جیسا ہم نے پہلے لکھا، آٹھ کا عدد ''نئے آغاز'' اور ایک راست باز میں ''نئی پیدایش'' کو ظاہر کرتا ہے۔نو ''ملاحظے'' اور راست باز کی زندگی میں رُوح القدس کی راہنمائی تربیت اور راست باز کی زندگی میں عدالت کو ظاہر کرتا ہے۔ اور اعمال بہ طور گواہ غیر ایمان دار کے پوشیدہ خیالات کو ظاہر کرتے ہیں۔

دس اِلٰہی حکم کا عدد ہے جو شریعت کی عدالت کے ذریعے اِسے از سرِ نو قائم کرتا ہے۔ دُوسرے لفظوں میں یہ شریعت کے فیصلے کو ظاہر کرتا ہے جو ثبوتوں کے اکٹھے کیے جانے سے حاصل ہوتا ہے۔ رُوح القدس اُن اثبات کو ظاہر کر چکا ہے جو انسان کے دل میں ہوتے ہیں (نو کے عدد کی طرح)، قاضی شریعت کو ظاہر کرتا ہے۔ اِس سے ہی وہ شریعت (دس) کے مطابق فیصلہ کرتا ہے۔

جب انسان اپنے کیے کا بدلہ پاتا ہے تو دس کا عدد الٰہی عدالت کی تصویر کشی کرتا ہے۔ اِس طرح شریعت پوری ہوتی ہے اور الٰہی حکم کو دوبارہ قائم کیا جاتا ہے۔

عبرانی میں دسواں حرف دیو ہے جس کا مطلب ''کام'' ہے۔ جیسا کہ ہم دس احکام میں دیکھ چکے ہیں دس کا عدد شریعت کا عدد ہے۔ یوں یود شریعت کے کاموں کی علامت بن جاتا ہے (رومیوں ۳:۲۰) دس کے عدد کے معنی کی بنیاد الٰہی حکم پر ہے کیوں کہ ہم مکاشفہ ۲۰: ۱۲، ۱۳ میں پڑھتے ہیں، سب کا انصاف ''اُن کے اعمال کے مطابق'' کیا جائے گا۔

دسویں دفعہ نوح کا نام پیدایش ۶: ۱۳ میں آیا ہے، جہاں خُدا کہتا ہے:

''اور خُدا نے نوح سے کہا کہ تمام بشر کا خاتمہ میرے سامنے آ پہنچا ہے کیوں کہ اُن کے سبب سے زمین ظلم سے بھر گئی۔''

یہ حوالہ نوح کے زمانے میں الٰہی عدالت کے بارے میں بات کرتا ہے، کیوں کہ لوگوں نے نوح کے پیغام کورڈّ جو کہ تسلی کنندہ (Menachem) کا پیغام تھا۔

دسویں دفعہ اضحاق کا نام پیدایش ۲۲:۳ میں آیا ہے، وہاں ہم دیکھتے ہیں کہ اُس کا باپ کوہِ موریاہ کے بارے میں اُس سے بات کرتا ہے۔ یہ صلیب پر یسوع مسیح کی عظیم قربانی کی تصویر کشی کرتا ہے، جہاں شریعت کی سزا اکلوتے بیٹے پر آئی جس نے ہمارے گناہ اور بغاوت کی سزا اپنے اُوپر لے لی۔

باب ۳

گیارہ سے بیس تک اعداد

۱۱

گیارہ (یود۔الف)

(اَدُھوراپن۔عدمِ تکمیل۔بےترتیبی۔ناتمامی)

عبرانی میں گیارہ کے عدد کو دو حروف یود (ہاتھ) اور الف (طاقت) سے لکھا جاتا ہے۔ یہ ہاتھ کی قدرت اور طاقت کو ظاہر کرتے ہیں۔انسان کا خُدا کے بغیر کوئی بھی کام ناتمام اور بے ترتیب ہے، بالآخر وہ ختم ہوجاتا ہے۔

گیارہ کا عدد بےترتیبی،عدمِ تکمیل اور اَدُھورے پن کا عدد ہے۔یوسف کے کھو جانے کے بعد یعقوب کے پاس گیارہ بیٹے تھے۔یہ بےترتیبی کی بڑی دُرُست تصویر ہے۔جب یوسف واپس مل گیا تو یہ تعداد دوبارہ الٰہی حکومت (۱۲) کا نشان بن گئی۔

اسرائیل نے مصر سے نکلنے اور بارہ جاسوسوں کے خبر دینے کے درمیان دس دفعہ خُدا سے بغاوت کی (گنتی۱۴: ۲۲)۔پھر خُدا نے اُن کی عدالت کی اور کہا کہ وہ چالیس سال بیابان میں گزاریں گے۔جیسا ہم پہلے بیان کر چکے ہیں،دس شریعت کی عدالت کو ظاہر کرتا ہے۔لیکن پھر لوگوں نے خُدا کی عدالت کو قبول کرنے سے انکار کیا اور یہ اُن کا گیارھواں (بےترتیب) گناہ ثابت ہوا۔اُنھوں نے اپنے طور پر کنعان کو فتح کرنا چاہا لیکن وہ بُری طرح ناکام ہوئے (گنتی۱۴: ۳۹-۴۵)۔غلط وقت پر دُرُست کام نہیں ہو پاتے اور نہ ہی دُرُست وقت پر غلط کام یہ دونوں ہی بےترتیبی کو ظاہر کرتے ہیں۔

اِس حقیقت پر بھی غور کریں کہ کوہِ حورب سے قادس برنیع کا سفر گیارہ دن کا تھا۔وہاں بارہ جاسوسوں نے اپنی خبر دی اور وہاں ہی اسرائیل نے خُدا کے خلاف اپنا گیارھواں گناہ کیا۔

یرمیاہ ۳۹: ۲ کے مطابق بابلیوں نے یروشلیم کو صدقیاہ بادشاہ کی سلطنت کے گیارہویں سال تباہ کیا۔دوبارہ بےترتیبی پر زور دینے کے لیے خُدا نے حزقی ایل کو ’’گیارھویں برس میں‘‘ صور کی تباہی کے بارے میں رُویا دی (حزقی ایل ۲۶: ۱)۔اور اِسی طرح ’’گیارھویں برس‘‘ ہی مصر کے بارے میں بھی (حزقی ایل ۳۰: ۲۰)۔

یہوداہ کے یسوع کو پکڑوانے اور پھانسی لینے کے بعد گیارہ شاگرد رہ گئے ۔ اِس کے فوراً بعد ہی پنتِکُست کے دن پطرس نے اِس بات کو سمجھ لیا کہ گیارہ شاگرد ہونا بے ترتیبی اور اَدُھورے پن کو ظاہر کرتا ہے۔ اُس نے اِس بات کو بھی جان لیا کہ یہوداہ نے ابی سلوم کا کردار ادا کیا ہے (زبور ۱۰۹:۸) اِسی لیے اُس کی جگہ کسی دُوسرے کو مقرر کرنا چاہیے (اعمال ۱:۲۰)۔

پس شاگردوں نے قرعہ ڈالا (اعمال ۱:۲۶) اور وہ قرعہ متیاہ کے نام نکلا۔ اور اُنھوں نے اُسے یہوداہ کی جگہ بارھواں شاگرد مقرر کیا اور شاگردوں کی تعداد واپس بارہ ہوگئی جو ''الٰہی حکومت'' کو ظاہر کرتا ہے۔ متیاہ نے عارضی طور پر اِس کمی کو پورا کیا جب تک یسوع ساؤل پر ظاہر نہ ہوا اور اُسے خدمت کے لیے نہ بلایا (اعمال ۹:۵)۔ اِس سے پہلے کہ وہ اپنے پہلے بشارتی سفر پر جائے خُدا چودہ سال اُس کی تربیت کرتا رہا (گلتیوں ۲:۱؛ اعمال ۱۳:۲) اور اُس نے اُس کا نام تبدیل کر کے پولس رکھ دیا (اعمال ۱۳:۹)۔

گیارھویں دفعہ اعمال کی کتاب میں پولس کا ذکر اعمال ۱۴:۱۱ میں آیا ہے، جہاں پولس نے ایک جنم کے لنگڑا کو شفا دی۔ اور بھیڑ بلند آواز سے کہنے لگی:

'' آدمیوں کی صورت میں دیوتا اُتر کر ہمارے پاس آئے ہیں'' (آیت ۱۱)۔ اور لوگ دیوتاؤں کی طرح ہار لے کر پولس اور برنباس کے سامنے قربانی کرنے آئے۔ یہ واضح طور پر بے ترتیبی تھی۔

> ''جب برنباس اور پولس رسولوں نے یہ سنا تو اپنے کپڑے پھاڑ کر لوگوں میں جا کودے اور پکار پکار کر۔ کہنے لگے کہ لوگو! تم یہ کیا کرتے ہو؟ ہم بھی تمھارے ہم طبیعت اِنسان ہیں اور تمھیں خوش خبری سناتے ہیں تاکہ اِن باطل چیزوں سے کنارہ کر کے اُس زِندہ خُدا کی طرف پھرو جس نے آسمان اور زمین، سمندر اور جو کچھ اُن میں ہے پیدا کیا۔''

یوں گیارہ، بے ترتیبی اور ناتمامی کو ظاہر کرتا ہے۔ اِسی وجہ سے اکثر عدالت کو اِس عدد کے ساتھ جوڑا جاتا ہے۔

بالکل اِسی طرح مصر، اسرائیلیوں کو جانے دینے سے انکار کی وجہ سے بے ترتیبی کا شکار تھا۔ اِسی لیے خُدا نے مصر پر دس آفتیں بھیجیں جو خُدا کی عدالت کو ظاہر کرتی ہیں ۔ اور گیارھواں جرم اُنھوں نے بحرِ قلزم کے کنارے کیا جب فرعون نے ''بیابانی کلیسیا'' کو واپس غلامی میں لانے کی کوشش کی۔ اِس سے وہ بے ترتیبی کا

شکار ہوئے۔

کنعان کے گیارہ بیٹے تھے (پیدایش۱۰:۱۵-۱۸)۔ کنعانی بادشاہ علامتاً ہمارے ذہنوں کے باطنی قلعوں کو ظاہر کرتے ہیں (۲۔کرنتھیوں۱۰:۴،۵) جو ہمیں مکمل طور پر مسیح کی فرمانبرداری سے روکتے ہیں۔ اِسی طرح ادوم کے گیارہ، رئیس یا سردار تھے (پیدایش۳۶:۴۰-۴۳)۔

۱۲

بارَہ (یود۔بیتھ)

(اختیار۔حکومتی کاملیت)

عبرانی میں بارہ کے عدد کو دو حروف یود اور بیتھ سے لکھا جاتا ہے۔ یہ الٰہی اختیار کے تحت ہم آہنگی میں گھرانے کے ہاتھ (کام) کو ظاہر کرتا ہے۔

بارہ کا عدد الٰہی اختیار اور حکومتی کاملیت کا عدد ہے۔ یہ گیارہ کے بعد آتا ہے جو اُس بے ترتیبی کو کاملیت کی طرف لے کر آتا ہے۔ عہدِ عتیق میں یعقوب کے بارہ بیٹے اور عہدِ جدید میں بارہ رسول تھے۔ نئے یروشلیم کی بارہ بنیادیں (مکاشفہ ۲۱:۱۴) بارہ دروازے اور دروازوں پر بارہ فرشتے ہیں (مکاشفہ ۲۱:۱۲)۔ بارہ دروازوں پر بارہ موتی تھے (مکاشفہ ۲۱:۲۱)۔ یہ شہر چوکور ہے اور اِس کی لمبائی چوڑائی بارہ ہزار فرلانگ تھی (مکاشفہ ۲۱:۱۶)۔ اِس شہر کی دیوار کی اُونچائی ایک سو چوالیس ہاتھ ہے (مکاشفہ ۲۱:۱۷) جو کہ ۱۲×۱۲ ہے۔ یہ تمام چیزیں الٰہی حکومت اور تربیت کے خیال کو پیش کرتی ہیں۔

اگرچہ تمام کاہنوں اور بادشاہوں کو مسح کیا جاتا تھا مگر عہدعتیق میں خاص طور پر بارہ کا ذکر ملتا ہے۔ پہلے پانچ کاہن تھے اور آخری سات بادشاہ تھے۔

۱۔ ہارون (احبار ۸:۱۲)

۲۔ ندب (احبار ۸:۳۰، ۱۰:۱)

۲۔ ابیہو (احبار ۸:۳۰، ۱۰:۱)

۴۔ اِلیعزر (احبار ۸:۳۰، ۱۰:۱۲)

۵۔ اِتمر (احبار ۸:۳۰، ۱۰:۱۲)

۶۔ ساؤل (۱۔سموئیل ۱۰:۱) ''چھ'' انسان کا انتخاب ہے (۱۔سموئیل ۸:۱۸)۔

۷۔ داوٗد (۱۔سموئیل ۱۶:۱۳) ''سات'' خُدا کا انتخاب ہے (۱۔سموئیل ۱۳:۱۴)۔

۸۔ ابی سلوم (۲۔سموئیل ۱۹:۱۰)

۹۔ سلیمان (۱۔سلاطین۱:۳۹)

۱۰۔ یاہو (۲۔سلاطین۹:۶)

۱۱۔ یوآس (۲۔سلاطین۱۱:۱۲)

۱۲۔ یہوآخز (۲۔سلاطین۲۳:۳۰)

یسوع نے بارہ تختوں کے بارے میں بتایا جن پر بارہ رسول بیٹھ کر اسرائیل کے بارہ قبیلوں کا انصاف کریں گے (متی۱۹:۲۸)۔سلیمان نے بارہ منصب دار مقرر کیے جو اُس کے گھرانے کو رسد فراہم کرنے کے ذمہ دار تھے (۱۔سلاطین۴:۷)۔

بارھویں دفعہ یسوع کا نام متی۴:۱۰میں آیا ہے، جہاں وہ الٰہی حکومت کی حقیقت کو قائم کرتا ہے۔
''یسوع نے اُس سے کہا اَے شیطان دُور ہو کیوں کہ لکھا ہے کہ تو خُداوند اپنے خُدا کو سجدہ کر اور صرف اُسی کی عبادت کر۔''

۱۳

تیرہ (یود۔گیمل)

(سرکشی۔بغاوت۔بگاڑ)

عبرانی میں تیرہ کے عدد کو دوحروف یوداور گیمل سے لکھا جاتا ہے۔ یہ غرور کے عمل (کام) کو ظاہر کرتے ہیں۔

تیرہ کا عدد سرکشی، بغاوت اور بگاڑ کا عدد ہے۔ تیرہ کا عدد سب سے پہلے بائبل مقدس میں پیدایش ۱۴:۴ میں آیا ہے، جہاں یہ سرکشی کو ظاہر کرتا ہے۔

''بارہ برس تک وہ کدرلاعمر کے مطیع رہے پر تیرھویں برس اُنھوں نے سرکشی کی۔''

یوسف کا دوہرا حصہ ہونے کے بعد بشمول لاوی، اسرائیل کے تیرہ قبائل تھے۔ اور جب قبائل کو اُن کی میراث دی گئی تو تیرہ حصوں میں دی گئی۔ لاوی کو کوئی میراث نہ ملی لیکن منسی کو دوگنا حصہ ملا یعنی دریائے یردن کی دونوں اطراف۔ یہ اسرائیل کی سرکش فطرت کو ظاہر کرتا ہے۔

مرقس ۷:۲۱، ۲۲ میں یسوع نے تیرہ گناہوں کا ذکر کیا ہے جو انسان کے دل سے نکلتے ہیں۔ لفظ ''اژدھا'' تیرہ دفعہ مکاشفہ کی کتاب میں آیا ہے۔

ڈاکٹر بُولنگر (Dr. Bullinger) اپنی کتاب ''بائبل مقدس میں اعداد'' (Number in Scripture) کے صفحہ نمبر ۲۰۶، ۲۰۷ میں راقم طراز ہیں۔ قائن کے نسب نامے میں (آدم سے توبلقائن تک) جب ہم اُن تمام ناموں کی عددی قیمت (Gematria) کو شامل کرتے ہیں تو ۲۲۲۳ بنتا ہے جو کہ (۱۳×۱۷۱) کا حاصل ضرب ہے۔ اِس کے برعکس آدم سے یافت کے نسب نامے کا کل مجموعہ ۳۱۶۸ ہے۔ یہ ''خُداوند یسوع مسیح'' کے نام کی عددی قیمت بھی ہے (۳۱۶۸=۱۴۸۰+۸۸۸+۸۰۰)۔

ڈاکٹر بُولنگر اُسی کتاب کے صفحہ نمبر ۲۱۶، ۲۱۷ میں بیان کرتے ہیں کہ یہوداہ کے بادشاہوں کی عددی قیمت (۸×۵۵۰) ۴۴۰۰ ہے۔ جبکہ اسرائیل کے بادشاہوں کے ناموں کی عددی قیمت (۱۳×۳۰۰) ۳۹۰۰ ہے۔ جب کہ یہوداہ کے بادشاہوں (داؤد کا نسب نامہ) کا نسب نامہ مکمل تھا۔ کیوں کہ اُنھوں نے یسوع مسیح

کے نسب نامہ کو مکمل کیا، جب کہ اسرائیل کے بادشاہوں نے یروشلیم میں داوٗد کے گھرانے سے کھلی بغاوت کی۔ یوں اسرائیل کے بادشاہوں کی عددی قیمت تیرہ کا حاصل ضرب ہے جو بغاوت، سرکشی اور بگاڑ کا عدد ہے۔

۱۴

چَودَہ (یود۔دالتھ)

(رہائی۔آزادی۔چھٹکارا)

عبرانی میں چودہ کے عدد کو دو حروف یود اور دالتھ سے لکھا جاتا ہے۔ یہ دروازے کے ہاتھ (کام) کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ قید خانہ کے کھلے ہوئے دروازہ میں رہائی کی علامت ہے۔

چودہ کا عدد رہائی، آزادی یا چھٹکارے کا عدد ہے۔ بنی اسرائیل فسح کے موقع پر مصر سے رہا ہوئے جو پہلے مہینے کی چودہ تاریخ کو ذبح کیا گیا۔ جب پولس روم کی طرف جارہا تھا تو اُن کا جہاز طوفان کی زد میں آگیا، وہ چودھویں دن آزاد ہوئے (اعمال ۲۷: ۳۳،۳۴)۔

پیدایش ۱۲: ۱۰ میں ابرام اپنے آپ کو کنعان میں قحط سے بچانے کے لیے مصر کو گیا۔ یہ چودھویں دفعہ تھا جب اُس کا نام بائبل مقدس میں آیا۔

چودھویں دفعہ اسرائیل کا نام پیدایش ۴۵: ۲۸ میں آیا ہے، جب یعقوب کو پتا چلا کہ یوسف ابھی تک زندہ ہے۔ اِس بات نے یعقوب کو اکیس سالہ تکلیف کے درد سے رہائی دی جو اکیس سالوں سے خیال کر رہا تھا کہ یوسف مر چکا ہے۔

چودھویں دفعہ یشوع کا نام گنتی ۲۷: ۲۲ میں آیا ہے، یہ وہ موقع تھا جب موسیٰ نے اُس پر ہاتھ رکھ کر اُسے اپنا قائم مقام مقرر کیا۔ اُس نے یشوع کو اُس کے بلاوے اور خود کو اپنے بلاوے سے آزاد کیا۔

لوقا کی انجیل میں یسوع کا نام چودھویں دفعہ لوقا ۴: ۳۵ میں آیا ہے، جہاں وہ ایک بدرُوح کو نکالتا ہے۔

۱۵

پَنُدرَہ (یود۔ ہے)

(نئی سمت ۔نئی راہنمائی ۔نئی ہدایت)

عبرانی میں پندرہ کے عدد کو دو حروف یود اور ہے سے لکھا جاتا ہے۔ یہ رُوح القدس کے اِلہام کے کام کو ظاہر کرتے ہیں جو کہ ہمیں زندگی میں ایک نئی سمت دیتا ہے۔

پندرہ کا عدد نئی سمت، نئی راہنمائی اور نئی ہدایت کا عدد ہے۔ پندرھواں زبور بیان کرتا ہے کہ جب ہم خُدا کے مقدس پہاڑ پر بستے ہیں تو ہم خُدا کے آرام میں داخل ہوتے ہیں۔ یہ جسمانی انسان کا عمومی روش سے نئی سمت کی طرف جانا ہے۔ جیسے آٹھ کا عدد سات (کاملیت) کے بعد آتا ہے، اِسی طرح پندرہ چودہ (سات کا دوہرا دورانیہ) کے بعد آتا ہے۔

اسرائیل نے پہلے مہینے کی پندرہ تاریخ کی صبح مصر کو چھوڑا۔ اُنہوں نے ایک لمبا عرصہ غلامی میں گزارہ اور یہ بنی اسرائیل کے لیے نئی سمت کا نشان تھا۔

پندرھویں دفعہ نوح کے نام کا ذکر پیدایش ۷:۷ میں ہوا ہے:

> ''تب نوح اور اُس کے بیٹے اور اُس کی بیوی اور اُس کے بیٹوں کی بیویاں اُس کے ساتھ طوفان کے پانی سے بچنے کے لیے کشتی میں گئے۔''

یہ نوح کے خاندان سمیت پوری دُنیا کے لیے نئی سمت، نئی راہنمائی یا نئی ہدایت تھی۔ پندرھویں دفعہ ابرام کے نام کا ذکر پیدایش ۱۲:۱۴ میں ہوا ہے:

> ''اور یوں ہوا کہ جب ابرام مصر میں آیا تو مصریوں نے اُس عورت کو دیکھا کہ وہ نہایت خوب صورت ہے۔''

یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ ابرام مصر میں جانے کی وجہ سے نئی سمت کا تعین کرتا ہے۔ پندرھویں دفعہ ابرہام کے نام کا ذکر پیدایش ۱۸:۱۶ میں ہوا ہے:

> ''تب وہ مرد وہاں سے اُٹھے اور اُنھوں نے سدوم کا رُخ کیا اور ابرہام اُن کو رخصت

کرنے کواُن کے ساتھ ہولیا۔''

دوفرشتے ابرہام کودکھائی دیئےاوروہ سدوم میں نئ سمت کوجانے کے لیے تیار تھے۔

پندرھویں دفعہ اضحاق کے نام کا ذکر پیدایش ۲۴:۱۴ میں ہوا ہے، جہاں الیعزر حاران میں اضحاق کے لیے بیوی ڈھونڈنے جاتا ہے۔وہ ایک کنواں پر پہنچتا ہےاوروہ اِس بات کو جاننے کی کوشش کرتا ہے کہ اُسے کس سمت جانا ہے۔پس وہ دُعا کرتا ہے کہ جس عورت کو خُدا نے اضحاق کی بیوی کے لیے منتخب کیا ہے وہ اُسے اور اُس کے اُونٹوں کو پانی پلائے گی۔ربقہ سامنے آئی اوراُس نے ایسا کیا۔

پندرھویں دفعہ یعقوب کے نام کا ذکر پیدایش ۲۷:۲۱ میں ہوا ہے:

''تب اضحاق نے یعقوب سے کہا اے میرے بیٹے ذرا نزدیک آ کہ میں تجھے ٹٹولوں کہ تو میرا وہی بیٹا عیسو ہے یا نہیں۔''

یہاں پر دوبارہ اضحاق کے سامنے نئ راہنمائی کا تصور آتا ہے۔پندرہویں دفعہ اسرائیل کے نام کا ذکر (پیدایش ۴۶:۱) میں ہوا ہے:

''اوراسرائیل اپنا سب کچھ لے کر چلا اور بیرسبع میں آ کر اپنے باپ اضحاق کے خُدا کے لیے قربانیاں گذرانیں۔''

اسرائیل بیرسبع جانے سے نئ سمت کی طرف جا رہا تھا۔ پندرھویں دفعہ یوسف کے نام کا ذکر پیدایش ۳۷:۲۸ میں ہوا ہے، جہاں یوسف کے بھائی اُسے گڑھے سے باہر نکالتے ہیں اوراُسے اِسمٰعیلیوں کے ہاتھوں فروخت کر دیتے ہیں۔یقیناً وہ اُسے مصر میں نئ سمت میں بھیج دیتے ہیں۔

قضاۃ ۱۹:۱۰ میں یروشلیم کا ذکر پندرھویں دفعہ ہوا ہے:

''پر وہ شخص اُس رات رہنے پر راضی نہ ہوا بلکہ اُٹھ کر روانہ ہوا اور یبوس کے سامنے پہنچا۔(یروشلیم یہی ہے) اور دو گدھے زین کسے ہوئے اُس کے ساتھ تھےاوراُس کی حرم بھی ساتھ تھی۔''

وہ شخص روانہ ہوااورنئ سمت کو گیا۔پندرھویں دفعہ داؤد کے نام کا ذکر ا۔سموئیل ۱۷:۲۳-۲۴ میں ہوا ہے۔جہاں جاتی جولیت خُدا کی فوجوں کو للکارتا ہے۔

''۔۔۔اُس (جولیت) نے پھر ویسی ہی باتیں کہیں اور داؤد نے اُن کو سنا۔اورسب

اسرائیلی مرد اُس شخص کو دیکھ کر اُس کے سامنے سے بھاگے اور بہت ڈر گئے۔''

اسرائیلی نئ سمت کو بھاگے۔عہدِ جدید میں پندرھویں دفعہ یسوع کے نام کا ذکر متی ۴:۱۸ میں ہوا ہے:

''اور اُس نے گلیل کی جھیل کے کنارے پھرتے ہوئے دو بھائیوں یعنی شمعون کو جو پطرس کہلاتا ہے اور اُس کے بھائی اندریاس کو جھیل میں جال ڈالتے دیکھا کیوں کہ وہ ماہی گیر تھے۔اور اُن سے کہا میرے پیچھے چلے آؤ تو میں تم کو آدم گیر بناؤں گا۔اور وہ فوراً جال چھوڑ کر اُس کے پیچھے ہو لیے۔''

اُن شاگردوں کو اُن کی زندگیوں میں نئ سمت کے لیے بلایا گیا۔ پندرھویں دفعہ مرقس کی انجیل میں یسوع کے نام کا ذکر مرقس ۳:۷ میں ہوا ہے:

''اور یسوع اپنے شاگردوں کے ساتھ جھیل کی طرف چلا گیا اور گلیل سے ایک بڑی بھیڑ پیچھے ہو لی اور یہودیہ۔''

اور یقیناً جب یسوع جھیل کی طرف گیا وہ ایک نئ سمت کی طرف گیا۔یہی خیال لوقا ۵:۸ میں بھی پایا جاتا ہے جہاں اُس انجیل میں یسوع کے نام کا ذکر پندرہویں دفعہ ہوا ہے:

''شمعون پطرس یہ دیکھ کر یسوع کے پاؤں میں گرا اور کہا اے خُداوند! میرے پاس سے چلا جا کیوں کہ میں گناہ گار آدمی ہوں۔''

پندرھویں دفعہ پولس کے نام کا ذکر اعمال ۱۵:۱۲ میں ہوا ہے جہاں پولس اور برنباس لوگوں کی ایک بہت بڑی بھیڑ کو دیکھتے ہیں جو یسوع مسیح کی خوش خبری نئ سمت کے بارے میں سننے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔

مبشر ایڈ ویلوی (Ed Vallowe) کہتا ہے کہ پندرہ ''آرام'' کا عدد ہے۔وہ بیان کرتا ہے کہ ساتویں مہینے کے پندرھویں دن عیدِ خیام کا آغاز ہوتا تھا اور یہ سبت کے دن کا آرام ہوتا تھا۔تاہم سبت کا آرام لوگوں کے لیے ایک نئ سمت تھا کیوں کہ وہ اپنے کام کو ترک کر کے کچھ اور کرتے۔اِسی طرح پندرھویں دفعہ نعومی کے نام کا ذکر روت ۳:۱ میں ہوا ہے:

''پھر اُس کی ساس نعومی نے اُس سے کہا میری بیٹی کیا میں تیرے آرام کی طالب نہ بنوں جس سے تیری بھلائی ہو؟''

اگر ہم اِس حوالے کے سیاق وسباق کو پڑھیں تو ہم دیکھیں گے کہ نعومی روت کو بوعز کی نظر میں نمایاں

کرنے کے لیے نئی سمت میں بھیجتی ہے۔ یقیناً وقتوں پر آرام کا تصور اپنے آپ میں پندرہ کے عدد پر صادق آتا ہے۔ کیوں کہ کام سے آرام کی طرف جانا ایک نئی سمت یا رخ ہوتا ہے۔ پندرہ کا عدد وسیع معنی رکھتا ہے۔

زبوروں کے پہلے حصہ کا آغاز باغ میں کامل انسان سے ہوتا ہے اور اِس کا اختتام نوح کے طوفان پر ہوتا ہے۔ دُوسرے حصہ کا آغاز نمرود کی بغاوت سے ہوتا ہے اور اِس کا اختتام فرمانبردار خادم اضحاق پر ہوتا ہے جو مثلِ مسیح ہے جو باغی انسان کو بچانے کے لیے آیا، زبوروں کی کتابِ تکوین(The Genesis Book of Psalms)(ڈاکٹر اسٹیفن کی ایک کتاب جس میں اُنھوں نے پہلے چالیس زبوروں کا بڑا دلکش مطالعہ پیش کیا ہے کہ کیسے وہ پیدایش کی کتاب سے تعلق رکھتے ہیں) کا تیسرا حصہ سولھویں زبور(KJV) سے شروع ہوتا ہے۔ یہ کامل انسان یسوع اور اُس کے صلیب پر نجات بخش کام پر بہت زیادہ توجہ مرکوز کرتے ہیں۔

۱۶

سولہ (یود۔واو)

(محبت)

عبرانی میں سولہ کے عدد کو لکھنے کے لیے دو حروف یود اور واو استعمال ہوتے ہیں۔ یہ عدد کانٹے یا میخ کے ہاتھ (کام) کو ظاہر کرتا ہے جو دو لوگوں کے دِلوں کو ایک کرتا ہے۔

سولہ محبت کا عدد ہے۔ یہ اِس لیے ہے کیوں کہ یہ خُدا کی محبت ہی تھی کہ یسوع انسان کے گناہوں کے لیے صلیب پر کیلوں سے جڑا گیا۔صلیب تمام نسلِ انسانی کے لیے خُدا کی محبت کو عیاں کرتی ہے۔(یوحنا ۳:۱۶) میں لکھا ہے:

''کیوں کہ خُدا نے دُنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔''

ا۔کرنتھیوں ۱۳: ۴-۸ کو ''محبت کا باب'' کہا جاتا ہے، جہاں پولس محبت کی سولہ خوبیاں بیان کرتا ہے:

''محبت صابر ہے (۱) اور مہربان (۲)۔محبت حسد نہیں کرتی (۳)۔محبت شیخی نہیں مارتی (۴) اور پھولتی نہیں (۵)۔نازیبا کام نہیں کرتی (۶)۔اپنی بہتری نہیں چاہتی (۷)۔جھنجھلاتی نہیں (۸)۔بدگمانی نہیں کرتی (۹)۔بدکاری سے خوش نہیں ہوتی (۱۰) بلکہ راستی سے خوش ہوتی ہے (۱۱)۔سب کچھ سہہ لیتی ہے (۱۲)۔ سب کچھ یقین کرتی ہے (۱۳)۔سب باتوں کی اُمید رکھتی ہے (۱۴)۔سب باتوں کی برداشت کرتی ہے (۱۵)۔محبت کو زوال نہیں (۱۶)۔''

موسیٰ کے خیمہ اجتماع میں چاندی کے سولہ خانے تھے جو آٹھ تختوں کے ساتھ تھے یعنی ایک ایک تختہ کے لیے دو دو خانے۔خروج ۲۶:۲۵ میں لکھا ہے:

''پس آٹھ تختے اور چاندی کے سولہ خانے ہوں گے یعنی ایک ایک تختہ کے لیے دو دو خانے۔''

وہ خانے تختوں کو اپنی جگہ پر رکھتے تھے اور خیمہ اجتماع کو مضبوط کرتے تھے۔لیکن آج خُدا ہمارے اندر بستا ہے۔ہم اُس کا مقدس یا خیمہ اجتماع ہیں۔پولس اِس کے بارے میں افسیوں ۳: ۱۷-۱۹ میں کہتا ہے:

''اور ایمان کے وسیلہ سے مسیح تمھارے دلوں میں سکونت کرے تا کہ تم محبت میں جڑ پکڑ کے اور بنیاد قائم کر کے۔سب مقدسوں سمیت بخوبی معلوم کرسکو کہ اُس کی چوڑائی اور لمبائی اور اُونچائی اور گہرائی کتنی ہے۔اور مسیح کی اُس محبت کو جان سکو جو جاننے سے باہر ہے تا کہ تم خُدا کی ساری معموری تک معمور ہو جاؤ۔''

سولھویں دفعہ نوح کا نام پیدایش ۷:۹ میں آیا ہے:

''دو دو نر اور مادہ کشتی میں نوح کے پاس گئے جیسا خُدا نے نوح کو حکم دیا تھا۔''

کیا یہ محبت اور شادی کے بارے میں بیان نہیں کرتا؟ کیوں کہ تمام جاندار جوڑا جوڑا داخل ہوئے یعنی نر اور مادہ۔

سولھویں دفعہ ابرام کا نام پیدایش ۱۲:۱۶ میں آیا ہے، جہاں فرعون سارہ سے محبت کرتا ہے اور اُسے اپنے محل میں لے آتا ہے۔ یوحنا کی انجیل میں یونانی لفظ اگاپے (agape/ الٰہی محبت) من و عن سولہ مرتبہ آیا ہے۔

۱۷

سَترُہ (یود۔زین)

(فتح)

عبرانی میں سترہ کا عدد دو حروف یود اور زین سے لکھا جاتا ہے۔ یہ رُوحانی ہتھیاروں کی تیاری کے کام (ہاتھ) کو ظاہر کرتا ہے، جو ہمیں فتح دیتے ہیں۔

سترہ فتح کا عدد ہے۔ یہ سولہ کے بعد آتا ہے، کیوں کہ ''محبت کو زوال نہیں'' (ا۔کرنتھیوں۱۳: ۸)۔اصل میں اِس بات پر زور دیا گیا ہے کہ محبت کے بغیر حتمی فتح ممکن نہیں۔اگر ایک سے سترہ تک تمام اعداد کو آپس میں جمع کیا جائے تو یہ ایک سو ترپن (۱۵۳) بنتے ہیں، جو کہ اُن مچھلیوں کی تعداد ہے جو شاگردوں نے پکڑئیں (یوحنا۲۱: ۱۱)۔کیوں کہ ایک سو ترپن خُدا کے بیٹوں (beni h' elohim) کی عددی قیمت ہے۔ہم دیکھ سکتے ہیں کہ حتمی فتح اور خُدا کے بیٹوں کی توضیح میں گہرا تعلق ہے۔

سترھویں دفعہ ابرہام کے نام کا ذکر پیدایش ۱۸: ۱۸ میں آیا ہے، جہاں اُس کی بلاہٹ کے مقصد کو اُس کی حتمی فتح سے جوڑا گیا ہے:

> ''ابرہام سے تو یقیناً ایک بڑی اور زبردست قوم پیدا ہوگی اور زمین کی سب قومیں اُس کے وسیلہ سے برکت پائیں گی۔''

سترھویں دفعہ اضحاق کے نام کا ذکر پیدایش۲۴: ۶۳ میں آیا ہے۔جہاں اُس کی بیوی اُسے ملتی ہے جب الیعزر اُسے لے کر آتا ہے۔الیعزر کا مطلب ''خُداوند مدد کرتا ہے'' وہ رُوح القدس، مددگار، تسلی دینے والے کی علامت ہے، جسے زمین پر بھیجا گیا تا کہ وہ مسیح کے لیے دلہن تلاش کرے۔جب مسیح کی دلہن اُسے ملنے آتی ہے تو یہ عظیم فتح کا دن ہوگا۔

پیدایش ۲۷: ۲۲ میں ہم دیکھتے ہیں کہ یعقوب کا نام سترہویں دفعہ آیا ہے، یہاں پر اضحاق سے برکت لینے کے لیے اُس کی عیسو پر فتح کو دکھایا گیا ہے۔لیکن یہاں پر وہ دھوکے سے فتح حاصل کرتا ہے، اِسی لیے اُس کا نام یعقوب رکھا گیا۔یعقوب کے معنی ''اڑنگا مارنا، لات مارنا، دھوکے باز'' کے ہیں۔

۲۔سموئیل ۵:۵ میں ہم دیکھتے ہیں کہ یروشلیم کا نام سترہویں دفعہ آیا ہے۔ یہاں بیان کیا گیا ہے کہ داؤد نے حبرون میں سات اور یروشلیم میں تینتیس برس سلطنت کی۔ یہ حوالہ اِس بات کو بھی بیان کرتا ہے کہ داؤد نے یروشلیم کو فتح کیا، ''صیّون کا قلعہ'' (۲۔سموئیل ۵:۷) یہ داؤد کو بہ طور فاتح پیش کرتی ہے۔مزید برآں لفظ یروشلیم زبور کی کتاب میں سترہ مرتبہ آیا ہے۔ یہ داؤد کی پرانے یروشلیم پر فتح یسوع کی نئے یروشلیم پر فتح کی تصویر کشی کرتی ہے۔

یرمیاہ سترہ دُعاؤں کا ذکر کرتا ہے۔سترھویں دُعا یرمیاہ (۳۲ باب) میں ہے۔ یہ دُعا اُس وقت کی گئی جب بابلی فوجیں یروشلیم کو گھیرے ہوئے تھیں۔ اِن حالات میں نبی عنتوت میں ستر مثقال چاندی کے سکے دے کر ایک کھیت خریدتا ہے (یرمیاہ ۳۲:۹)۔ یہ بات قابلِ غور ہے کہ عنتوت کا مطلب ''دُعاؤں کا جواب'' ہے۔ پھر یرمیاہ ۳۲:۱۷-۲۵ میں اپنی فتح کی عظیم دُعا کرتا ہے۔ اِس کے بعد یرمیاہ کی کتاب میں اُس کی کسی دُعا کا ذکر نہیں ہے۔ یہ ہمیں اِس بات کی یاددہانی کراتا ہے کہ اگر ایک دفعہ ہم اپنی دُعا کے جواب کی فتح حاصل کر لیں تو ہمیں اُس دُعا کے مقصد کے لیے مزید دُعا کرنے کی ضرورت نہیں۔

مرقس کی انجیل میں سترھویں مرتبہ یسوع کے نام کا ذکر مرقس ۵:۷ میں ہوا ہے، جہاں وہ ناپاک رُوح پر فتح حاصل کرتا ہے۔لوقا کی انجیل میں سترہویں دفعہ یسوع کا نام لوقا ۵:۱۲ میں آیا ہے جہاں وہ کوڑی پر فتح حاصل کرتا ہے۔رومیوں ۸:۳۵-۳۹ میں سترہ چیزوں کا ذکر ہے جو ہمیں مسیح کی محبت سے جدا نہیں کر سکتیں:

> ''کون ہم کو مسیح کی محبت سے جدا کرے گا؟ مصیبت یا (۱) تنگی (۲) یا ظلم (۳) یا کال (۴) یا ننگا پن (۵) یا خطرہ (۶) یا تلوار (۷)؟ چنانچہ لکھا ہے کہ ہم تیری خاطر دن بھر جان سے مارے جاتے ہیں۔ہم تو ذبح ہونے والی بھیڑوں کے برابر گنے گئے۔مگر اُن سب حالتوں میں اُس کے وسیلہ سے جس نے ہم سے محبت کی ہم کو فتح سے بھی بڑھ کر غلبہ حاصل ہوتا ہے۔کیوں کہ مجھ کو یقین ہے کہ خُدا کی جو محبت ہمارے خُداوند مسیح یسوع میں ہے اُس سے ہم کو نہ موت (۸) جدا کر سکے گی نہ زندگی۔(۹) نہ فرشتے (۱۰) نہ حکومتیں۔(۱۱) نہ حال کی (۱۲) نہ استقبال کی چیزیں۔(۱۳) نہ قدرت (۱۴) نہ بلندی (۱۵) نہ پستی (۱۶) نہ کوئی اور مخلوق'' (۱۷)۔

اُس کی محبت اِن تمام چیزوں پر فتح مند ہے۔ یہ واضح ہے کہ سولہ اور سترہ کے اعداد آپس میں منسلک

ہیں، کیوں کہ محبت فتح کا راستہ ہے اور فتح خُدا کی محبت کے بغیر ناممکن ہے۔

۱۸

اَٹھارَہ (یود۔خیتھ)

(ظلم۔جبر۔غلامی)

عبرانی میں اٹھارہ کے عدد کو لکھنے کے لیے دوحروف یوداورخیتھا ستعمال ہوتے ہیں۔یہ باڑ(قید) کے ہاتھ(کام) کوظاہر کرتے ہیں جوانسان کوغلامی میں لاتی ہے۔

اٹھارہ ظلم،جبراورغلامی کا عدد ہے۔اٹھارہویں دفعہ ابرام کا نام پیدایش۱۲:۱۸میں آیاہے،جہاں اُس کی بیوی فرعون(غلامی) کےگھر میں ہوتی ہے۔اِس کے بعدابرہام کا نام اٹھارویں دفعہ پیدایش ۱۸:۱۹میں آیا ہے،خُدااُس سےسدوم اورعمورہ کے بارے میں بات کرتاہےجوگناہ کی غلامی میں تھے۔

اٹھارھویں دفعہ اسرائیل کا نام پیدایش۴۶:۸ میں آیاہے، جہاں اُن کی مصری غلامی کے آغاز کے بارے میں ذکر ملتاہے:

''اوریعقوب کےساتھ جواسرائیلی یعنی اُس کے بیٹے وغیرہ مصرمیں آئےاُن کےنام یہ ہیں۔''

اٹھارھویں دفعہ لوقا کی انجیل میں یسوع کا نام لوقا۵:۱۹میں آیاہے،جہاں ایک مفلوج آدمی کو یسوع کے پاس لانے کی کوشش کی جاتی ہےتاکہ وہ اُسے شفادے۔لوقا۱۳:۱۶میں لکھاہے:

''پس کیا واجب نہ تھا کہ یہ جوابرہام کی بیٹی ہےجس کوشیطان نے اٹھارہ برس سے باندھ رکھاتھاسبت کے دن اِس بند سے چھڑائی جاتی؟''

۱۹

اُنّیس (یود۔طیتھ)

(ایمان۔سننا۔توجہ دینا)

عبرانی میں اُنیس کے عدد کو دو حروف یود اور طیتھ سے لکھا جاتا ہے۔ یہ سانپ (حکمت) کے ہاتھ (کام) کو ظاہر کرتا ہے۔ یقیناً اِسے منفی پہلو سے دیکھا جا سکتا ہے۔ کیوں کہ اِس دُنیا کی حکمت خُدا کے نزدیک بے وقوفی ہے۔لیکن جب ہم اِسے مثبت انداز سے دیکھتے ہیں تو ہم تشبیہاً یسوع کو بیابان میں بلّی پر لٹکے سانپ کی مانند دیکھتے ہیں۔ ''اور جس طرح موسیٰ نے سانپ کو بیابان میں اُونچے پر چڑھایا اُسی طرح ضرور ہے کہ اِبن آدم بھی اُونچے پر چڑھایا جائے'' (یوحنا۳:۱۴)۔ یوحنا۱۲:۳۲،۳۳ کے مطابق یہ یسوع کی صلیب پر دیئے جانے کی تصویر کشی ہے:

> ''اور میں اگر زمین سے اُونچے پر چڑھایا جاؤں گا تو سب کو اپنے پاس کھینچوں گا۔اُس نے اِس بات سے اشارہ کیا کہ میں کس موت سے مرنے کو ہوں۔''

عبرانی میں اُنیس کے عدد کے معنی اِس حقیقت کو ظاہر کرتے ہیں کہ ہر ایک کو ضرور یسوع اور اُس کی صلیب پر ایمان رکھنا چاہیے۔ جہاں وہ بلّی پر چڑھے سانپ کی طرح مرا۔جنھوں نے موسیٰ کی بات پر دھیان دیا (گنتی۲۱:۹) یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے سنا اور ایمان لائے۔

اُنیس کے عدد میں دو چیزیں شامل ہیں: ''ایمان اور سننا''۔اگرچہ ہم نے عبرانی حروف کے بارے میں بہت تھوڑا لکھا۔لیکن اب یہ آپ کی مدد کر سکتے ہیں۔عبرانی حروف تہجی کا اُنیسواں خط کوف (kof) ہے۔جس کے معنی سر کا پچھلا حصہ ہے، خُدا کی آواز کو سننے کی لفظی تصویر ''سر کے پیچھے (دماغ) ہے''۔آواز کے لیے عبرانی لفظ کول (kol) ہے جو کوف (kof) سے شروع ہوتا ہے۔ جب خُدا نے ایلیاہ سے کلام کیا تو یہ آندھی، زلزلے یا آگ کی صورت میں نہ تھا بلکہ ایک دبی ہوئی ہلکی آواز سے (۱۔سلاطین۱۹:۱۱،۱۲)۔ یہودی مصنف لارنس خوشنر (Lawrence Kushner) اپنی کتاب <u>Book of letters</u> کے صفحہ نمبر ۶۸،۶۹ میں لکھتا ہے:

کوف (kof) کا خط دو نشانوں سے بنتا ہے۔عبرانی حرف ہے دوسرا نشان ہے۔کوف کا زیریں نشان انسان کے خُدا کو پکارنے کو ظاہر کرتا ہے۔لیکن خُدا خود بھی انسان کو پکارتا ہے۔کوف کا بالائی نشان اِس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ دھیمی آواز میں بات کر رہا ہے اور دیکھتا ہے کہ کیا آپ واقعی اُس کی سن رہے ہیں۔ kol d' mama daka ایک آواز جو بہت چھوٹی اور دھیمی ہے۔ایک چھوٹی لڑکی۔آواز کی بیٹی، خُدا کی آواز، بیٹ کول (bat kol)۔ایک گونج ہمیشہ اُسے سنو۔

اِس طرح کوف ایک ایسی آواز جس سے انسان خُدا کے بلاوے کو مانتا ہے: پاک (kadosh) یہ بات بہت معنی خیز ہے کہ اِس عبرانی حرف کے دو حصے ہیں۔اولاً یہ خُدا کی تصویر کشی کرتا ہے جو اپنی آواز کے ذریعے انسان تک پہنچتا ہے، ثانیاً یہ انسان کی تصویر کشی کرتا ہے جو ایمان سے اُس کا جواب دیتا ہے۔ یہی قوت اُنیس کے عدد کے پیچھے ہے۔اِس کے دو حصے ہیں۔خُدا کی آواز اور ایمان اِس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ انسان خُدا کی آواز کے سامنے اقرار کرے۔

عظیم ایمان کے باب (عبرانیوں ۱۱ باب) میں اُنیس مردِ ایمان کا ذکر کیا گیا ہے۔تیسری آیت کا آغاز ''ایمان ہی سے'' چوتھی آیت کا آغاز ''ایمان ہی سے ہابل'' پانچویں آیت، ''ایمان ہی سے حنوک'' بتیسویں آیت سے اُنیس ایمان کے سورماؤں کی تکالیف کا ذکر کیا گیا ہے۔اُن سب نے خُدا کی آواز کو سنا اور اِس نے اُن کے اندر ایمان کو پیدا کیا اور اِس سے ہی اُنھوں نے کلام کی منادی کی یہاں تک کہ اُس کے لیے تکالیف بھی برداشت کیں۔

رومیوں ۳:۲۱ سے ۵:۲ میں پولس کی ایمان سے راست باز ہونے کی عظیم بحث کا ذکر ملتا ہے۔وہ یہاں ایمان کا لفظ اُنیس دفعہ استعمال کرتا ہے، اور پھر پولس رومیوں ۹:۳۰ تک یہ لفظ دوبارہ استعمال نہیں کرتا۔ پولس افسیوں ۲:۸ میں بھی کہتا ہے:

''کیوں کہ تم کو ایمان (۱۹) کے وسیلہ سے فضل (۵) ہی سے نجات (۱۴) ملی ہے اور یہ
تمھاری طرف سے نہیں۔خُدا کی بخشش ہے۔''

چودہ جمع پانچ اُنیس کے برابر ہے۔ایمان خُدا کی طرف سے بخشش ہے یہ مکمل طور پر اِس بات پر منحصر ہے کہ خُدا پہلے بولتا ہے۔کوئی بھی اُس وقت تک خُدا کی آواز کو سن نہیں سکتا جب تک وہ بولتا نہیں اور سننے کے لیے ہمارے کان نہیں کھلتے۔ہم اُس سے محبت کرتے ہیں کیوں کہ اُس نے پہلے ہم سے محبت رکھی (۱۔ یوحنا

۱۹:۴)۔ یرمیاہ ۱۸:۳۱ میں نبی فرماتا ہے ''تو مجھے پھیر تو میں پھروں گا۔ کیوں کہ تو ہی میرا خُداوند خُدا ہے۔'' ہم صرف اُس وقت ہی خُدا کو جواب دے سکتے ہیں جب وہ پہلے قدم بڑھاتا ہے۔

نوح اور اُس کے خاندان کی نجات بھی ایمان کے وسیلے ہوئی جب اُنھوں نے اُس کی آواز کو سنا۔ اُنھوں نے اُس بات کا یقین کیا جو اُنہوں نے سنی تھی۔ اِسی وجہ سے وہ کشتی کے اندر داخل ہوئے اور پانی کے طوفان سے بچ گئے۔ اُنیسویں دفعہ نوح کا ذکر پیدایش ۷:۱۳ میں آیا ہے:

''اُسی روز نوح اور نوح کے بیٹے سم اور حام اور یافت اور نوح کی بیوی اور اُس کے بیٹوں کی تینوں بیویاں۔''

اُنیسویں دفعہ ابرام کا ذکر پیدایش ۱۳:۱ میں ہوا ہے، جہاں وہ مصر کو چھوڑ کر کنعان میں واپس آتا ہے۔ یہ ایمان کا سبق سیکھنے کے بعد نجات کی نبوتی تصویر ہے۔ وہ بڑے کم زور ایمان کے ساتھ مصر کو روانہ ہوا اور اِسی وجہ سے وہ لوگوں کو اپنی بیوی سارہ کے بارے میں بتاتے ہوئے ڈرا کہ کہیں وہ اُسے اُس سے لے نہ لیں۔ مصر میں آنے کے مقابلہ میں اُس نے مصر کو بڑے ایمان سے چھوڑا۔ کیوں کہ خُدا نے اُس کی حفاظت کی تھی۔

اُنیسویں دفعہ اضحاق کا ذکر پیدایش ۲۴:۶۶ میں ہوا ہے:

''نوکر (الیعزر) نے جو جو کیا تھا سب اضحاق کو بتایا۔''

جیسا ہم نے پہلے بیان کیا، الیعزر کا مطلب ''خُدا کی مدد'' ہے۔ اور وہ رُوح القدس کی تصویر کشی کرتا ہے جو شریعت کی عدالت میں مددگار، تسلی دینے والا اور وکیل ہے۔ ایمان خُدا کے رُوح کو سننے سے پیدا ہوتا ہے۔ پس یہ رُوح القدس کی تصویر ہے جس نے اضحاق سے کلام کیا اور اُس دلہن کے بارے میں اُسے بتایا جس کو وہ اُس کے لیے ڈھونڈ کر لایا تھا۔

اُنیسویں دفعہ پولس کا ذکر اعمال ۱۵:۳۶ میں ہوا ہے:

''چند روز بعد پولس نے برنباس سے کہا کہ جن جن شہروں میں ہم نے خُدا کا کلام سنایا تھا آؤ پھر اُن میں چل کر بھائیوں کو دیکھیں کہ کیسے ہیں۔''

ایک بار پھر اِس بات پر غور کریں کہ اُنیس کا عدد کلام کی منادی اور اِس کے ایمانی ردِعمل سے منسوب ہے۔ پولس اُن شہروں میں واپس جانا چاہتا ہے اور اِس بات کو دیکھنا چاہتا ہے کہ کیا اُن کی منادی نے اُن کے اندر ایمان پیدا کیا ہے۔

۲۰

بیس (کاف)

(خلاصی ۔ چھٹکارا ۔ نجات ۔ مکتی)

عبرانی میں کاف ہتھیلی یا کھلے ہاتھ کو کہتے ہیں ۔ ہتھیلی کا کھلنا آزادی اور ہتھیلی کا بند ہونا گناہوں کے ڈھانپنے کو ظاہر کرتا ہے ۔

بیس کے عدد کے معنی کے بارے میں کچھ اختلافات ہیں ۔ بُولنگر (Bullinger) ڈاکٹر میلو ماہن (Dr. Milo Mahan) کے اقتباس سے متفق ہوتا ہے کہ یہ ''امید کا عدد'' ہے ۔ ایڈ ویلوی کہتا ہے کہ اِس کے معنی ''نجات'' کے ہیں ۔

بُولنگر پیدائش ۳۱: ۳۸، ۴۱ کا حوالہ دیتے ہوئے کہتا ہے کہ یعقوب اُمید سے بیس سال تک انتظار کرتا رہا کہ وہ آزاد ہونے سے پہلے اپنی بیویوں کی ملکیت حاصل کرے ۔ تاہم یہ اِس بات کو بھی ظاہر کر سکتا ہے کہ یعقوب کو غلامی سے آزاد ہونے میں بیس سال لگے ۔

بُولنگر قضاۃ ۴: ۳ کا حوالہ دیتے ظاہر کرتا ہے کہ بنی اسرائیل نے یابین کے تسلط سے آزاد ہونے کے لیے بیس برس انتظار کیا ۔ البتہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسرائیل بیس سال کے بعد غلامی سے آزاد ہوئے ۔

جیسا ہم نے دیکھا یہ مثالیں اِس عدد کے مثبت اور منفی پہلوؤں کو ظاہر کرتی ہیں ۔ جب ہم وقت کے دورانیہ کو دیکھتے ہیں تو یہ بیس سالوں پر محیط ہے یہ وقت انتظار کے زمانے کو ظاہر کرتا ہے اور اِسے منفی تصور کیا جا سکتا ہے ۔ لیکن جب ہم بیس سالوں کے اختتام پر دیکھتے ہیں تو یہ مثبت ہے ۔ کیوں کہ اُس وقت خلاصی ہوتی ہے ۔ ہم تمام اعداد کا اِس طرح جائزہ لے سکتے ہیں ۔ جب ہم وقت کے دورانیہ کے مطابق اِس کا جائزہ لیتے ہیں تو اِن میں زیادہ تر اعداد انتظار کے خاتمے کے خیال کی تائید کرتے ہیں ۔

مثال کے طور پر چالیس آزمایش یا امتحان کا عدد ہے ۔ اسرائیل نے آزمایش کے لیے چالیس سال بیابان میں صرف کیے ۔ یہ اُن کے لیے مشکل کا وقت تھا ۔ اور اِس فہم میں یہ عدد منفی تصور کیا جا سکتا ہے ۔ لیکن جب اِس پر بہ طور واحد نکتہ کے غور کیا جاتا ہے تو چالیس سال کے بعد اسرائیل نے اپنی آزمائش کے وقت کو ختم

کیا اور وعدے کی سرزمین میں داخل ہوئے ۔ یہ کہنا سودمند نہیں ہوگا کہ چالیس انتظار کا عرصہ تھا اور نہ ہی کاہنوں کی تقدیس کے لیے تیس انتظار کا عرصہ ہوسکتا ہے۔اِس طرح زیادہ تر اعداد ایک جیسے معنی دے سکتے ہیں کیوں کہ جب ہم اِن کا اطلاق وقت کے دورانیہ پر کرتے ہیں تو تمام انتظار کے عرصے کو ظاہر کرتے ہیں۔

بیس نجات کا عدد ہے۔عبرانی کا حرف کاف بیس کے عدد کو ظاہر کرتا ہے اور اِس کا مطلب کھلی ہتھیلی یا ہاتھ ہے، اکثر کپ کی شکل میں جیسے کچھ دیا جا رہا ہے۔عبرانی کے لفظ گال (gaal) کے معنی ''نجات دہندہ'' کے ہیں۔ یہ لفظ عبرانی کے تین حروف سے مل کر بنا ہے جو کہ گیمل، الف اور لام ہیں۔گیمل کا مطلب ''اونٹ'' ہے جو اُٹھانے کے تصور کو ظاہر کرتا ہے۔لفظ میں وقفہ کی علامت ایل (El) ہے جس کے معنی ''خُدا'' کے ہیں۔ پس نجات دہندہ (gaal) کے معنی ''خُدا کا اُوپر اُٹھانا'' ہے۔اِسی وجہ سے یسوع نے یوحنا ۱۲:۳۲،۳۳ میں کہا:

''اور اگر زمین سے اُونچے پر چڑھایا جاؤں گا تو سب کو اپنے پاس کھینچوں گا۔اُس نے
اِس بات سے اشارہ کیا کہ میں کس موت سے مرنے کو ہوں۔''

یسوع عبرانی کے لفظ نجات دہندہ کے معنی کو پورا کر رہا تھا۔ یہ نہ صرف انسانیت کے لیے صلیب پر اُس کی موت کو ظاہر کرتا ہے بلکہ اُس کی الوہیت کو بھی ظاہر کرتا ہے۔

ہر اسرائیلی مرد جس کی عمر بیس سال یا اُس سے زیادہ ہوتی وہ مردم شماری میں شامل ہوتا اور چاندی کا نیم مثقال بہ طور نذرانہ دیتا (خروج ۳۰:۱۴)۔ (کلام مقدس میں اکثر بیس کا عدد چاندی کے ساتھ منسوب ہوتا ہے) اِسی طرح موسیٰ کے خیمہ اجتماع کے چاروں اطراف بیس تختے تھے (خروج ۲۶:۱۸،۱۹)۔

پولس ۱۔کرنتھیوں ۳:۱۶ میں کہتا ہے ''کیا تم نہیں جانتے کہ تم خُدا کا مقدس ہو اور خُدا کا رُوح تم میں بسا ہوا ہے۔''

جی ہاں ہم خُدا کا مقدس ہیں۔ ہماری رُوح پاک ترین مقام ہے۔ ہماری جان پاک مقام ہے اور بیرونی احاطہ ہمارا بدن ہے۔پس خیمہ اجتماع کی دیوار جان سے بدن کی حد کو ظاہر کرتی ہے۔بیس تختے پنِتکُست کے تجربہ کے ذریعے ہماری نجات کے تجربہ کے بارے میں بتاتے ہیں۔

زبور ۳۴:۲۲ میں بیان ہوا ہے:

''خُداوند اپنے بندوں کی جان کا فدیہ دیتا ہے۔''

خیمہِ اجتماع کا بیرونی احاطہ بیس ستونوں سے گھیرا ہوا تھا (خروج ۲۷:۱۰)۔ یہ دیوار (پردے کے ساتھ ستون) ہمارے بدن کے بیرونی حصے یعنی کھال کی بھی تصویر کشی کرتی ہے یہ بیس ستون خیمہِ اجتماع کی عید کے تجربے سے ''بدن کی مخلصی'' کو ظاہر کرتے ہیں۔

ہمارا نجات دہندہ یسوع مسیح نہ صرف ہمارے گناہوں کو ڈھانپتا ہے بلکہ اُس نے ہمیں گناہ کی غلامی سے آزاد کرنے کے لیے اپنی جان بھی دے دی۔ بوعز بہ طور رشتہ دار مسیح کی مثال ہے اور اُس کا ذکر روت کی کتاب میں بیس دفعہ آیا ہے۔ رُوت کی کتاب میں بیس مختلف لوگوں کا ذکر ہوا ہے۔

بیسویں دفعہ ابرام کا ذکر پیدائش ۱۳:۲ میں ہوا ہے: ''اور ابرام کے پاس چوپائے اور سونا چاندی بکثرت تھا۔'' چاندی نجات کی دھات ہے پس یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ بیس کا عدد دوبارہ چاندی سے منسوب ہے۔

بیسویں دفعہ ابرہام کا ذکر پیدائش ۱۸:۲۳ میں ہوا ہے:

''تب ابرہام نے نزدیک جا کر کہا کیا تو نیک کو بد کے ساتھ ہلاک کرے گا؟''

اِس سوال کا جواب ہے، جی نہیں۔ خُدا راست بازوں کو بچائے گا، یہاں تک کہ اُس نے لوط کو وہاں سے بچایا۔

بیسویں مرتبہ یعقوب کا نام پیدائش ۲۷:۳۶ میں آیا ہے۔ اکثر ہم یعقوب کی مثالوں میں دیکھتے ہیں کہ اُس کے نام کے معنی اُس کی جسمانی خواہشات سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اُس وقت تک یعقوب دھوکے باز ہی تھا۔ اگرچہ وہ سوچ رہا تھا کہ وہ خُدا کی مدد کر رہا ہے۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اُس کے کام اُس کی خواہشات کو ظاہر کر رہے ہیں۔ اِس لیے وہ اپنے دل کو اُس طور پر نہ دیکھ سکا جس طرح خُدا دیکھتا ہے۔ اور اِس مثال میں اُس کی رہائی ناجائز طریقے کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

''تب اُس نے کہا کیا اُس کا نام یعقوب ٹھیک نہیں رکھا گیا؟ کیوں کہ اُس نے دوبارہ مجھے اُڑنگا مارا۔ اُس نے میرا پہلوٹھے کا حق تو لے ہی لیا تھا اور دیکھ! اب وہ میری برکت بھی لے گیا۔''

اگر یعقوب رُوح القدس کی راہنمائی میں چلتا تو اُسے خُدا کی قدرت پر یقین رکھنا چاہیے تھا اور سارے معاملے کو خُدا کے سپرد کرنا چاہیے تھا۔ یہاں تک کہ اگر اضحاق عیسو کو پہلوٹھے کا حق اور برکت دے بھی دیتا مگر وہ نبوت واضح تھی کہ خُدا نے یعقوب کو چنا ہے (پیدائش ۲۵:۲۳)۔ خُدا اپنے طریقے اور اپنے مقررہ وقت پر

عیسو سے پہلوٹھا کے حق کو لے سکتا تھا۔لیکن یعقوب خوف زدہ تھا کہ خُدا اپنے کلام کو پورا نہیں کر سکتا اور اُس نے سوچا خُدا کو مدد کی ضرورت ہے۔ پس اپنے آپ سے دھوکے کے ذریعے عیسو کواڑنگا مارا۔اور پہلوٹھے کا حق اُس سے چھین لیا۔پس اُس گناہ کو منسوخ کرنے کے لیے تقریباً چار ہزار(۴۰۰۰) سال لگ گئے۔جیسا ہم نے اپنی کتاب''The Struggle for the Birthright''میں بتایا ہے۔

بیس کا عدد بائبل مقدس میں ۲۸۸ مرتبہ آیا ہے۔اِس کی ایک مخصوص رغبت ہے۔کیوں کہ مکاشفہ کی کتاب میں ایک لاکھ چوالیس ہزار کے دوگروہ ہیں۔ پہلے گروہ کا ذکر مکاشفہ ۷ باب میں آیا ہے، جہاں اُنھیں بہ طور جنگ جو دکھایا گیا ہے جن پر مہر ہوئی ہے۔اُن دنوں یہ رواج تھا کہ جو جنگ جُو جنگ سے بےضرر واپس آتے اُن کے ماتھوں پر ایک نشان لگایا جاتا تھا جو اِس بات کو ظاہر کرتا کہ وہ الٰہی طور پر محفوظ رہے ہیں۔ اور یہی معنی حزقی ایل ۹:۴ میں بیان کیے گئے ہیں۔

ایک لاکھ چوالیس ہزار کے دُوسرے گروہ کا ذکر مکاشفہ ۱۴ باب میں ہوا ہے جو نیا گیت گا رہے تھے۔اُن کے بارے میں ہم مکاشفہ ۱۴:۴ میں پڑھتے ہیں''یہ وہ ہیں جو عورتوں کے ساتھ آلودہ نہیں ہوئے بلکہ کنوارے ہیں۔'' یہاں''ساتھ'' کے لیے یونانی لفظ meta استعمال ہوا ہے جس کے معنی ''بیچ میں'' یا ''درمیان'' ہیں۔ اِس سے یہ بات واضح ہے کہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کا پہلا گروہ مَردوں کا ہے، اور دُوسرا گروہ عورتوں کا ہے۔اور اگر اِن کو اکٹھ کیا جائے تو یہ دولاکھ اٹھاسی ہزار بنتے ہیں۔

عہدِ عتیق میں یہ عہد داؤد کی بادشاہت سے منسلک ہے۔بیسویں زبور کو داؤد نے رُوح القدس کی تحریک سے نبوتی طور پر لکھا۔ہم کہہ سکتے ہیں کہ داؤد کی بادشاہت مکاشفہ کی کتاب میں بیان کی گئی مسیح کی بہ طور بادشاہ تصویر کشی کرتی ہے۔داؤد کے پاس دولاکھ اٹھاسی ہزار جنگ جو تھے یعنی بارہ قبائل میں سے ہر ایک قبیلہ سے چوالیس ہزار(۱۔تواریخ ۲۷:۱)اور اسی طرح دوسو اٹھاسی تربیت یافتہ مَشّاق تھے(۱۔تواریخ ۲۵:۷)۔

یہ کسی بھی طور پر اتفاق نہیں کہ''دلہن، برّہ کی بیوی''(مکاشفہ ۲۱:۹) کی عددی قیمت ۲۸۸۰ ہے۔یہ بھی اتفاق نہیں کہ''مالک کی خوشی''(متی ۲۵:۲۱) کی عددی قیمت ۲۸۸۰ ہے۔یہ بھی اتفاق نہیں کہ عبرانی کے لفظ Charaph جس کے معنی''منگیتر یا منگنی کرنا'' ہیں اُس کی عدد قیمت ۲۸۸۰ ہے۔یہ بھی کوئی اتفاق نہیں کہ ''پاک بلاوے''(۲۔تیمتھیس ۱:۹) کی عددی قیمت ۲۸۸ ہے۔

جیسا ہم نے پہلے کہا رُوت کی کتاب میں بیس لوگوں کا ذکر ہے۔جو کہ ناتے دار چھڑانے والے کی کہانی

ہے۔ یہ برّے کے بیوی اسیر دلہن کی رہائی کے بارے میں بات کرتی ہے، تا کہ وہ خُداوند کے آرام میں داخل ہو سکے جو کہ اُس کا مقدس بلاوا تھا۔ یہ سب رُوح القدس کی قدرت سے ہوا جس کا کام تخلیق میں بھی ظاہر ہوتا ہے، جب خُدا کی رُوح پانیوں کی سطح پر جنبش (rachaph) کرتی تھی (پیدایش ۱:۲)۔ عبرانی کے لفظ ''rachaph'' کی عددی قیمت ۲۸۸ ہے۔

باب ۴

اکیس سے تیس تک اعداد

۲۱

اِکّیس (کاف۔الف)

(دُکھ۔مصیبت۔تنگدستی)

عبرانی میں اکیس کا عدد دو حروف کاف اور الف سے لکھا جاتا ہے۔ یہ قوت دینے کو ظاہر کرتا ہے جیسے خُدا کے فضل کی قوت ہماری رُوحانی نشو ونما کے دوران ہمارے گناہ کو ڈھانپتی ہے۔

جب اِکیس وقت کی اصطلاحات میں استعمال ہوتا ہے (جیسے اکیس کا دورانیہ) تو یہ دُکھ، مصیبت یا تنگ دستی (tsarah) کو ظاہر کرتا ہے۔ جس وقت ہمیں خُدا کی قوت کی ضرورت ہوتی ہے تو یہ کھلے ہاتھ سے ہمیں دی جاتی ہے۔ جب یہ بہ طور عدد استعمال ہوتا ہے تو یہ دُکھ یا مصیبت کے خاتمے کے بارے میں بات کرتا ہے۔ پس یہ اختتام پر برکت کی علامت ہے۔

اسرائیلی ملک کنعان میں اِکیس گناہوں کے بعد داخل ہوئے جو اُنھوں نے بیابانی آوارگی کے درمیان کیے۔ علاوہ ازیں خیمہِ اجتماع کے اِکیس پردے تھے جو اسرائیل کے تمام گناہوں کو ڈھانپتے تھے۔ (خروج ۲۶: ۳،۷) پس ہم اِس دُکھ اور تنگ دستی کے دوران خُدا کی بہم رسانی کو دیکھتے ہیں۔

گناہ ہمیشہ دُکھ اور مصیبت کا سبب ہوتا ہے۔ کیوں کہ خُدا لوگوں کو سکھانے کے لیے دُکھ میں مبتلا کرتا ہے تاکہ وہ اپنے گناہ پر غالب آئیں۔ تاہم اِکیس کا عدد دُکھ کے اختتام کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ یعقوب کے دُکھ کا زمانہ اِکیس سال کے بعد ختم ہوا۔ اور وہ بیت ایل کو گیا اور ''خُداوند سے دُعا کی۔''

اِسی طرح اِکیسویں بار ابرہام کے نام کا ذکر پیدایش ۱۳: ۳ میں آیا ہے۔ جہاں وہ مصر کے دُکھ سے بیت ایل کو واپس آیا۔ چوتھی آیت بیان کرتی ہے کہ اُس نے وہاں ''خُداوند سے دُعا کی۔''

اِکیسویں دفعہ اضحاق کے نام کا ذکر پیدایش ۲۴: ۶۷ میں ہوا ہے۔ الیعزر اپنے مالک کے لیے بیوی (راخل) تلاش کر کے واپس آتا ہے:

> ''اور اضحاق ربقہ کو اپنی ماں سارہ کے ڈیرے میں لے گیا۔ تب اُس نے ربقہ سے بیاہ کر لیا اور اُس سے محبت کی اور اضحاق نے اپنی ماں کے مرنے کے بعد

تسلی (nacham) پائی‘‘۔

اگر چہ ہمیں نہیں بتایا گیا کہ اضحاق اپنی دلہن کے انتظار کے لیے پریشانی میں تھا کہ نہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ وقت کی یہ پیشین گوئیاں اُس وقت سے منسوب ہیں جب مسیح کی دلہن اُس کے ساتھ ملے گی۔ نبوتی طور پر دُنیا کے دُکھ اور مصیبت کے زمانے کا اختتام اُس دن ہو گا جب مسیح اپنی دلہن سے ملے گا۔ یہ دن یروشلیم میں داؤد کی تاج پوشی کی پیشین گوئی کرتا ہے جو اکیسویں زبور میں بیان کیا گیا ہے۔

اِکیسویں دفعہ یعقوب کے نام کا ذکر پیدایش ۲۷:۴۱ میں ہوا ہے:

’’اور عیسو نے یعقوب سے اُس برکت کے سبب سے جو اُس کے باپ نے اُسے بخشی کینہ رکھا اور عیسو نے اپنے دل میں کہا کہ میرے باپ کے ماتم کے دن نزدیک ہیں۔ پھر میں اپنے بھائی یعقوب کو مار ڈالوں گا‘‘۔

یعقوب دھوکے باز اور اڑنگا مارنے والا ہے اور اِس آیت میں عیسو اُسے مارنے کا منصوبہ بناتا ہے۔ یعقوب کے دھوکے نے عیسو کو اِس ردِعمل کے لیے مائل کیا۔ کوئی بھی صرف عیسو کو اِس کے لیے موردِالزام نہیں ٹھہرا سکتا۔ ہمیں ضرور اِس بات کو جاننا چاہیے کہ اگر چہ یعقوب راست باز تھا اور خُدا پر ایمان رکھتا تھا، لیکن ابھی تک وہ رُوحانی طور پر بالغ نہیں ہوا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ خُدا کو اپنے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے انسانی مدد کی ضرورت ہے۔ یعقوب یہ خیال کر رہا تھا اپنے باپ سے جھوٹ بول کر پہلوٹھے کا حق لینے میں وہ بالکل دُرُست ہے کیوں کہ خُدا نے یہ وعدہ اُس کی پیدایش سے پہلے اُس سے کیا تھا۔ اِس نابالغ رویے کی وجہ سے اُسے دکھ اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑا اور اُس وقت کے اختتام پر سبق سیکھنے کے بعد خُدا نے اُس کا نام اسرائیل تبدیل کر دیا۔

پس جب ہم اِکیسویں دفعہ اسرائیل کے نام کا ذکر پیدایش ۴۷:۲۷ میں دیکھتے ہیں تو وہاں پر لکھا ہے:

’’اور اسرائیلی ملک مصر میں جشن کے علاقے میں رہتے تھے اور اُنھوں نے اپنی جائیدادیں کھڑی کر لیں اور وہ بڑھے اور بہت زیادہ ہو گئے‘‘۔

اِس حوالے پر غور کریں کہ کیسے یہ دُکھ کی بجائے خوش حالی اور پھل داری کی تصویر کشی کرتا ہے۔ اِس مثال کی مخصوص رغبت ہے کیوں کہ یہ پھل داری کو مصر میں ہونے سے جوڑتی ہے۔ یہ اسرائیل کے نام کی وجہ سے پھل داری کے بارے میں بات کرتی ہے۔ لیکن مصر میں قیام کے دوران غم اور خوشی کے مخلوط حالات پیدا ہو

جاتے ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ یوسف کے بیٹوں کو اسرائیل کا نام دیا گیا (پیدائش ۱۶:۴۸)۔ اکیسویں دفعہ یوسف کا نام پیدائش ۲:۳۹ میں آیا ہے:

''اور خُداوند یوسف کے ساتھ تھا اور وہ اقبال مند ہوا اور اپنے مصری آقا کے گھر میں رہتا تھا۔''

یہاں پر ہم صرف اُسی تقابل کو دیکھتے ہیں۔ یوسف مصری غلامی میں تھا۔ لیکن وہ وہاں پر اقبال مند بھی ہوا۔ یہاں پر بھی ہم دُکھ کے درمیان روئیدگی کو دیکھتے ہیں۔

اِکیسویں دفعہ یشوع کے نام کا ذکر استثنا ۳:۳۱ میں ہوا ہے۔ جہاں موسیٰ اسرائیل کے لوگوں سے کہتا ہے کہ یشوع وعدے کی سرزمین میں اُن کی راہنمائی کرے گا۔

''سو خُداوند تیرا خُدا ہی تیرے آگے آگے پار جائے گا اور وہی اُن قوموں کو تیرے آگے سے فنا کرے گا اور تو اُن کا وارث ہوگا اور جیسا خُداوند نے کہا ہے یشوع تیرے آگے آگے پار جائے گا۔''

یہ اسرائیلی لوگوں کے بیابان میں اِکیس گناہوں کو کرنے کے بعد اُن کے بیابانی سفر کے اختتام کا حوالہ ہے۔ اسرائیلی قوم کے بیابانی دُکھ کا وقت اختتام پذیر ہو چکا تھا اور خُدا اُن کو وعدہ کی سرزمین میں لے کر جا رہا تھا۔

پس جیسے اِکیس کا عدد کلامِ مقدس میں استعمال ہوا ہے اُس کے معنی دکھ کے ہیں۔ یرمیاہ ۷:۳۰ میں ''دُکھ یا مصیبت'' کے لیے عبرانی لفظ tsarah استعمال ہوا ہے۔ جہاں یہ یعقوب کے دُکھ کے بارے میں بات کرتا ہے۔ کنگ جیمز ورژن (KJV) اِس کا ترجمہ ''یعقوب کی مصیبت کا وقت'' کرتا ہے۔

یعقوب کی زندگی میں مصیبت یا دُکھ کے دو وقت آئے اور ہر ایک کا اختتام اِکیس سال بعد ہوا۔ اُس کی مصیبت کا پہلا وقت وہ تھا جب وہ کنعان میں اپنے بھائی عیسو کی وجہ سے بھاگا جو اُسے مار ڈالنا چاہتا تھا۔ اُس نے بیس برس لابن کی خدمت کی اور اِکیسویں سال واپس کنعان میں آیا جو کہ سبت کے آرام کا سال تھا۔ یہ اُس کے بیت ایل سے سفر کا بھی اکیسواں سال تھا۔ بیت ایل کے پہلے سفر کے دوران اُس نے ایک خواب دیکھا کہ فرشتے آسمان سے اُتر اور چڑھ رہے ہیں۔ اور دُوسرے سفر کے دوران اُس نے بتوں کو دفن کیا اور خُدا کے لیے

مذبح بنایا(پیدائش ۳۵:۱-۳ میں لکھا ہے:

''اور خُدا نے یعقوب سے کہا کہ اُٹھ بیت ایل کو جا اور وہیں رہ اور وہاں خُدا کے لیے جو تجھے اُس وقت دکھائی دیا جب تو اپنے بھائی عیسو کے پاس سے بھاگا جا رہا تھا ایک مذبح بنا۔ تب یعقوب نے اپنے گھرانے اور اپنے سب ساتھیوں سے کہا کہ بیگانہ دیوتاؤں کو جو تمھارے درمیان ہیں دُور کرو اور طہارت کر کے اپنے کپڑے بدل ڈالو۔ اور آؤ ہم روانہ ہوں اور بیت ایل کو جائیں۔ وہاں میں خُدا کے لیے جس نے میری تنگی (عبرانی:tsarah) کے دن میری دُعا قبول کی اور جس راہ میں میں چلا میرے ساتھ رہا مذبح بناؤں گا۔''

یہاں پر عبرانی کے جس لفظ کا ترجمہ ''تنگی'' کیا گیا ہے یہ وہی لفظ ہے جو یرمیاہ ۳۰:۷ میں استعمال ہوا ہے:

''افسوس! وہ دن بڑا ہے۔ اُس کی مثال نہیں۔ وہ یعقوب کی مصیبت (tsarah) کا وقت ہے پر وہ اُس سے رہائی پائے گا۔''

یعقوب کی مصیبت کا دُوسرا زمانہ وہ تھا جب وہ یوسف سے اِکیس سال کے لیے جدا ہو گیا۔ یوسف نے سترہ سال کی عمر میں اپنے خواب دیکھے (پیدائش ۳۷:۲)۔ جنھوں نے اُس کے بھائیوں کو غضب ناک کر دیا۔ آشر (Jasher) کی کتاب یشوع ۱۰:۱۳ ہمیں بتاتی ہے کہ وہ اٹھارہ سال کے اوائل میں مصر میں بیچ دیا گیا۔ بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ یوسف اُس وقت تیس سال کا تھا جب وہ مصر میں فرعون کے ماتحت دُوسرے درجے کا حاکم بنا (پیدائش ۴۱:۴۶) جب اُس نے اُس کے خواب کی تعبیر کی۔ وہاں سات سال افزونی کے تھے۔ اور جب اُن سالوں کا اختتام ہوا اُس وقت یوسف سینتیس (۳۷) سال کا تھا۔ پھر خشک سالی کے دُوسرے سال جب یوسف کی عمر انتالیس (۳۹) سال ہو گئی اُس نے اپنے آپ کو اپنے باپ اور بھائیوں پر ظاہر کیا۔

جب یوسف کو بیچا گیا اُس وقت اُس کی عمر اٹھارہ سال تھی (یعقوب کا خیال تھا کہ وہ مر چکا ہے) اٹھارہ کا عدد ظلم، جبر یا غلامی کو ظاہر کرتا ہے۔

یوسف اُس وقت انتالیس (۳۹) سال کا تھا جب اُس نے اپنے باپ پر ظاہر کیا کہ وہ زندہ ہے اور بالکل ٹھیک ہے۔ یعقوب کے نقطہ نظر سے یہ اکیس سال ذہنی مصیبت کا زمانہ تھے۔ کیوں کہ وہ سوچ رہا تھا کہ

اُس کا بیٹا مارا جا چکا ہے اور ہمیشہ کے لیے کھو گیا ہے۔ ہمیں اِس بات کو بھی ذہن میں رکھنا چاہیے کہ اِس مصیبت کا ایک بڑا حصہ اُس بات کی حیرانی پر مشتمل تھا کہ خُدا کا منصوبہ کیسے ناکام ہو سکتا ہے جو اُس نے یوسف کے لیے مقرر کیا تھا کہ وہ سب پر حکمران ہو گا۔ تاہم یہ مصیبت کا وقت خوشی سے ختم ہوتا ہے اور اُس کے اختتام پر خُدا کا وعدہ پورا ہو جاتا ہے۔ اِس طرح یعقوب کے دُوسرے اکیس سالہ مصیبت کے دور کا خاتمہ ہوتا ہے۔

۲۲

بائیس (کاف۔بیتھ)

(فرزندیت۔نور کے فرزند)

عبرانی میں بائیس کا عدد دوحروف کاف اور بیتھ سے لکھا جاتا ہے۔ یہ کھلی ہتھیلی کے عمل سے گھر یا گھرانے کو کچھ دینے کو ظاہر کرتا ہے۔ پیدایش ۱:۲۸ میں یہ بڑھنے اور پھلنے کے بارے میں بات کرتا ہے '' پھلو اور بڑھو۔''

بائیس کا عدد فرزندیت یا نور کے فرزندوں کا عدد ہے۔

یہ فرزندیت کا پہلا وعدہ ہے جس میں پہلوٹھے کی فرماں روائی کی توثیق کی گئی ہے۔ یہ پھل داری بعد میں یوسف کو دی گئی جب یعقوب نے پیدایش ۴۹:۲۲ میں کہا کہ ''یوسف ایک پھل دار پودا (عبرانی:ben، ''بیٹا'') ہے''، یعنی خُدا کے گھر کو بنانے والا۔

ایڈ ویلوی اپنی کتاب ''بائبلی ریاضی'' کے صفحہ نمبر ۱۳۸، ۱۳۹ میں کہتا ہے کہ بائیس کا عدد روشنی کا عدد ہے، لیکن زبور بائیس اِس توضیح کی تائید نہیں کرتا۔ وہ کہتا ہے:

> ''بائیس کا عدد ایسا عدد ہے جو روشنی سے منسوب ہے۔ خیمہ اجتماع کے شمعدان کے تیل کے لیے بائیس پیالے تھے۔۔۔ اِس شمعدان کا مقصد روشنی دینا تھا۔
>
> نجات یافتہ لوگوں کو نور کے فرزند کہا جاتا ہے۔۔۔
>
> یوحنا کی انجیل میں لفظ نور بائیس دفعہ استعمال ہوا ہے۔''

یقیناً بائیس کے عدد میں نور یا روشنی کا تصور پایا جاتا ہے۔ کیوں کہ غالب آنے والے ''خُدا کے بیٹے'' نور کے فرزند ہیں ۔لیکن بائیس کے معنی صرف روشنی سے کہیں زیادہ ہیں ۔ اِس میں فرزندیت کے تمام پہلو شامل ہیں جس میں اختیار بھی شامل ہے۔

جیسا کہ ویلوی کہتا ہے خیمہِ اجتماع کے شمعدان کی سات شاخوں پر سات بادام تھے (خروج ۲۵:۳۱-۳۷)۔ شمعدان پاک مقام کو روشنی دیتا تھا اور یہ یوحنا ۱:۹ کے مطابق یسوع کی تصویر ہے۔

''حقیقی نور جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے دُنیا میں آنے کو تھا۔''

لیکن یہ اختیار کے تصور سے بھی منسوب ہے۔ گنتی ۱۶ باب میں ہم قورح کی بغاوت کے بارے میں پڑھتے ہیں۔ اُس نے موسیٰ اور ہارون کے اختیار کو رد کیا۔ جب خُدا نے اُس کی عدالت کر لی تو اگلے باب میں ہارون اور لاوی کے قبیلے کے اختیار کی توثیق کی جاتی ہے۔ ہر ایک قبیلے کا سردار اپنی لاٹھی خیمہ اجتماع میں لاتا ہے جہاں وہ رات بھر اسے پاک مقام میں رکھتے ہیں۔ گنتی ۱۷: ۸ میں لکھا ہے:

''اور دُوسرے دن جب موسیٰ شہادت کے خیمہ میں گیا تو دیکھا کہ ہارون کی لاٹھی میں جو لاوی کے خاندان کے نام کی تھی کلیاں پھوٹی ہوئی اور شگوفے کھلے ہوئے اور پکے بادام لگے ہیں۔''

یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ بادام الٰہی اختیار کو ظاہر کرتے ہیں۔ پس شمعدان پر بادام ظاہر کرتے ہیں کہ جن لوگوں کو خُدا نے چن لیا ہے وہ دُنیا کے لیے نور ہوں گے اور خُدا کی بادشاہی میں حکومت کریں گے۔ سب سے اُتم اختیارِ اعلیٰ کا مالک یسوع مسیح ہے۔ لیکن یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو خُدا اور مسیح کے کاہن ہوں گے اُس کے ساتھ بادشاہی کریں گے (مکاشفہ ۵: ۱۰، ۲۰: ۶)۔ پس شمعدان روشنی سے کہیں بڑھ کر ہے اور یہ اختیار کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ اِن چیزوں کو اکٹھا کرنے سے ہم دیکھتے ہیں یہ چیزیں خُدا کے بیٹوں کی تصویر کشی کرتی ہیں۔ پس بائیس کا عدد فرزندیت کا عدد ہے۔

گنتی ۳: ۳۹ میں بائیس ہزار لاوی کاہن تھے جن کو اسرائیل کے پہلوٹھے تصور کیا گیا۔ ہزار جلال کا عدد ہے پس بائیس ہزار جلال کے فرزندوں کی عکاسی کرتا ہے۔ یوں یہ بائیس ہزار لاوی کاہن پہلوٹھے بیٹوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ خُدا کے بیٹوں کو پیش کرتے ہیں جو حقیقی نور کے فرزند ہیں جن کو خُدا نے الگ کیا ہے کہ وہ کلام کی تعلیم دیں اور مسیح کی عقل کے مطابق لوگوں کا انصاف کریں۔

۲۔ تواریخ ۷: ۵ میں سلیمان بادشاہ نے بائیس ہزار بیلوں کی قربانی کی جب اُس نے آٹھویں دن ہیکل کی تقدیس کی۔ یہاں پر دوبارہ بائیس ہزار غالب آنے والوں کے بارے میں بات کی گئی ہے جن کو خُدا کی نظر کیا گیا، جو کہ جلالی پہلوٹھے ہیں۔ اِس مثال میں نور کا ذکر نہیں ہے۔ یہ بیلوں کے بارے میں بات کرتا ہے۔ بیل خُدا کے مضبوط غالب آنے والے فرزندوں کو ظاہر کرتے ہیں۔

عہدِ جدید میں ساؤل کے نام کا ذکر بائیس مرتبہ ہوا ہے جو صرف اعمال کی کتاب میں ہے۔ ایسا اِس لیے

ہے کیوں کہ یہ فرزندیت کی مثال ہے۔ساؤل تبدیل ہوگیا اور اُس کا نام بدل کر پولس رکھ دیا گیا۔وہ ہمیں پنتکُست سے عیدِ خیام کی طرف جانے کے راستے کے بارے میں آگاہ کرتا ہے۔بائیسویں دفعہ ساؤل کے نام کا ذکر اعمال ۲۶:۱۴ میں ہوا ہے، جہاں وہ اگرپا بادشاہ کو اپنی تبدیلی کے جلالی طریقے کے بارے میں بتاتا ہے:

''جب ہم سب زمین پر گر پڑے تو میں نے عبرانی زبان میں یہ آواز سنی کہ اے ساؤل،
اے ساؤل! تو مجھے کیوں ستاتا ہے؟ پینے کی آر پر لات مارنا تیرے لیے مشکل ہے۔''

بہت سے لوگ اِس آخری بیان کو نہیں سمجھتے کیوں کہ وہ عبرانی زبان کو نہیں جانتے۔خُدا کے لیے استعمال ہونے والا لفظ ''ایل'' (El) ہے۔جس کے ہجے الف اور لامد ہیں۔الف بیل ہے اور یہ مضبوطی کی علامت ہے۔لامد کے معنی بیل کا پینا ہے جو بیل کے اُوپر اختیار کی علامت ہے۔پس ''ایل'' کے معنی مضبوط اختیار کے ہیں۔پس جب یسوع نے ساؤل سے کہا کہ بیل کے پینے پر لات مارنا اُس کے لیے مشکل ہے۔تو وہ کہہ رہا تھا کہ ساؤل خود اُس سے لڑ رہا ہے جو کہ مضبوط اختیار کا مالک اور قادرِ مطلق ہے۔

پس جب ساؤل نے یسوع کے اعلیٰ اختیار کو سمجھا تو وہ بدل گیا اور آخر کار نئے نام پولس سے اپنا آغاز کیا۔پولس کے معنی ''چھوٹا'' ہے اور یہ اُس کے جدِامجد ساؤل بادشاہ کا تقابل ہے۔جو سب سے لمبا تھا اور سب لوگ اُس کے کندھے تک آتے تھے (۱۔سموئیل ۱۰:۲۳)۔جب ساؤل اپنی آنکھوں میں چھوٹا ہوا، تو وہ خُدا کی نظروں میں بلند ہوا۔

بائیسویں دفعہ ابرہام کے نام کا ذکر پیدایش ۲۵:۵ میں ہوا ہے: ''اور ابرہام نے اپنا سب کچھ اضحاق کو دیا۔'' اضحاق وعدہ کا فرزند تھا اور مسیح مرنے اور جی اُٹھنے میں اُس کی مثال تھا۔یسوع آسمان پر چڑھ گیا اور سب چیزیں اُس کے قدموں (اختیار) میں کر دی گئیں۔اور خُدا کے فرزند مسیح کے ہم میراث ہیں (رومیوں ۸:۱۷)۔

اِسی طرح بائیسویں دفعہ یوسف کا نام پیدایش ۳۹:۴ میں آیا ہے:

''چنانچہ یوسف اُس (فوطیفار) کی نظر میں مقبول ٹھہرا اور وہی اُس کی خدمت کرتا تھا
اور اُس نے اُسے اپنے گھر کا مختار بنا کر اپنا سب کچھ اُسے سونپ دیا۔''

یوسف مسیح کی آمدِ ثانی میں اُس کی مثل ہے، اُسے فوطیفار کی تمام چیزوں کا مختار بنایا گیا۔اسی طرح مسیح

جو مسیح کے بدن (کلیسیا) کا سردار ہے اُسے تمام مخلوقات پر اختیار دیا گیا ہے۔ یہ بہ طور فرزند حکمرانی کرنے کو ظاہر کرتا ہے۔

یشوع بھی مسیح کی مثل ہے کیوں کہ اُس کا نام یسوع (Yeshua) کے مترادف ہے۔ بائیسویں دفعہ یشوع کے نام کا ذکر استثنا ۳۱:۷ میں ہوا ہے۔ جہاں اُسے ''بیابانی کلیسیا'' کے اُوپر اختیار دیا جاتا ہے (اعمال ۷:۳۸) اور اُسے اُن میں میراث تقسیم کرنے کی ذمہ داری سونپی جاتی ہے۔

> ''پھر موسیٰ نے یشوع کو بلا کر سب اسرائیلیوں کے سامنے اُس سے کہا کہ تو مضبوط ہو جا اور حوصلہ رکھ کیوں کہ تو اِس قوم کے ساتھ اُس ملک میں جائے گا جس کو خُداوند نے اُن کے باپ دادا سے قسم کھا کر دینے کو کہا تھا اور تو اُن کو اُس کا وارث بنائے گا۔''

بائیسویں دفعہ داؤد کے نام کا ذکر ا۔سموئیل ۱۷:۳۴ میں ہوا ہے جہاں وہ ساؤل کو بتاتا ہے کہ اُس نے برّوں کو شیر اور ریچھ سے چھڑایا پس وہ اِس فلستی سے کیوں ڈرے۔ بہ طور مثلِ مسیح داؤد نے برّوں کو موت سے بچایا۔ یسوع صلیب پر اپنی جان دینے کی وجہ سے برّوں (لوگوں) کو موت سے چھڑانے کا بانی ہے۔

۲۳

تِئیس (کاف۔گیمل)

(موت اور جی اُٹھنا)

عبرانی میں تئیس کا عدد دو حروف کاف اور گیمل سے لکھا جاتا ہے۔ یہ کھلی ہتھیلی کو ظاہر کرتا ہے جو اُوپر اُٹھانے کا عمل ہے۔ اِس سے ہم یہ مراد لے سکتے ہیں کہ موت سے جی اُٹھنا۔

تئیس کا عدد موت اور جی اُٹھنے کا عدد ہے۔

رومیوں ۱: ۲۸-۳۲ میں تئیس چیزوں کو بیان کیا گیا ہے۔ جو موت کی سزا کے لائق ہیں:

''اور جس طرح انھوں نے خُدا کو پہچاننا ناپسند کیا اُسی طرح خُدا نے بھی اُن کو ناپسندیدہ عقل کے حوالہ کر دیا کہ نالائق حرکتیں کریں۔ پس وہ ہر طرح کی ناراستی (۱) بدی (۲) لالچ (۳) اور بدخواہی (۴) سے بھر گئے اور حسد (۵) خون ریزی (۶) جھگڑے (۷) مکاری (۸) اور بغض (۹) سے معمور ہو گئے اور غیبت (۱۰) کرنے والے۔ بدگو (۱۱)۔ خُدا کی نظر میں نفرتی (۱۲) اَوروں کو بے عزت کرنے والے (۱۳) مغرور (۱۴) شیخی باز (۱۵) بدیوں کے بانی (۱۶) ماں باپ کے نافرمان (۱۷)۔ بیوقوف (۱۸) عہد شکن (۱۹) طبعی محبت سے خالی (۲۰) بے رحم (۲۱) ہو گئے۔ حالانکہ وہ خُدا کا یہ حکم جانتے ہیں کہ ایسے کام کرنے والے موت کی سزا کے لائق ہیں۔ پھر بھی نہ فقط آپ ہی ایسے کام کرتے ہیں (۲۲) بلکہ اور کرنے والوں سے بھی خوش ہوتے ہیں (۲۳)۔''

تئیسویں دفعہ نوح کا نام پیدایش ۷: ۲۳ میں آیا ہے:

''بلکہ ہر جاندار شے جو رُوی زمین پر تھی مر مٹی۔ کیا انسان کیا حیوان۔ کیا رینگنے والا جاندار کیا ہوا کا پرندہ یہ سب کے سب زمین پر سے مر مٹے۔ فقط ایک نوح باقی بچا یا وہ جو اُس کے ساتھ کشتی میں تھے۔''

تئیسویں دفعہ یعقوب کا نام پیدایش ۲۷:۴۲ میں آیا ہے:

''اور رِبقہ کو اُس کے بڑے بیٹے عیسو کی یہ باتیں بتائی گئیں۔ تب اُس نے اپنے چھوٹے بیٹے یعقوب کو بلوا کر اُس سے کہا کہ دیکھ تیرا بھائی عیسو تجھے مار ڈالنے پر ہے اور یہی سوچ سوچ کر اپنے کو تسلی دے رہا ہے۔''

تئیسویں دفعہ اسرائیل کا نام پیدایش ۴۷:۳۱ میں آیا ہے، جہاں وہ یوسف کو ہدایت دیتا ہے کہ اُس کے مرنے کے بعد اُسے کہاں دفن کرنا ہے۔

تئیسویں دفعہ یشوع کا نام استثنا ۳۱:۱۴ میں آیا ہے:

''پھر خُداوند نے موسیٰ سے کہا کہ دیکھ تیرے مرنے کے دِن آ پہنچے۔ سو تو یشوع کو بلا لے اور تم دونوں خیمہ اجتماع میں حاضر ہو جاؤ تا کہ میں اُسے ہدایت کروں۔''

تئیسویں مرتبہ یروشلیم کا نام ۲۔ سموئیل ۱۰:۱۴ میں آیا ہے جہاں داؤد ارامیوں کو ہرانے کے بعد واپس آتا ہے۔ پھر ایک دُوسری لڑائی ہوئی جس میں سات سو رتھوں اور چالیس ہزار سواروں کو مارا گیا (آیت 18)۔

۲۴

چَوبِیس (کاف۔دالتھ)

(کہانت۔پیشوائی)

عبرانی میں چوبیس کے عدد کو دو حروف کاف اور دالتھ سے لکھا جاتا ہے۔ یہ دروازہ کھلنے کے عمل میں کھلی ہتھیلی کو ظاہر کرتے ہیں۔ کھلا ہاتھ ہمیں بتاتا ہے کہ ہمارے لیے پیشوائی اور کہانت کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور ہمیں خُدا کی مقدس پاکیزگی میں جانے کی رسائی حاصل ہے۔

چوبیس کا عدد کہانت اور پیشوائی کا عدد ہے۔

بارہ کا عدد حکومتی کاملیت کا عدد ہے اگر اِس کو دو سے ضرب دیں تو یہ چوبیس بنتا ہے جو پیشوائی کا عدد ہے۔ اِس میں رُوحانی حکومت کا عکس ملتا ہے۔ یہ سیاسی بادشاہوں کی بجائے آسمانی حکومت کی پیشوائی ہے۔

خُدا نے داؤد کو آسمانی ہیکل کا نمونہ دکھایا تاکہ وہ زمین پر اُس ہیکل کا نقشہ بنا سکے اور اُس کے بیٹے سلیمان نے وہ ہیکل تعمیر کی۔ اِن نمونوں کے درمیان کہانت میں ۱۲ سے ۲۴ کی تبدیلی کی گئی (۱۔تواریخ ۲۴:۱-۱۸)۔ اِسی وجہ ہے ہم مکاشفہ ۴:۴ میں تخت کے گرد چوبیس بزرگوں کو دیکھتے ہیں جو کہ اِس زمینی نمونے کے ظہور کے بعد نظر آئے۔

۱۔تواریخ ۲۴:۱-۱۸ میں ہم دیکھتے ہیں کہ داؤد کہانت کو چوبیس فریقوں میں تقسیم کرتا ہے، یہاں ہم ایک اور فطری تقسیم دیکھتے ہیں۔ یہ چوبیس فریق الیعزر کے خاندان سے سولہ اور اِتمر کے خاندان سے آٹھ لوگ لے کر بنائے گئے (۱۔تواریخ ۲۴:۴)۔ سولہ کا عدد محبت کا عدد ہے۔ جب کہ آٹھ کا عدد نئے آغاز کو ظاہر کرتا ہے۔ اِس طرح چوبیس کا عدد جو کہانت کو ظاہر کرتا ہے رُوحانی نئی پیدایش کے نئے آغاز اور محبت کے سیاق وسباق سے الگ تصور نہیں کیا جا سکتا، جو کہ اُن کے کرداروں کی بنیاد ہے۔

یہ بات نہایت دل چسپ ہے کہ چوبیسویں دفعہ یسوع کا نام یوحنا کی کتاب میں یوحنا ۳:۳ میں آیا ہے، جہاں لکھا ہے:

''یسوع نے جواب میں اُس سے کہا میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک کوئی نئے

سرے سے پیدا نہ ہو وہ خُدا کی بادشاہی کو دیکھ نہیں سکتا۔''

یہ کسی زندگی میں نیا آغاز ہے اور یہ آٹھ (۸) کے عدد کو کہانت یا پیشوائی (۲۴) سے جوڑتا ہے۔

زیادہ تر چوبیسویں دفعہ کام کی کیفیت اور ایک سچے کاہن کی ذمہ داریوں کو بیان کرنے کے لیے کلیدی ناموں کو استعمال کیا گیا ہے۔ گویا یہ شفاعت، شفا یا حکمرانی کو ظاہر کرتا ہے۔

مثال کے طور پر چوبیسویں دفعہ یوسف کا نام پیدایش ۳۹:۶ میں آیا ہے، جہاں ہم پڑھتے ہیں کہ فوطیفار نے ''اپنا سب کچھ یوسف کے ہاتھ میں چھوڑ دیا۔''

یسوع نے لوقا ۱۲:۴۴ میں اچھے مختار کے بارے میں بتایا، ''میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اُسے اپنے سارے مال پر مختار کر دے گا۔''

ملکِ صدق کی کہانت کی طرح یہ ہر ایک قوم قبیلے اور اہل زبان سے لیے گئے (مکاشفہ ۵:۹،۱۰) اور وہ کاہنوں کی ایک بادشاہی بنائیں گے اور زمین پر حکومت کریں گے۔

۲۵

پچِّیس (کاف۔ ہے)

(برکت)

عبرانی میں پچیس کے عدد کو دوحروف کاف اور ہے سے لکھا جاتا ہے۔ یہ کھلی ہتھیلی کو ظاہر کرتا ہے، جو دینے یا ڈھانپنے کا عمل ہے۔عبرانی حرف ہے کا مطلب ''دم یا خُدا کی سانس'' ہے، عام طور پر اِسے رُوح القدس کے معنوں میں لیا جاتا ہے۔ اِس طرح پچیس سے مراد لوگوں کو رُوح القدس سے بابرکت کرنے کے لیے اُن پر ہاتھ رکھنا ہے۔

پچیس کا عدد برکت کا عدد ہے۔ اِس کے پانچ گوشے ہوتے ہیں پچیس کا عدد پانچ سے تعلق رکھتا ہے جو فضل کا عدد ہے۔ برکت کی بنیاد فضل کے تصور پر ہے۔

پچیسویں دفعہ نوح کا نام پیدایش ۸:۶ میں آیا ہے، جہاں نوح کشتی کی کھڑکی کو کھولتا ہے اور وہاں تازہ ہوا کا کشتی میں آنا رُوح القدس کے دم کو ظاہر کرتا ہے۔ پھر وہ پہلی مرتبہ کوّے (ناپاک رُوح) کو بھیجتا ہے جو اِس حقیقت کو ظاہر کرتا ہے کہ طوفان نے ابھی تک ناپاک رُوحوں کے مسئلے کو حل نہیں کیا۔ پھر وہ تین مرتبہ کبوتری کو بھیجتا ہے جو اِس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ تین دفعہ کبوتری کو بھیجنا تین تاریخی واقعات کو ظاہر کرتا ہے، جہاں رُوح القدس فسح کے دور، دورِ خمسین اور عیدِ خیام کے دور میں نازل ہوگا۔

پچیسویں بار اضحاق کا نام پیدایش ۲۵:۱۱ میں آیا ہے، جہاں ہم پڑھتے ہیں:

> ''اور ابرہام کی وفات کے بعد خُدا نے اُس کے بیٹے اضحاق کو برکت بخشی اور اضحاق بیرلحی روئی کے نزدیک رہتا تھا۔''

پچیسویں دفعہ یعقوب کا نام پیدایش ۲۸:۱ میں آیا ہے:

> ''تب اضحاق نے یعقوب کو بلایا اور اُسے دُعا دی اور اُسے تاکید کی کہ تو کنعانی لڑکیوں میں سے کسی سے بیاہ نہ کرنا۔''

پچیسویں دفعہ اسرائیل کے نام کا ذکر پیدایش ۴۸:۸ میں آیا ہے، جہاں وہ یوسف کو کہتا ہے کہ وہ اپنے

بیٹوں افرائیم اور منسی کو اُس کے پاس لائے کہ وہ اُنھیں برکت دے۔

پچیسویں دفعہ ابرہام کا نام پیدایش ۱۹: ۲۹ میں آیا ہے۔ جہاں خُدا اُسے کہتا ہے کہ اُس نے سدوم عمورہ کو غارت کرنے سے پہلے لوط کو بچالیا۔ یہ یقیناً ابرہام اور لوط دونوں کے لیے باعث برکت تھا۔

پچیسویں مرتبہ یوسف کا نام پیدایش ۳۹: ۶ میں آیا ہے، جہاں فوطیفار اپنا سب کچھ یوسف کے سپرد کر دیتا ہے۔ یہ یوسف کے اختیار کی برکت تھی۔

پچیسویں دفعہ یشوع کا نام استثنا ۳۱: ۲۳ میں آیا ہے۔ جہاں موسیٰ اُسے اختیار سونپتا ہے:

''اور اُس نے نون کے بیٹے یشوع کو ہدایت کی اور کہا مضبوط ہو جا اور حوصلہ رکھ کیوں کہ تو بنی اسرائیل کو اُس ملک میں لے جائے گا جس کی قسم میں نے اُن سے کھائی تھی اور میں تیرے ساتھ رہوں گا۔''

موسیٰ نے یشوع کو خُدا کی حضوری اور اختیار کی برکت دی ۔ بالکل ویسے جیسے پیدایش ۳۹: ۶ میں فوطیفار نے یوسف کو برکت دی۔

پس پچیس کا عدد برکت کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ خاص طور پر بلاہٹ کی تکمیل کے اختیار اور رُوح القدس کے حصول کو ظاہر کرتا ہے جس سے رُوح القدس ہمیں وہ کام کرنے کے لیے لیس کرتا ہے۔

۲۶

چھبِّیس (کاف۔واو)

(نجات کی قدرت)

عبرانی میں چھبیس کے عدد کو دو حروف کاف اور واو سے لکھا جاتا ہے۔ یہ کیل کے ساتھ کھلے ہاتھ کو ظاہر کرتے ہیں۔ یسوع کے صلیب پر کیلوں سے جڑے ہوئے ہاتھ نجات کی قدرت کی تصویر کو ظاہر کرتے ہیں۔

چھبیس کا عدد نجات کی قدرت کو ظاہر کرتا ہے۔ نجات کے لیے جس عبرانی لفظ کا ترجمہ کیا گیا ہے وہ ''Yeshua'' جو کہ یسوع کا عبرانی نام ہے۔ یوں نجات کی قدرت یشوع (یسوع) کی قدرت بھی ہے۔ اِسی طرح عبرانی کے نام Yahweh (YHVH) کی عددی قیمت چھبیس (۲۶) ہے۔

(Y=۱۰ ؛ H=۵ ؛ V=۶ ؛ H=۵)

چھبیسویں دفعہ نوح کا نام بائبل میں پیدایش ۸:۱۱ میں آیا ہے، جہاں ہم پڑھتے ہیں کہ نوح دُوسری اور تیسری دفعہ کبوتری کو زمین پر بھیجتا ہے۔ یہ دو کبوتریاں رُوح القدس کو ظاہر کرتی ہیں، جن کے وسیلے انجیل ''نجات کے لیے خُدا کی قدرت ہے'' (رومیوں ۱:۱۶) جس کی پوری دُنیا میں منادی کی گئی۔ اِس کا آغاز پِنتِکُست پر ہوا اور تیسری عید (خیموں کی عید) تیسری کبوتری پر پایہ تکمیل کو پہنچے گی۔ رُوح القدس کا تیسرا بہاؤ اور رُوح القدس کی مکمل بھرپوری میں نظر آئے گا۔ یہ زمین پر مکمل نجات کی قدرت کو لائے گی۔

چھبیسویں دفعہ ابرہام کے نام کا ذکر پیدایش ۱۳:۱۴ میں ہوا ہے، جہاں خُدا اُسے کہتا ہے کہ وہ زمین کے چاروں اطراف نظر دوڑائے جو خُدا اُسے دے گا۔ یہ تمام چیزوں کے مسیح کے قدموں میں رکھنے کا نبوتی حوالہ ہے یہ دنیوی ہتھیاروں سے نہیں بلکہ نجات کی قدرت سے ہوگا۔

چھبیسویں مرتبہ یشوع کا نام استثنا ۳۴:۹ میں آیا ہے، جہاں ہم پڑھتے ہیں:

> ''اور نون کا بیٹا یشوع دانائی کی رُوح سے معمور تھا کیوں کہ موسیٰ نے اپنے ہاتھ اُس پر رکھے تھے اور بنی اسرائیل اُس کی بات مانتے رہے اور جیسا خُداوند نے موسیٰ کو حکم دیا تھا اُنھوں نے ویسا ہی کیا۔''

اِس مخصوص سلسلے میں موسیٰ مسیح کی مثل ہے اور یشوع مسیح کے بدن کی مثل ہے جو کہ "دانائی کی رُوح سے معمور تھا"۔ یہ رُوح سے معمور راست باز پولس کی طرح تھے جو مسیح کی خوش خبری سے شرماتا نہیں تھا، کیوں کہ یہ نجات کے واسطے خُدا کی قدرت ہے (رومیوں ۱:۱۶)۔ یہ نجات کی قدرت (یسوع) ہی ہے جو اُن میں عمل کرتی ہے۔

چھبیسویں دفعہ داوٗد کے نام کا ذکر ا۔سموئیل ۱۷:۳۹ میں ہوا ہے، جہاں داوٗد کو جاتی جولیت کے ساتھ لڑنے کے لیے تلوار سے لیس کیا جاتا ہے۔ یقیناً اُس نے اِس دنیوی تلوار کو استعمال کرنے سے انکار کر دیا اور اپنی فلاخن اور فضل کے پانچ پتھروں پر بھروسا کیا۔ فضل نجات کی قدرت ہے۔

چھبیسویں مرتبہ پولس کا ذکر اعمال ۱۶:۱۸ میں ہوا ہے، جہاں پولس نجات کی قدرت (یسوع) کو ظاہر کرنے کے لیے غیب بین رُوح (یونانی: python) کو نکالتا ہے۔

چھبیسویں دفعہ اعمال کی کتاب میں پطرس کے نام کا ذکر اعمال ۹:۴۰ میں ہوا ہے، جہاں پطرس نجات کی قدرت کو ظاہر کرنے کے لیے تبیتا کو مُردوں میں سے زندہ کرتا ہے۔

چھبیسواں زبور اسرائیل کی بیت ایل (خُدا کا گھر) میں واپسی کی یاد دلاتا ہے جب وہ یہوواہ سے ملے۔ پیدایش ۸:۱۱،۱۲ کی طرح یہ کہانی خُدا کے لوگوں کے رُوح القدس سے معمور ہونے کے بارے میں بتاتی ہے کہ وہ نجات (یسوع مسیح) کی خوشخبری تمام نسل انسانی تک پہنچاتے ہیں۔

۲۷

ستّائیس (کاف۔زین)

(نجات کی خدمت)

عبرانی میں ستائیس کے عدد کو دو حروف کاف اور زین سے لکھا جاتا ہے۔ یہ رُوحانی جنگ کی خدمت میں کھلی ہتھیلی کو ظاہر کرتے ہیں۔

ستائیس نجات کی خدمت کا عدد ہے۔ یہ فطری طور پر چھبیس کے بعد آتا ہے جو نجات کی قدرت ہے۔ ہمیں نجات کی خدمت کے کام کو کرنے سے پہلے نجات کی قدرت کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ پس ستائیس کا عدد ہماری جنگ کے ہتھیاروں کی تصویر کشی کرتا ہے، جو نجات کی خدمت کرنے کے لیے ہمیں سونپے گئے ہیں۔ ۲۔کرنتھیوں ۱۰: ۳، ۴ میں لکھا ہے:

> ''کیوں کہ ہم اگرچہ جسم میں زندگی گزارتے ہیں مگر جسم کے طور پر لڑتے نہیں۔ اِس لیے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی نہیں بلکہ خُدا کے نزدیک قلعوں کو ڈھا دینے کے قابل ہیں۔''

ستائیس کا عدد سترہ اور دس کو جمع کرنے سے بنتا ہے۔ سترہ کا عدد فتح اور دس کا عدد شریعت یا قانون کو ظاہر کرتا ہے۔ ا۔تیمتھیس ۳: ۱-۷ میں پولس کلام کی موثر خدمت کی سترہ اہلیتوں کا ذکر کرتا ہے۔ اگر ہم اِس میں دس کے عدد (شریعت) کو شامل کر دیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ ستائیس نجات کی خدمت کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ شریعت کے بغیر نہیں بلکہ شریعت کے مکاشفہ کو بہ طور خُدا کے کلام کے حصہ کے طور پر شامل کرتا ہے۔

ہماری خدمت یسوع مسیح کی خوش خبری کو ظاہر کرتی ہے۔ ''خوش خبری خُدا کی قدرت ہے'' (رومیوں ۱: ۱۶) اِس کی عددی قیمت ۱۰۰ x ۲۷ ہے۔ خوش خبری کی ماہیت یسوع مسیح کو خُدا کا بیٹا ماننا ہے۔ پس ا۔یوحنا ۴: ۱۵ ''یسوع خُدا کا بیٹا ہے'' کی عددی قیمت ۱۱۱ x ۲۷ ہے۔ اِسی طرح مرقس ۳: ۱۱ میں ''تو خُدا کا بیٹا ہے'' کی عددی قیمت ۱۱۱ x ۲۷ ہے۔ متی ۱: ۲۳ میں ہم پڑھتے ہیں ''دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنے

گی'' اِس کی عددی قیمت ۱۱۱ x ۲۷ ہے۔

دورِ خمسین کے دوران اُن کے ذریعے خوش خبری کی منادی کی گئی جن کو ابھی تک آئینہ میں دھندلا دکھائی دیتا تھا (ا۔کرنتھیوں۱۳: ۱۲)، پس وہ اِس نبوت کو حصوں میں جانتے تھے (ا۔کرنتھیوں۱۳: ۹)۔ اِسی طرح کے الفاظ یعقوب کی اُس کے بیت ایل کے پہلے سفر کے بعد کی تصویر کشی کرتے ہیں۔لیکن اُس کے بیت ایل کے دُوسرے سفر میں ہم خیموں کی عید کی تصویر دیکھتے ہیں۔اُس وقت اُس نے خُدا کو فنی ایل فرشتے کے ذریعے روبرو دیکھا (پیدایش۳۲: ۳۰)۔

اِسی طرح شاگرد ساری رات کشتی کی بائیں (عدالت) جانب جال ڈالتے رہے اور وہ کوئی مچھلی نہ پکڑ سکے۔ یہ اُن کے اَدُھوری خوشخبری کے پیغام کے ذریعے آدمیوں کو پکڑنے کی کوشش کو ظاہر کرتی ہے۔ پھر یسوع آیا اور اُس نے یوحنا۲۱: ۶ میں کہا ''کشتی کی دہنی (رحم) طرف جال ڈالو تو پکڑو گے'' اِس بیان کی عددی قیمت ۱۵۳ x ۲۷ ہے۔ستائیس نجات کی خدمت کو ظاہر کرتا ہے اور اُنھوں نے ایک سو ترپن (۱۵۳) مچھلیاں پکڑیں (یوحنا۲۱: ۱۱) جو خُدا کے بیٹوں کو پیش کرتی ہیں۔

لفظ یشوع ''Yeshua'' ہے اور یہ مسیح کی مثل ہے۔ستائیسویں دفعہ یشوع کا نام یشوع ۱: ۱ میں آیا ہے، جہاں خُدا اُسے بتاتا ہے کہ موسیٰ کی وفات ہو چکی ہے اور اب یردن کو پار کر کے کنعان میں جانے کا وقت ہے۔ پرانے عہد میں کنعان کو تلوار سے فتح کیا گیا لیکن نئے عہد میں شاگردوں کو کہا گیا کہ وہ ساری خلق میں جا کر انجیل کی منادی کریں اور اُن کو بپتسمہ دیں۔ پس نئے عہد میں بدن کو نجات کے لیے رُوح کی تلوار سے ختم کیا جاتا ہے۔ بدن کی یہ موت اور جی اُٹھنا بپتسمہ کے وسیلے سے نئی پیدایش کی علامت ہے۔

نجات کی خدمت کی منادی غالب آنے والوں نے خیموں کی عید کے مسح کے وسیلے خالص کلام سے کی۔ عبرانی میں خالص کے لیے لفظ ذاک (zak) استعمال ہوتا ہے جس کی عددی قیمت ستائیس ہے۔

۲۸

اَٹھّائیس (کاف۔خیتھ)

(رُوح کی راہنمائی)

عبرانی میں اٹھائیس کے عدد کولکھنے کے لیے دوحروف کاف اورخیتھ استعمال کیے جاتے ہیں۔ یہ کھلی ہتھیلی کوظاہر کرتے ہیں جس نے دل کے اندرونی حصے کوڈھانپا ہوتا ہے۔

اٹھائیس رُوح کی راہنمائی کا عدد ہے۔ڈاکٹر بولنگر(Dr. Bullinger)اپنی کتاب ''کتابِ مقدس میں اعداد''(Numbers in Scripture)میں اِس کے بارے میں بہت کم لکھتا ہے،وہ اِسے زیادہ تر ۷x۴ کے طور پر پیش کرتا ہے۔ایڈ ویلوی اپنی کتاب ''بائبلی ریاضی''(Biblical Mathematics) میں ناقابل یقین طور پر اٹھائیس کے عدد کو ۵+۲۳ کی اصطلاح میں استعمال کرتا ہےاور کہتا ہے کہ اِس کے معنی ہمیشہ کی زندگی کے ہیں۔اِس لیے وہ اِس نتیجہ پر پہنچتا ہے کیوں کہ یہ عدد ستائیس کے بعد آتا ہے،اِس لیے وہ کہتا ہے کہ اِس کا مطلب ''خوش خبری کی منادی کرنا ہے'' اِس کی دلیل یہ ہے کہ ہمیشہ کی زندگی خوش خبری کی منادی کے بعد آتی ہے۔

میں نے دیکھا کہ ستائیس کا عدد نجات کی خدمت کو ظاہر کرتا ہے، جو کہ ویلوی کی خوش خبری کی منادی کرنے سے مماثل ہے۔معنوی اختلاف نسبتاً غیر معمولی ہے۔لیکن سب سے اہم خیال یہ ہے کہ خوش خبری کی منادی کے بعد کیا ہوتا ہے۔ایک شخص کے یسوع کو قبول کرنے کے بعد کیا ہوتا ہے؟ کیا یہ رُوح کی راہنمائی نہیں ہوتی ؟ زیادہ تر لوگ خوش خبری کی تصویر کو کسی کے فسح کے تجربے سے منسوب کرتے ہیں۔ جو کہ یسوع کو قبول کرنا اور ایمان سے راست باز ہونا ہے۔ایڈ ویلوی جو کہ ایک بپٹسٹ مبشر ہے وہ ہمیشہ کی زندگی کے تصور کو خوش خبری کے نتیجے کے طور پر پیش کرتا ہے۔لیکن بہت سی بائبلی مثالیں ظاہر کرتی ہیں کہ یہ حقیقت میں رُوح کی راہنمائی ہے۔میں نے کوئی بھی مثال نہیں دیکھی جو اٹھائیس کے عدد کو واضح طور پر ہمیشہ کی زندگی کے خیال سے جوڑتی ہے۔

متی کے پہلے باب میں یسوع کا نسب نامہ چودہ چودہ کے تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔متی ۱:۱۷ میں

لکھا ہے:

''پس سب پشتیں ابرہام سے داوٗد تک چودہ پشتیں ہوئیں اور داوٗد سے لے کر گرفتار ہو کر بابل جانے تک چودہ پشتیں اور گرفتار ہو کر بابل جانے سے لے کر مسیح تک چودہ پشتیں ہوئیں۔''

پس ہمیں لازمی اٹھائیس کے عدد کے چودہ کے عدد سے تعلق پر غور کرنا چاہیے جو کہ آزادی یا رہائی کا عدد ہے جیسے بیالیس کا آمد کا عدد ہے۔ یہ تینوں اعداد اپنی تفہیم میں فسح، پینتکُست اور عیدِ خیام کو ظاہر کرتے ہیں۔ اسرائیلی مصر سے فسح کے موقع پر آزاد ہوئے کیوں کہ وہ واقعہ ابیب چودہ اور پندرہ کی رات کو پیش کرتا ہے۔ اٹھائیس کا عدد ''رُوح القدس کی راہنمائی'' کو ظاہر کرتا ہے، جو کہ پِنتکُست کی نشاندہی کرتا ہے۔ اور بالآخر بیالیس کا عدد جو خیمہ اجتماع کی نشاندہی کرتا ہے جو یسوع کے مکمل مسح کو ظاہر کرتا ہے۔

اٹھائیس کا عدد دُوسرے دور کی چودہ پشتوں کا نقطہ عروج ہے۔ ابرہام سے چودہ پشتوں کے بعد یہوداہ کے لوگ بابل کی اسیری میں چلے گئے۔ کیوں کہ فسح کی حقیقت کو سمجھنے کے فقدان کی وجہ سے زیادہ تر لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ بہت مشکل ہے کیوں کہ کچھ لوگ سوچ سکتے ہیں کہ یہ غلامی کے بجائے آزادی کا وقت ہو سکتا ہے۔ تاہم جب ہم سمجھ جاتے ہیں کہ پینتکُست ''خمیری روٹیوں کی عید'' ہے اور ساوٗل بادشاہ دورِ خمسین کی علامت ہے تو یہ ربط واضح ہو جاتا ہے۔

اسرائیل نے فسح کے وقت مصر کو چھوڑا اور اُن کے خمسینی دن بیابان میں موسیٰ کی سربراہی میں گزرے۔ وہ قیاس کر رہے تھے کہ وہ عید خیام پر وعدے کی سرزمین میں داخل ہوں گے اور ہم دیکھتے ہیں کہ اٹھائیس پشتوں کے بعد یہوداہ دُوسرے بیابان کی طرف گئے۔ جو زمین سے باہر ہونے کی علامت ہے۔ جہاں اُنھوں نے رُوح القدس کی راہنمائی پر انحصار کیا۔

واعظ ۳: ۲-۸ میں اٹھائیس ''وقتوں'' کو ۲ x ۱۴ میں تقسیم کیا گیا ہے۔

۱۔ پیدا ہونے کا ایک وقت ہے اور مر جانے کا ایک وقت ہے۔

۲۔ درخت لگانے کا ایک وقت ہے اور لگائے ہوئے کو اکھاڑنے کا ایک وقت ہے۔

۳۔ مار ڈالنے کا ایک وقت ہے اور شفا دینے کا ایک وقت ہے۔

۴۔ ڈھانے کا ایک وقت ہے اور تعمیر کرنے کا ایک وقت ہے۔

۵۔ رونے کا ایک وقت ہے اور ہنسنے کا ایک وقت ہے۔

۶۔ غم کھانے کا ایک وقت ہے اور ناچنے کا ایک وقت ہے۔

۷۔ پتھر پھینکنے کا ایک وقت ہے اور پتھر بٹورنے کا ایک وقت ہے۔

۸۔ ہم آغوشی کا ایک وقت ہے اور ہم آغوشی سے باز رہنے کا ایک وقت ہے۔

۹۔ حاصل کرنے کا ایک وقت ہے اور کھو دینے کا ایک وقت ہے۔

۱۰۔ رکھ چھوڑنے کا ایک وقت ہے اور پھینک دینے کا ایک وقت ہے۔

۱۱۔ پھاڑنے کا ایک وقت ہے اور سینے کا ایک وقت ہے۔

۱۲۔ چپ رہنے کا ایک وقت ہے اور بولنے کا ایک وقت ہے۔

۱۳۔ محبت کا ایک وقت ہے اور عداوت کا ایک وقت ہے۔

۱۴۔ جنگ کا ایک وقت ہے اور صلح کا ایک وقت ہے۔

یہ اٹھائیس کے عدد کی ۲x۱۴ میں تقسیم ہونے کی ایک دُوسری بائبلی مثال ہے اور یہ چودہ کے عدد کے ساتھ منسلک ہے۔ جیسے ہی ہم اِس کا مطالعہ کرتے ہیں ہم دیکھتے ہیں بائبل کے بہت سے مَردوں کو جب اُن کے نام کا ذکر اٹھائیسویں دفعہ ہوا ہے تو اُن کو چھوڑنے، جانے یا جا کر کچھ کام کرنا پڑا۔ یہ واضح ہے کہ وہ اُس کام کو کر رہے تھے جس کے لیے رُوح القدس اُن کی راہنمائی کر رہا تھا۔

اٹھائیسویں دفعہ نوح کے نام کا ذکر پیدائش ۸:۱۵ میں ہوا ہے جہاں خُدا اُسے کہتا ہے کہ ''باہر نکل آ'' (آیت 16) باہر نکلنے سے وہ رُوح القدس کی راہنمائی کی پیروی کر رہا تھا۔

اٹھائیسویں دفعہ ابرام کے نام کا ذکر پیدائش ۱۴:۱۲ میں ہوا ہے، جہاں عیلام اور بابل کے بادشاہ ابرہام کے بھتیجے لوط کو سدوم کی جنگ میں اسیر کر کے لے آتے ہیں۔ یہ بہت سال بعد اٹھائیسویں پشت میں یہوداہ کے بابل میں اسیر ہو کر جانے سے بہت مشابہ ہے۔ کوئی بھی بڑی آسانی کے ساتھ یہوداہ کے لوگوں اور لوط کے درمیان مشابہت کر سکتا ہے۔ یہ دونوں ہی ظاہر کرتے ہیں کہ یہ بگاڑ سے پُر ہیں اور ان کو ایذا رسانی کے توسل سے صاف ہونے کی ضرورت ہے۔

اٹھائیسویں دفعہ یعقوب کے نام کا ذکر پیدائش ۲۸:۶ میں ہوا ہے جہاں عیسو کو اِس بات کا علم ہوتا ہے کہ اضحاق نے یعقوب کو فدّان ارام میں بیوی ڈھونڈنے کے لیے بھیجا ہے۔ یعقوب رُوح القدس کی راہنمائی

میں جاتا ہے۔ یعقوب ابھی چھیننے والا تھا، پس خُدا نے اُسے اجنبی سرزمین میں بھیجا تاکہ وہ تکالیف کے ذریعے مزید صاف ہو۔ لابن کی غلامی کے دوران وہ رُوح القدس کی راہنمائی کے بارے میں دیکھ چکا تھا اور جب وہ واپس گھر کو آیا وہ غالب ہوا اور فرشتہ نے اُس کا نام تبدیل کر کے اسرائیل رکھا۔

اٹھائیسویں مرتبہ اسرائیل کا نام پیدایش ۴۸:۱۳ میں آیا ہے جہاں یوسف اپنے دونوں بیٹوں افرائیم اور منسی کو لے کر یعقوب کے پاس آتا ہے کہ وہ اُن کو برکت دے، رُوح القدس نے ایسا کرنے کے لیے اُس کی راہنمائی کی۔

اٹھائیسویں دفعہ یوسف کے نام کا ذکر پیدایش ۳۹:۱۱ میں ہوا ہے، جہاں یوسف فوطیفار کے گھر میں اپنی ذمہ داریاں سرانجام دینے کے لیے جاتا ہے۔ فوطیفار کا گھر اُس کی غلامی کا گھر تھا اور وہاں فوطیفار کی بیوی نے اُسے پھسلانے کی کوشش کی۔ یہ دیکھنا مشکل نہیں کہ کیسے غلامی کے دوران رُوح القدس یوسف کی راہنمائی کرتا ہے۔ ایک بار پھر یہ کہانیاں لوط اور یہوداہ سے مماثلت رکھتی ہیں۔

اٹھائیسویں بار یشوع کے نام کا ذکر یشوع ۱:۱۰ میں ہوا ہے، جہاں وہ لوگوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ یردن کو پار کرنے کے لیے تیار ہوں۔ یقیناً یہ پِنتِکُست کا مقصد ہے کہ رُوح االقدس کی راہنمائی میں ہم تیاری کریں اور عیدِ خیام کو پورا کریں۔

اٹھائیسویں مرتبہ داؤد کے نام کا ذکر ا۔سموئیل ۱۷:۳۹ میں ہوا ہے، اِس حوالے میں ساؤل جولیت سے لڑنے کے لیے اُسے اپنے ہتھیار دیتا ہے۔ لیکن داؤد کہتا ہے ''میں اُن کے ساتھ نہیں چل سکتا'' داؤد ساؤل کے ہتھیار اتار دیتا ہے اور جولیت کے خلاف خدا کے مکمل ہتھیاروں کو لے کر جاتا ہے جو کہ رُوح القدس کی طرف سے دیئے گئے رُوحانی ہتھیار ہیں۔

اٹھائیسویں دفعہ پطرس کے نام کا ذکر اعمال ۱۶:۲۵ میں ہوا ہے، جہاں پولس اور سیلاس قید خانہ میں دُعا کر رہے اور حمد کے گیت گا رہے تھے۔ وہاں بڑا بھونچال آیا جس نے اُن کی زنجیریں اور قید خانے کے دروازے کھول دیئے۔ یہ ماجرا دیکھ کر قید خانے کا داروغہ اپنے آپ کو مارنے لگا، کیوں کہ وہ سمجھ رہا تھا کہ قیدی بھاگ چکے ہیں۔ لیکن پولس قید خانہ میں رہتے اور رُوح القدس کی راہنمائی سے اُس کو اور اُس کے خاندان کو مسیح کے پاس لے آیا۔

بالآخر خروج ۲۶:۱،۲ میں ہم دیکھتے ہیں کہ موسیٰ کے خیمہِ اجتماع میں دس پردے تھے جن کی لمبائی اٹھائیس

ہاتھ تھی۔ یہ پردے خیمہِ اجتماع کو ڈھانپتے تھے جو رُوح القدس کے ڈھانپنے یا حفاظت کرنے کو ظاہر کرتا ہے۔ پولس ا۔کرنتھیوں ۳:۱۶ میں کہتا ہے "کیا تم نہیں جانتے کہ تم خُدا کا مقدس ہو اور خُدا کا رُوح تم میں بسا ہوا ہے؟" اِس خیمہ اجتماع میں پردے رُوح القدس کو ظاہر کرتے ہیں جو ہمارے "مُقدِسوں کو ڈھانپ" سکتا ہے۔ یہ پردہ اصل میں دو عبرانی حروف کی لفظی تصویر ہے جو اٹھائیس کا عدد بناتے ہیں، یعنی کاف (ڈھانپنا) اور خیتھ (دل)۔

یہ حقیقت ہے کہ دس پردے شریعت کی تکمیل کو ظاہر کرتے ہیں اور پنتکست کوہِ سینا پر شریعت دیئے جانے کی یادگار ہے۔ پس ہم یہاں دیکھتے ہیں کہ جیسے ہی ہم اُس کی آواز کو سنتے اور رُوح القدس کی راہنمائی میں چلتے ہیں تو رُوح القدس وہ پیغامِ الٰہی شریعت کے ذریعے ہمارے دلوں پر کندہ کرتا ہے۔

۲۹

اُنتیس (کاف ـ طیتھ)

(روانگی ـ کوچ)

عبرانی میں اُنتیس کے عدد کو دو حروف کاف اور طیتھ سے لکھا جا تا ہے ۔ اِس حرف کا میل سانپ کے کام (کاف) کو ظاہر کرسکتا ہے، لیکن اِس معاملے میں یہ گھیرنے اور دائرہ بنانے کے تصور کو بھی پیش کرتا ہے ۔ اکثر سانپ کو اپنی دُم کھاتے دائرہ کی صورت میں دکھایا جا تا ہے ۔

اُنتیس کا عدد روانگی یا کوچ کا عدد ہے ۔ یہ بیس کے سلسلے کا آخری عدد ہے ۔ یہ کسی گھر کو ڈھانپنے سے اُسے نئی شکل دینے کی تصویر کشی کرتا ہے ۔ کیوں کہ نو کا عدد رُوح القدس کی عدالت اور آگ کے بپتسمے کو ظاہر کرتا ہے ۔ یہ تیس کے عدد کا ماقبل ہے جو کہ حکمرانی سے منسوب ہے ۔

اُنتیسویں دفعہ نوح کا نام پیدایش ۸:۱۸، ۱۹ میں آیا ہے، جہاں وہ اور اُس کا خاندان طوفان کے بعد کشتی سے باہر آتے ہیں ۔

اُنتیسویں دفعہ ابرام کا نام پیدایش ۱۴:۱۲ میں آیا ہے ، جہاں وہ سدوم اور عمورہ کے بادشاہوں سے رخصت ہوتا ہے ۔

انتیسویں مرتبہ ابرہام کے نام کا ذکر پیدایش ۲۰:۱۱- ۱۳ میں ہوا ہے، جہاں وہ ابی ملک کو بتا تا ہے کہ کب وہ اپنے باپ کے گھر سے روانہ ہوا ۔

اُنتیسویں دفعہ اضحاق کا نام پیدایش ۲۶:۱ میں آیا ہے، جہاں اضحاق بیرلحی روئی سے جرار کو روانہ ہوتا ہے ۔

اُنتیسویں دفعہ یعقوب کا نام پیدایش ۲۸:۷ میں آیا ہے، جہاں وہ اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر فدّان ارام کو چلا جا تا ہے ۔

اُنتیسویں دفعہ یشوع کے نام کا ذکر یشوع ۱:۱۲ میں ہوا ہے ، جہاں قبائل کو یردن پار کرنے کے بارے میں ہدایات دی جاتی ہیں ۔ وہ بیابان سے روانہ ہو کر وعدے کی سرزمین میں داخل ہو رہے تھے ۔

اُنتیسویں دفعہ یروشلیم یا سالم کا ذکر ۲۔سموئیل ۱۵:۸ میں ہوا ہے جہاں ابی سلوم یروشلیم سے حبرون کی طرف جاتا ہے جہاں اُسے داوٗد کے خلاف بغاوت پر اُبھارا جاتا ہے۔

اُنتیسویں دفعہ یسوع کے نام کا ذکر متی ۸:۳۴ میں ہوا ہے، جہاں لوگ اُس کی منت کرتے ہیں کہ وہ وہاں سے چلا جائے جب اُس نے ایک بدرُوح گرفتہ شخص کو شفا دی۔

اُنتیسویں دفعہ یوحنا کی انجیل میں یسوع کے نام کا ذکر یوحنا ۴:۲،۳ میں ہوا ہے وہاں ہم پڑھتے ہیں کہ وہ یہوداہ سے روانہ ہوتا ہے۔

اُنتیسویں دفعہ اعمال کی کتاب میں پولس کے نام کا ذکر اعمال ۱۶:۲۸ میں ہوا ہے، جہاں بھونچال آتا ہے اور داروغہ خیال کرتا ہے کہ قیدی جا چکے ہیں۔لیکن پولس داروغہ کو خودکشی سے روکتا ہے اور اُسے بتاتا ہے کہ کوئی بھی نہیں بھاگا۔

۳۰

تیس (لامد)

(اِنتسابِ حکمرانی)

عبرانی میں تیس کا عدد لامد کے حرف سے لکھا جاتا ہے۔ جو لفظی طور پر بیل کا پینا یا چوب دستی ہے۔ پس یہ اختیار، راہنمائی اور حکمرانی کی علامت ہے۔

تیس کا عدد حکمرانی سے منسوب ہے۔ یہی وہ عمر تھی جسے خُدا نے کاہنوں کے لیے مقرر کیا تھا (گنتی ۴:۲۳)۔ یوسف کو تیس سال کی عمر میں مصر کی حکمرانی دی گئی۔ ہم پیدائش ۴۱:۴۶ میں پڑھتے ہیں:

''اور یوسف تیس برس کا تھا جب وہ مصر کے بادشاہ فرعون کے سامنے گیا اور اُس نے فرعون کے پاس سے رخصت ہو کر سارے ملک مصر کا دورہ کیا۔''

داؤد اُس وقت تیس سال کا تھا جب وہ بادشاہ بنا، جیسے ہم ۲۔سموئیل ۵:۴ میں پڑھتے ہیں:

''اور داؤد جب سلطنت کرنے لگا تو تیس برس کا تھا اور اُس نے چالیس برس سلطنت کی۔''

یہ بھی حقیقت ہے کہ یہوداہ نے یسوع کو چاندی کے تیس سکوں کے بدلے بیچا (متی ۲۶:۱۵؛ زکریاہ ۱۱:۱۲،۱۳) یہ اِس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ یہوداہ یسوع پر اختیار حاصل کرنے کا سوچ رہا تھا۔ چاندی کے تیس سکے ایک غلام کی قیمت تھے اور یہوداہ اِس طرح عمل کر رہا تھا جیسے وہ حکمران ہے اور یسوع اُس کا غلام ہے۔ یہی خروج ۲۱:۳۲ کے مطابق شریعت کا بنیادی نکتہ تھا:

''اگر بیل کسی کے غلام یا لونڈی کو سینگ سے مارے تو مالک اُس غلام یا لونڈی کے مالک کو تیس مثقال روپے دے اور بیل سنگسار کیا جائے۔''

اِس معاملے میں بھی غلام کی قیمت تیس مثقال تھی۔

موسیٰ کے خیمہِ اجتماع کے ہر ایک پردے کی لمبائی تیس ہاتھ تھی (خروج ۳۶:۱۵)۔ یہ پردے خیمہِ اجتماع کے سرپوش تھے اور یہ حقیقی مقدس کلیسیا پر خُدا کی حکمرانی کو ظاہر کرتے ہیں۔

ایڈ ویلوی اپنی کتاب بائبلی ریاضی (Biblical Mathematics) میں کہتا ہے: ''تیس کا عدد مسیح کے خون کے انتساب کو ظاہر کرتا ہے''۔ وہ اپنے اِس خیال کی بنیاد اِس حقیقت پر رکھتا ہے کہ یہ عدد اکثر قربانی کے تصور سے منسلک ہے۔ لیکن اُس کا خیال بہت محدود ہے کیوں کہ عبرانی میں تیس کے عدد کے لیے لامد کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے جو واضح طور پر اختیار یا حکمرانی کو ظاہر کرتا ہے۔ اِنتسابِ حکمرانی کا تصور اِن تصورات کو اکٹھا کرتا اور اِن کے ربط کو ظاہر کرتا ہے۔

تیسویں دفعہ نوح کا نام پیدایش ۸: ۲۰ میں آیا ہے، جہاں وہ کشتی سے باہر آنے کے بعد ایک قربان گاہ بناتا ہے۔

تیسویں دفعہ اضحاق کا نام پیدایش ۲۵: ۲۱ میں آیا ہے، جہاں ربقہ حاملہ ہوتی ہے اور جڑواں بچوں عیسو اور یعقوب کو جنم دیتی ہے۔ تئیسویں (23) آیت میں ہم یہ پیشین گوئی دیکھتے ہیں کہ یعقوب عیسو پر حکمرانی کرے گا۔

تیسویں مرتبہ یعقوب کا نام پیدایش ۲۸: ۱۰ میں آیا ہے، جہاں وہ بیرسبع سے نکل کر حاران میں آتا ہے۔ اگلی آیت (اِس کا نام دوبارہ سولہویں آیت میں آیا ہے) میں ہم پڑھتے ہیں کہ خُدا اُسے بیت ایل میں خواب میں دکھائی دیتا ہے اور اُس کے ساتھ عہد قائم کرتا ہے۔ اُسے تمام اطراف کی حکمرانی دی جاتی ہے۔ اور اُس حکمرانی کا مقصد (آیت ۱۴) میں دیا گیا ہے۔ ''اور زمین کے سب قبیلے تیرے اور تیری نسل کے وسیلہ سے برکت پائیں گے''۔

تیسویں دفعہ یشوع کا نام یشوع ۱: ۱۶ میں آیا ہے جہاں وہ لوگوں کو ہدایات دے چکا ہوتا ہے کہ وہ بیابان کو چھوڑیں اور وعدے کی سرزمین میں داخل ہوں۔ ہم وہاں پڑھتے ہیں: ''اور اُنھوں نے یشوع کو جواب دیا کہ جس جس بات کا تو نے ہم کو حکم دیا ہم وہ سب کریں گے اور جہاں جہاں تو ہم کو بھیجے وہاں ہم جائیں گے۔''

دراصل وہ اپنے آپ کو اُس الٰہی خدمت کے عہد کے لیے منسوب کر رہے تھے۔

تیسویں دفعہ یسوع کے نام کا ذکر متی ۹: ۲ میں ہوا ہے، جہاں وہ ایک مفلوج کو شفا دیتا ہے اور اُسے کہتا ہے ''بیٹا خاطر جمع رکھ تیرے گناہ معاف ہوئے۔'' یسوع وہاں پر گناہوں کو معاف کرنے اور اپنے شفا دینے کے اختیار کو ظاہر کر رہا تھا اور فوراً ہی یہ بات فقیہوں کے درمیان بحث کا سبب بنی، جو سوچ رہے تھے کہ اُس نے کفر بکا ہے۔ لیکن یسوع نے پانچویں آیت میں اُنہیں جواب دیا:

''آسان کیا ہے۔ یہ کہنا کہ تیرے گناہ معاف ہوئے یا یہ کہنا کہ اُٹھ اور چل پھر؟ ''

یسوع بہ طور مسیح اور تخلیق کا بادشاہ اپنی قدرت کو ظاہر کر رہا تھا جیسے کہ تیس کا عدد ظاہر کرتا ہے۔

باب ۵
اکتیس سے چالیس تک اعداد

۳۱

اِکتیس (لامد۔الف)

(اولاد۔نسل۔پھل)

عبرانی میں اکتیس کا عدد دوحروف لامد(اختیار)اور الف(بیل۔قوت۔اوّل)سے لکھا جاتا ہے۔ اکتیس ایل(El) کی عددی قیمت (gematria) ہے جوعبرانی میں خُدا کے لیے استعمال ہونے والا لفظ ہے۔ایل(El) کے لفظی معنی''مضبوط یا(بنیادی)اختیار'' کے ہیں۔بائبل میں اکتیس کا عدد نسل سے منسلک ہے، کیوں کہ گھر میں بیٹا پیدایشی اختیار کی وجہ سے وارث ہے۔

اکتیسویں دفعہ نوح کا ذکر پیدایش ۹:۱ میں ہوا ہے:

''اور خُدا نے نوح اور اُس کے بیٹوں کو برکت دی اور اُن کو کہا کہ بارور ہو اور بڑھو اور زمین کو معمور کرو۔''

اکتیسویں دفعہ ابرام کے نام کا ذکر پیدایش ۱۴:۱۴ میں ہوا ہے:

''جب ابرام نے سنا کہ اُس کا بھائی گرفتار ہوا تو اُس نے اپنے تین سو اٹھارہ مشاق خانہ زادوں کو لے کر دان تک اُن کا تعاقب کیا۔''

یہ مثالیں بچے جننے سے بھی تعلق رکھتی ہیں۔اِکتیسویں دفعہ اضحاق کا ذکر پیدایش ۲۵:۲۶ میں ہوا ہے:

''اُس کے بعد اُس کا بھائی پیدا ہوا اور اُس کا ہاتھ عیسو کی ایڑی کو پکڑے ہوئے تھا اور اُس کا نام یعقوب رکھا گیا۔جب وہ ربقہ سے پیدا ہوئے تو اضحاق ساٹھ برس کا تھا۔''

اِکتیسویں دفعہ عہدِ جدید میں متی کی انجیل میں یسوع کے نام کا ذکر متی ۹:۴ میں ہوا ہے جہاں اُسے ''ابنِ آدم'' کہا گیا ہے۔اکتیسویں دفعہ لوقا کی انجیل میں یسوع کے نام کا ذکر لوقا ۸:۲۸ میں ہوا ہے، جہاں اُسے ''یسوع !خُدا تعالےٰ کا بیٹا'' کہا گیا ہے۔

پس اکتیس کا عدد نسل یا اولاد سے منسلک ہے۔

۳۲

بتّیس (لامد۔ بیتھ)

(عہد)

عبرانی میں بتّیس کا عدد دو حروف لامد (اختیار) اور بیتھ (گھر یا گھرانے) سے لکھا جاتا ہے۔ یہ عبرانی لفظ دو حروف سے بنتا ہے جو ''leb'' ہیں، جس کے معنی '' دل'' کے ہیں۔ دل کے لیے دُوسرا لفظ ''lebab'' (باپ کا دل) ہے۔

بتّیس کا عدد عہد کا عدد ہے۔ عہد باپ کے دل کو ظاہر کرتا ہے اور باپ اور بیٹے کے رشتے کو پروان چڑھاتا ہے۔

بتّیسویں دفعہ نوح کا ذکر پیدایش ۹:۸،۹ میں ہوا ہے:

'' اور خُدا نے نوح اور اُس کے بیٹوں سے کہا۔ دیکھو میں خود تم سے اور تمھارے بعد تمھاری نسل سے۔''

عبرانی عالم ایلن نیوٹن (Alan Newton) کہتا ہے، کہ اِسے حرف بہ حرف پڑھنا چاہیے۔ '' میں اپنا عہد تم میں قائم کروں گا۔'' لفظ عہد پانچ مرتبہ گنتی اور ستائیس مرتبہ استثنا میں آیا ہے۔ اگر اِن دونوں کو جمع کریں تو یہ بتّیس بنتا ہے۔

بتّیسویں دفعہ ابرام کے نام کا ذکر پیدایش ۱۴:۱۹ میں آیا ہے۔ یہاں ملکِ صدق اُسے روٹی اور مے سے برکت دیتا ہے جو کہ متی ۲۶:۲۸ کے مطابق عہد کا نشان ہے:

'' کیوں کہ یہ میرا وہ عہد کا خون ہے جو بہتیروں کے لیے گناہوں کی معافی کے واسطے بہایا جاتا ہے۔''

یقیناً ملکِ صدق یسوع مسیح کی مثل ہے جو بہ طور سردار کاہن آیا (عبرانیوں ۷:۱۷)۔ پس اُس نے صلیب پر اپنی موت سے پہلے پاک عشا کو قائم کیا تو یہ ملکِ صدق کے قائم کئے گئے نمونے کے مطابق تھی۔

بتّیسویں دفعہ ابرہام کا ذکر پیدایش ۱۷:۲۰ میں آیا ہے:

''تب ابرہام نے خُدا سے دُعا کی اور خُدا نے ابی ملک اور اُس کی بیوی اور اُس کی لونڈیوں کو شفا بخشی اور اُن کے اولاد ہونے لگی۔''

اور یقیناً یہ اکتیس (اولاد) کے عدد سے بہت مشابہ ہوسکتا ہے۔ ایڈ ویلوی اپنی کتاب(Biblical Mathematics) میں یہ غلطی کرتا ہے۔ (وہ ظاہراً پیدائش ۱۷:۲۳ پر غور کرتا ہے، جہاں ابرہام کے گھرانے کے بارے میں بیان کیا گیا ہے)۔لیکن یہ اُس عہد کا عکس ہے جو خدا تمام اقوام میں اپنے بیٹوں سے کرے گا۔اور خُدا کے بیٹے خُدا کے ساتھ عہد کے وسیلے ہی قائم ہوتے ہیں۔

پہلا عہد نوح، اُس کے بیٹوں اور زمین کے تمام جان داروں کے ساتھ قائم کیا گیا (پیدائش۹:۱۶)۔ اِس لیے اکتیس (نسل) اور بتیس (عہد) کے درمیان بہت مضبوط تعلق ہے۔

بتیسویں دفعہ اضحاق کا نام پیدائش۲۵:۲۸ میں آیا ہے۔عیسو کی کہانی بیان کرتی ہے کہ کیسے وہ اپنے پہلوٹھے کے حق کو ناچیز جانتا ہے اور اُسے دال (مسور) کے عوض بیچ دیتا ہے۔ پہلوٹھے کا حق اِس بات کا تعین کرتا ہے کہ کیسے عہد کا وارث ابرہام اور اضحاق کے عہد میں شامل ہوگا۔

بتیسویں دفعہ یعقوب کا نام پیدائش۲۸:۱۸ میں آیا ہے، جہاں یعقوب بیت ایل میں اُس چٹان کے اوپر تیل ڈالتا ہے جسے اُس نے تکیہ کے طور پر استعمال کیا تھا۔ پھر وہ اپنی با حفاظت واپسی کے لیے خُدا کے ساتھ ایک مشروط عہد قائم کرتا ہے۔

بتیسویں دفعہ یروشلیم کا ذکر ۲۔سموئیل ۱۵:۲۹ میں ہوا ہے، جہاں داؤد صدوق اور ابیاتر کو کہتا ہے کہ وہ عہد کا صندوق واپس یروشلیم میں لائیں۔

عہدِ جدید میں مرقس کی انجیل میں یسوع کا نام بتیسویں دفعہ مرقس ۸:۲۷ میں استعمال ہوا ہے، اور اِس کے بعد یسوع کا نام اِس باب میں دوبارہ استعمال نہیں ہوا۔ اِس حوالے میں پطرس اپنا عظیم اقرار کرتا ہے کہ یسوع زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے۔ کیوں کہ اُنھوں نے رُوح القدس کے وسیلے اِس بات کو جانا اور پھر یسوع نے اُن کو مسیح کے مقصد کے بارے میں بتایا کہ اُس کی موت اور جی اُٹھنے کے وسیلے نیا عہد قائم ہوگا (آیت ۳۱)۔ بہرحال یہ خون کا عہد تھا جسے ہم عبرانیوں ۹ باب میں پڑھتے ہیں کہ وہ بکروں اور بچھڑوں کا خون لے کر نہیں بلکہ اپنا ہی خون لے کر پاک مکان میں داخل ہوا (عبرانیوں ۹:۱۲)۔''اور اِسی سبب سے وہ نئے عہد کا درمیانی ہے'' (عبرانیوں ۹:۱۵)۔

بتیسویں دفعہ ہم پطرس کے نام کا ذکر اعمال ۱۰: ۱۷ میں دیکھتے ہیں ۔ یہاں ہم پطرس کی اُس رویا کے بارے میں پڑھتے ہیں جس میں آسمان سے ایک چادر نیچے آتی ہے جس میں ہر قسم کے چوپائے اور کیڑے مکوڑے اور ہوا کے پرندے ہوتے ہیں اور اُسے حکم دیا جاتا ہے کہ "اُٹھ! ذبح کر اور کھا۔" اگرچہ پطرس ابھی اِس کے معنی کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ دروازے پر دستک ہوتی ہے اور اِس کے معنی واضح ہو جاتے ہیں۔ خُدا کا عہد غیر یہودیوں کو مفت دیا گیا اور پھر پطرس خوش خبری کا کلام لے کر کرنیلیس کے گھر گیا اور اُن کو رُوح القدس کا بپتسمہ ہوا۔

اِن واقعات میں کسی نہ کسی طرح بتیس کا عدد عہد کے تصور کو پیش کرتا ہے۔

۳۳

تَینُتیس (لامد۔گیمل)

(نشان)

عبرانی میں تینتیس کا عدد دوحروف لامد (اختیار) اور گیمل (اُونٹ یا اُوپر اُٹھانا) سے لکھا جاتا ہے۔ تینتیس نشان کا عدد ہے جو نبوتی کلام پر صداقت کی مہر ثبت کرتا ہے۔ نبوتی کلام بذاتِ خود معتبر (لامد) اور تصدیق کا نشان قائم کرتا (گیمل) ہے جو نبوتی کلام کو دوہرے گواہوں سے قائم کرتا ہے۔

تینتیسویں دفعہ نوح کا نام پیدایش ۹:۱۷ میں آیا ہے، جہاں دھنک کے بارے میں بات کی گئی ہے جو بہ طور خُدا کا وعدہ نوح اور تمام جان داروں سے تھی:

''پس خُدا نے نوح سے کہا کہ یہ اُس عہد کا نشان ہے جو میں اپنے اور زمین کے کل جان داروں کے درمیان قائم کرتا ہوں۔''

ایڈویلوی کہتا ہے کہ تینتیس کا مطلب وعدہ ہے۔ میرے خیال میں یہ کافی نزدیک ہے۔ لیکن یہ مکمل طور پر دُرست نہیں کیوں کہ اِس کی ظاہری نسبت بائبل کی بہت سی مثالوں سے میل نہیں کھاتی۔ اِسی وجہ سے وہ پیدایش ۹:۱۷ کو دُرست طور پر نہ سمجھا اُس کا خیال تھا کہ یہ خُدا کے وعدے کو ظاہر کرتا ہے کہ زمین کو دوبارہ پانی کے طوفان سے تباہ نہ کرے گا۔ لیکن وہ اِس آیت کے نکتہ کو غلط سمجھا جہاں پر دھنک عہد یا وعدے کا نشان تھی۔

تینتیسویں دفعہ ابرہام کا نام پیدایش ۲۰:۱۸ میں آیا ہے:

''کیوں کہ خُداوند نے ابرہام کی بیوی سارہ کے سبب سے ابی ملک کے خاندان کے سب رحم بند کر دئے تھے۔ اور خُداوند نے جیسا اُس نے فرمایا تھا سارہ پر نظر کی اور اُس نے اپنے وعدہ کے مطابق سارہ سے کیا۔ سو سارہ حاملہ ہوئی اور ابرہام کے لیے اُس کے بڑھاپے میں اُسی معین وقت پر جس کا ذکر خُدا نے اُس سے کیا تھا اُس کے بیٹا ہوا۔''

ابی ملک کے خاندان کے رحموں کو بند کرنا اِس بات کا نشان تھا کہ یہ پیشین گوئی فلستی بادشاہ کے وسیلہ سے پوری نہیں ہوگی بلکہ ابرہام اور سارہ کے وسیلہ سے پوری ہوگی۔

تینتیسویں دفعہ اضحاق کا نام پیدایش ۲۶:۱میں آیا ہے، جہاں وہ جرار کو جاتا ہے جہاں ابی ملک (بزرگ بادشاہ۔تمام فلستی بادشاہوں کا لقب) بادشاہ تھا۔اِس حوالے(۴ آیت) میں خُدا کہتا ہے کہ تمھاری نسل آسمان کے ستاروں کی مانند ہوگی۔پس اِس حوالے میں آسمان کے ستارے اضحاق کے بہت سے بچوں کا نشان تھے۔

تینتیسویں دفعہ یعقوب کا نام پیدایش ۲۸: ۲۰-۲۲ میں آیا ہے، جہاں یعقوب منت مانتا ہے اور خُدا اسے وعدہ کرتا ہے۔

''اور یعقوب نے منت مانی اور کہا کہ اگر خُدا میرے ساتھ رہے اور جو سفر میں کر رہا ہوں اِس میں میری حفاظت کرے اور مجھے کھانے کو روٹی اور پہننے کو کپڑا دیتا رہے۔اور میں اپنے باپ کے گھر سلامت لوٹ آؤں تو خداوند میرا خُدا ہوگا۔اور یہ پتھر جو میں نے ستون سا کھڑا کیا ہے خُدا کا گھر ہوگا اور جو کچھ تو مجھے دے اُس کا دسواں حصہ ضرور ہی تجھے دیا کروں گا۔''

اِس حوالے میں پتھر مسیح کی مثل کا نشان ہیں کہ وہ مسح کیا گیا تھا۔

عہدِ جدید میں پطرس کا نام تینتیسویں دفعہ اعمال ۱۰:۱۸ میں آیا ہے۔ جہاں پطرس ناپاک جانوروں سے بھری ایک چادر کو دیکھتا ہے جو آسمان سے نیچے اُترتی ہے اور خُدا اُسے کہتا ہے کہ ''اُٹھ! ذبح کر اور کھا۔'' پطرس اِس رُویا کے معنی نہ جان سکا جب تک کرنیلیس کی طرف سے بھیجے گئے آدمیوں نے اُس کے دروازے پر دستک نہ دی۔ اِس واقعہ میں رویا تصدیق کا نشان تھی جس سے پطرس نے جانا کہ اُسے اُن آدمیوں کے ساتھ قیصریہ جانا ہے۔

تینتیسویں دفعہ پولس کا نام اعمال ۱۷:۲ میں آیا ہے، جہاں وہ عہدِ عتیق کے نشانوں سے یسوع کو مسیح ثابت کرتا ہے۔

۳۴

چَوُنتیس (لامد۔دالتھ)

(شناخت۔پہچان۔مماثلت۔تطابق)

عبرانی میں چونتیس کا عدد دوحروف لامد(اختیار) اور دالتھ (دروازہ) سے لکھا جاتا ہے۔ یہ دروازے کے ذریعے گھر میں داخل ہونے کے اختیار کو ظاہر کرتا ہے۔کوئی بھی قانونی طور پر اپنی شناخت کرانے کے بعد گھر میں داخل ہوسکتا ہے۔ یوں چونتیس شناخت کا عدد ہے۔

ایڈ ویلوی بیان کرتا ہے کہ چونتیس کا عدد بیٹے کا نام رکھنا ہے۔ یہ وضاحت کچھ محدود ہے،مگر یقیناً یہ اِس میں شامل ہے۔ یہ عدد بدرُوحوں کو بھی شناخت کرنے کے لیے استعمال ہوا(کچھ دیر کے بعد ہم اِس کا مطالعہ کریں گے)۔ویلوی نے بنیادی طور پر اپنے نقطہ نظر کی بنیاد پیدایش۲۱:۳ پر رکھی جو اُس نے غلطی سے کہا کہ ابرہام کا نام چونتیسویں دفعہ بائبل میں استعمال ہوا ہے۔ یہ آیت بتاتی ہے کہ اُس نے اپنے بیٹے کا نام اضحاق رکھا۔

اصل میں چونتیسویں عدد کا وقوع اِس سے پچھلی آیت میں ہے، پیدایش(۲۱:۲) میں لکھا ہے:

''سوسارہ حاملہ ہوئی اور ابرہام کے لیے اُس کے بڑھاپے میں اُسی معین وقت پر جس کا ذکر خُدا نے اُس سے کیا تھا اُس کے بیٹا ہوا۔''

یہ آیت ابرہام کے بیٹے کی پیدایش کے بارے میں بات کرتی ہے،لیکن یہاں پر حقیقی توجہ اُس کی پیدایش کے وقت پر کی گئی ہے۔مقررہ وقت اُس بات کی پہچان ہے جو بعد میں اسرائیل کی عید کے طور پر جانا جائے گا۔میرا ایمان ہے کہ یہ نرسنگوں کی عید اور یسوع مسیح کی پیدایش کا عکس ہے یا شاید خیموں کی عید کا پہلا دن ہے جو کہ غالب آنے والے گروہ کے فرزند کی پیدایش ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ پیدایش۹:۱۸میں چونتیسویں دفعہ نوح کا نام اُس کے بیٹوں سم،حام اور یافت سے جڑا ہے:

''نوح کے بیٹے جو کشتی سے نکلے سم حام اور یافت تھے اور حام کنعان کا باپ تھا۔''

یہ نام نوح کے بیٹوں کی شناخت کرتے ہیں۔دُوسری مثال یروشلیم یا''سالم کے شہر'' کی ہے۔سالم کا

ذکر پیدائش ۱۴:۱۸ میں ہوا ہے، جہاں اِسے ملکِ صدق کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔ چونتیسویں دفعہ یروشلیم یا سالم کا ذکر ۲۔سموئیل ۱۶:۳ میں آیا ہے:

''اور بادشاہ (داؤد) نے پوچھا تیرے آقا کا بیٹا کہاں ہے؟ ضیبا نے بادشاہ سے کہا دیکھ وہ یروشلیم میں رہ گیا ہے کیوں کہ اُس نے کہا کہ آج اسرائیل کا گھرانا میرے باپ کی مملکت مجھے پھیر دے گا۔''

اِس نقطۂ نظر سے اِس آیت میں ایک سوال کے جواب میں یروشلیم کی شناخت کے بارے میں بات کی گئی ہے ''تیرے آقا کا بیٹا کہاں ہے؟'' لیکن یہاں پر ایک بنیادی سوال ہے کہ ضیبا مفیبوست کا خادم تھا جو ساؤل بادشاہ کے گھرانا کا تھا، جو اسرائیل کا بادشاہ تھا۔ مفیبوست اُمید کر رہا تھا کہ داؤد اور ابی سلوم کے درمیان ہونے والی جنگ نے داؤد کے گھرانا کو کم زور کر دیا ہے اور ساؤل کے گھرانے کو موقع دیا ہے کہ وہ دوباہ اسرائیل کے تخت پر حکمرانی کریں۔

پس ہم دیکھتے ہیں کہ چونتیسویں دفعہ سالم یا یروشلیم کا ذکر بیٹے کے نام سے زیادہ حقیقی بادشاہ کی شناخت کے بارے میں بات کرتا ہے۔

چونتیسویں دفعہ لوقا کی انجیل میں یسوع کا نام لوقا ۸:۳۰ میں آیا ہے:

''یسوع نے اُس سے پوچھا تیرا نام کیا ہے؟ اُس نے کہا لشکر کیوں کہ اُس میں بہت سی بدرُوحیں تھیں۔''

یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ بیان کی جانے والی ہستیاں بیٹے نہیں بلکہ بدرُوحیں ہیں۔

چونتیسویں دفعہ پولس کا نام اعمال ۱۷:۴ میں آیا ہے، یہاں اُن لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے جنھوں نے پولس کی بات کا یقین کیا جس نے یسوع کی بہ طور مسیح شناخت کرائی۔ آیت ۳ اور ۴ کا مطالعہ کریں:

''اور اُس کے معنی کھول کھول کر دلیلیں پیش کرتا تھا کہ مسیح کو دُکھ اُٹھانا اور مُردوں میں سے جی اُٹھنا ضرور تھا اور یہی یسوع جس کی میں تمھیں خبر دیتا ہوں مسیح ہے۔ اُن میں سے بعض نے مان لیا اور پولس اور سیلاس کے شریک ہوئے اور خُدا پرست یونانیوں کی ایک بڑی جماعت اور بہتیری شریف عورتیں بھی اُن کی شریک ہوئیں۔''

یہاں پولس تھسلنیکے کے عبادت خانہ میں یسوع کو بہ طور مسیح پیش کرتا ہے۔

متی کی انجیل میں یسوع کا نام چونتیسویں دفعہ متی ۹:۱۲میں آیا ہے جہاں یسوع اُن لوگوں کی شناخت کرتا ہے جوتندرست نہیں بلکہ بیمار ہیں جوراست باز نہیں بلکہ گناہ گار ہیں۔

آئیں،عہدِ عتیق میں واپس جاتے ہیں وہاں چونتیسویں دفعہ ابرام کا نام پیدائش۱۴:۲۲میں آیا ہے، جہاں وہ ایل ایلیون خُدائے تعالیٰ کی شناخت کرتا ہے۔ یہاں ہی ملکِ صدق سالم کا بادشاہ ابرام کے لیے روٹی اور مے لاتا ہے جب وہ اپنے بھتیجے لوط کو بچا کر واپس آیا۔ملکِ صدق کے نام کے معنی''راست بازی کا بادشاہ'' ہے۔اُس بادشاہ کا نام سم(shem) تھا جو آدم کے پیدائشی حق کا وارث تھا جس میں زمین پر اختیار رکھنا بھی شامل تھا(پیدائش۱:۲۶)۔سم کے نام کی عددی قیمت۳۴۰یا۱۰x۳۴ ہے۔سم کے معنی''نام'' جو کہ یقیناً شناخت کی بنیاد ہے۔

چونتیسویں دفعہ اضحاق کا نام پیدائش۲۶:۶میں آیا ہے، جہاں اُس نے ربقہ کی غلط شناخت کرائی کہ وہ اُس کی بیوی نہیں بلکہ بہن ہے۔

چونتیسویں دفعہ داؤد کا نام ا۔سموئیل ۱۷:۴۵میں آیا ہے جہاں داؤد جولیت سے لڑنے کے لیے تیار ہے اور وہ اُس کی شناخت کراتا ہے جس کے لیے وہ لڑ رہا ہے:

> ''اور داؤد نے اُس فلستی سے کہا کہ تو تلوار بھالا اور برچھی لیے ہوئے میرے پاس آتا ہے پر میں رب الافواج کے نام سے جو اسرائیل کے لشکروں کا خُدا ہے جس کی تو نے فضیحت کی ہے تیرے پاس آتا ہوں۔''

پس ہم دیکھ سکتے ہیں یہ تمام شناخت کی مثالیں ہیں اور نام اِن کا حصہ ہیں،لیکن عدد اِس کے ادراک کو وسیع کرنے کے لیے ازرُوئے نُصُوص استعمال ہوئے ہیں۔

۳۵

پینتیس (لامد۔ ہے)

(حمایت۔تائید)

عبرانی میں پینتیس کے عدد کو دو حروف لامد اور ہے سے لکھا جاتا ہے۔اگر یہ کسی لفظ کے آخر میں آئے تو اِس کا مطلب ''جو آتا ہے'' ہوتا ہے۔یہ عدد ظاہر کرتا ہے کہ ''صاحبِ اختیار سے کسی چیز کا آنا۔'' جب لوگوں میں کوئی حل طلب یا قابلِ بحث سوال سر اُٹھاتا ہے تو یہ بہت ضروری ہو جاتا ہے کہ احکامِ بالا اُس پر حکم صادر کریں۔اور اِس طرح پینتیس حمایت،تائید یا عذر پذیری کا عدد ہے۔

ایڈ ویلوی کہتا ہے کہ یہ اُمید کا عدد ہے،لیکن وہ اپنی کتاب ''بائبلی ریاضی'' میں اِس کے کوئی بھی معقول اثبات مہیا نہیں کرتا۔

پینتیسویں دفعہ ابرام کا نام پیدائش ۱۴:۲۳ میں آیا ہے، جہاں وہ سدوم کے بادشاہ کو کہتا ہے کہ وہ جنگ کی لوٹ میں سے ایک تسمہ بھی نہیں لے گا۔''تاکہ تو یہ نہ کہہ سکے کہ میں نے ابرام کو دولت مند بنا دیا۔'' ابرہام کو فکر تھی کہ چیزیں دے کر سدوم کا بادشاہ اُسے شہر کی بدکاری کی حمایت کے لیے قائل کر سکتا ہے۔

پینتیسویں دفعہ ابرہام کا نام پیدائش ۲۱:۳ میں آیا ہے:

''اور ابرہام نے اپنے بیٹے کا نام جو اُس سے سارہ کے پیدا ہوا اضحاق رکھا۔''

ابرہام اور سارہ بہت سالوں سے صبر کے ساتھ وعدے کے فرزند کا انتظار کر رہے تھے۔اِس میں کسی قسم کے شک کی گنجایش نہیں کہ بہت سے لوگوں نے اُنہیں دق کیا ہوگا۔لیکن جب اضحاق پیدا ہو گیا تو اُس نے اُن کے ایمان کو سہارا دیا۔

تائید یا حمایت کا خیال اختتام یا خاتمے کی طرف جاتا ہے۔اِس خیال میں پینتیسویں دفعہ اضحاق کا نام پیدائش ۲۶:۸ میں آیا ہے:

''جب اُسے وہاں رہتے بہت دن ہو گئے تو فلستیوں کے بادشاہ ابی ملک نے کھڑکی میں سے جھانک کر نظر کی اور دیکھا کہ اضحاق اپنی بیوی ربقہ سے ہنسی کھیل کر رہا ہے۔''

اِس آیت کے سیاق وسباق کے مطابق اضحاق اور ربقہ فلستین میں گئے اور اضحاق نے وہاں بتایا کہ ربقہ اُس کی بہن ہے۔ پینتیسویں دفعہ اضحاق کا نام پیدائش میں استعمال ہوا ہے اور یہ اُس کے دھوکے کا اختتام تھا۔ جب ہم اگلی کچھ آیات کو پڑھتے ہیں تو یہ اضحاق کی حمایت یا تائید نہیں کرتیں بلکہ یہ ابی ملک کی حمایت کرتیں ہیں۔

پینتیسویں دفعہ یعقوب کا نام پیدائش ۲۹:۴ میں آیا ہے۔ یعقوب فدّان ارام میں پہنچتا اور اپنے ماموں کے بارے میں پوچھتا ہے۔ کچھ مقامی لوگ اُسے اُس کے بارے میں بتاتے ہیں۔ یوں اُس کا سفر اختتام پذیر ہوتا ہے اور اُس کے مقصد کو سہارا ملتا ہے۔

پینتیسویں دفعہ یشوع کا نام یشوع ۳:۵ میں آیا ہے:

''اور یشوع نے لوگوں سے کہا تم اپنے آپ کو مقدس کرو کیوں کہ کل کے دن خداوند تمھارے درمیان عجیب وغریب کام کرے گا۔''

اسرائیلی دریائے یردن پر پہنچے اور لوگ چالیس سال بیابان میں گزارنے کے بعد وعدے کی سرزمین پر پہنچنے والے تھے۔ یہ اُن کے لمبے سفر کا اختتام تھا۔ یہ اُن تمام لوگوں کے لیے حمایت کا وقت تھا جو وعدے کی سرزمین میں داخل ہونے کی اُمید لگائے بیٹھے تھے، جیسا خُدا نے اُن سے وعدہ کیا تھا۔ وہاں خُدا نے ایک معجزہ کیا اور یردن کے پانی کو ایک جگہ جمع کر دیا تاکہ اسرائیلی خشک زمین پر سے گزر سکیں۔ خُدا نے اُن کے ایمان کی تائید کی اور اُنھیں سہارا دیا۔

عہدِ عتیق میں پینتیسویں دفعہ یسوع کا نام متی ۹:۱۵ میں آیا ہے۔ یوحنا کے شاگرد اُس کے پاس آئے اور اُس سے سوال کرنے لگے کہ وہ اور فریسی روزہ رکھتے ہیں، لیکن اُس کے شاگرد روزہ نہیں رکھتے۔ یسوع نے ۱۵-۱۸ آیات میں اپنے شاگردوں کی حمایت کی:

''یسوع نے اُن سے کہا کیا براتی جب تک دلہا اُن کے ساتھ ہے ماتم کر سکتے ہیں؟ مگر وہ دن آئیں گے کہ دُلہا اُن سے جدا کیا جائے گا۔ اُس وقت وہ روزہ رکھیں گے۔ کورے کپڑے کا پیوند پرانی پوشاک میں کوئی نہیں لگاتا کیوں کہ وہ پیوند پوشاک میں سے کچھ کھینچ لیتا ہے اور وہ زیادہ پھٹ جاتی ہے۔ اور نئی مے پرانی مشکوں میں نہیں بھرتے ورنہ مشکیں پھٹ جاتی ہیں اور مے بہ جاتی ہے اور مشکیں برباد ہو جاتی ہیں بلکہ نئی

مے نئ مشکوں میں بھرتے ہیں اور وہ دونوں بچی رہتی ہیں۔''

پینتیسویں دفعہ پولس کا نام اعمال ۱:۱۷-۱۰ میں آیا ہے۔ رسول اور اُس کے ساتھیوں کو تھسلنیکے کے عبادت خانہ میں یہودیوں کی مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور وہ پولس کی مدد کرنے کی وجہ سے یاسون کو گرفتار کر لیتے ہیں۔ لیکن یاسون ضمانت دے کر رہا ہو جاتا ہے۔

''لیکن بھائیوں نے فوراً راتوں رات پولس اور سیلاس کو بیریہ میں بھیج دیا۔ وہ وہاں پہنچ کر یہودیوں کے عبادت خانہ میں گئے۔ یہ لوگ تھسلنیکے کے یہودیوں سے نیک ذات تھے کیوں کہ اُنھوں نے بڑے شوق سے کلام کو قبول کیا اور روز بروز کتابِ مقدس میں تحقیق کرتے تھے کہ آیا یہ باتیں اِسی طرح ہیں۔''

ہم یہاں دیکھتے ہیں کلامِ مقدس میں بیریہ کے عبادت خانے کی سچائی کو جاننے کی خواہش کی وجہ سے اُن کی حمایت کی جاتی ہے۔ اِس حوالہ میں تھسلنیکے کے عبادت خانہ کے حسد کرنے والے سرداروں کی راہنمائی نہیں کی جاتی۔

۳۶

چھتّیس (لامد۔ واو)

(مخالف۔ عناد۔ دشمن۔ حریف)

عبرانی میں چھتیس کے عدد کو دو حروف لامد (اختیار) اور واو (میخ، کیل جو جوڑتے یا حرفِ ربط) سے لکھا جاتا ہے۔ یہ دونوں حروف ہمیں اپنے آپ میں نہیں بتاتے کہ الٰہی اختیار سے کیا جوڑا گیا۔ لیکن جب ہم چھتیس کو اُس کے حریف کے ساتھ منسوب دیکھتے ہیں اور خُدا کیسے اِس سے پیش آتا ہے تو اِس کے معنی واضح ہو جاتے ہیں۔

خُدا ہی روشنی اور تاریکی کا خالق ہے (یسعیاہ ۴۵: ۷)۔ وہ اِن دونوں کو اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرتا ہے، انسان جسے بدی کہتا ہے عام طور پر اِس سے خُدا لوگوں اور قوموں کی عدالت کرتا ہے۔ اور خُدا اپنی قادرِ مطلق قوت سے بھی تمام مخلوق کو اپنے پاس واپس لاتا ہے (کلسیوں ۱: ۱۶- ۲۰؛ ۱۔کرنتھیوں ۱۵: ۲۷- ۲۸)۔ مفاہمت کے معنی دو دشمنوں کے درمیان صلح کرانا ہے (رومیوں ۵: ۱۰)، اور ہم صلیب میں اِسے دیکھ سکتے ہیں۔ یسوع کو صلیب دینے کے لیے کیل استعمال کیے گئے۔ اور ہم لامد- واو کے معنی کے بارے میں جان چکے ہیں کہ وہ ''کیل کی قدرت'' ہیں، جس نے اُس کے دشمن کے ساتھ اُس کی مفاہمت کرا دی۔

ہم دیکھتے ہیں کہ خُدا اپنے دشمنوں کی عدالت کرتا ہے، لیکن وہ اُن کو اپنے منصوبے کے اچھے مقصد کے لیے بھی استعمال کرتا ہے۔

چھتیسویں دفعہ نوح کا نام پیدایش ۹: ۲۰ میں آیا ہے۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ کیسے اُس کا بیٹا حام دشمن اور لعنت کے ماتحت ہوتا ہے۔

چھتیسویں دفعہ ابرام کا نام پیدایش ۱۵: ۱ میں آیا ہے۔ وہاں وہ اُسے کہتا ہے کہ وہ مت ڈرے، کیوں کہ وہ اُس کی سپر ہے۔

چھتیسویں دفعہ ابرہام کا نام پیدایش ۲۱: ۴ میں آیا ہے: ''ابرہام نے خُدا کے حکم کے مطابق اپنے بیٹے اضحاق کا ختنہ اُس وقت کیا جب وہ آٹھ دن کا ہوا۔''

ختنہ کا عمل ''جسم'' کے کاٹنے کو ظاہر کرتا ہے جو ہمارا دشمن ہے۔ اِس سے ہم خُدا کے رُوح کی ہدایت میں چل سکتے ہیں۔ گلتیوں ۵: ۱۷ میں لکھا ہے:

''کیوں کہ جسم رُوح کے خلاف خواہش کرتا ہے اور رُوح جسم کے خلاف اور یہ ایک دُوسرے کے مخالف ہیں تا کہ جو تم چاہتے ہو وہ نہ کرو۔''

رومیوں ۸: ۶-۸ میں لکھا ہے:

''اور جسمانی نیت موت ہے مگر رُوحانی نیت زندگی اور اطمینان ہے ۔ اِس لیے کہ جسمانی نیت خُدا کی دشمنی ہے کیوں کہ نہ تو خُدا کی شریعت کے تابع ہے نہ ہو سکتی ہے۔ اور جو جسمانی ہیں وہ خُدا کو خوش نہیں کر سکتے۔''

جسم کی تدبیر کی اچھی توضیح ہمیں کلامِ مقدس میں چھتیسویں دفعہ اضحاق کے نام کے ذکر میں نظر آتی ہے۔ یہ ذکر پیدایش ۲۶: ۹ میں آتا ہے، جب ابی ملک اضحاق کو بلا کر اُسے پوچھتا ہے کہ اُس نے کیوں جھوٹ بولا کہ ربقہ اُس کی بہن ہے۔ اضحاق کی جسمانی فطرت نے اُسے خوف زدہ کیا کہ وہ جھوٹ بولے۔

چھتیسویں دفعہ داؤد کا نام ا۔ سموئیل ۱۷: ۴۸ میں آیا ہے، جب ''داؤد نے جلدی کی اور لشکر کی طرف اُس فلستی (جولیت جو اُس کا دشمن تھا) سے مقابلہ کرنے کو دوڑا۔''

ایڈ ویلوی بیان کرتا ہے کہ چھتیسویں دفعہ آستر اور ہامان کا نام آستر ۷: ۶ میں آیا ہے جہاں لکھا ہے:

''آستر نے کہا وہ مخالف اور دشمن یہی خبیث ہامان ہے۔''

یشوع باب ۷ میں ہم عی کی جنگ کا واقعہ پڑھتے ہیں، جس کے فوراً بعد یریحو کی جنگ کی گئی۔ لیکن عکن کے گناہ کی وجہ سے، جو اُس نے کچھ سونا، چاندی اور ایک چادر چوری کرنے سے کیا اسرائیلی وہ جنگ ہار گئے اور چھتیس اسرائیلی مارے گئے ۔ یہ اِس حقیقت کی اچھی مثال ہے کہ جب اسرائیل نے نافرمانی کی تو خُدا اُن کا دشمن بن گیا، جیسے یسعیاہ نبی نے ہمیں یسعیاہ ۶۳: ۱۰ میں بتایا:

''لیکن وہ باغی ہوئے اور اُنھوں نے اُس کی رُوحِ قدس کو غمگین کیا۔ اِس لیے وہ اُن کا دشمن ہو گیا اور اُن سے لڑا۔''

عہدِ عتیق کے عکوس اور نمونوں میں ہم اِس اصول کو خروج ۲۲: ۳۱ میں شریعت میں قائم ہوتا دیکھتے ہیں۔ جہاں چھتیسویں دفعہ لفظ آدمی (جسم) استعمال ہوا ہے۔ وہاں لکھا ہے:

''اورتم میرے لیے پاک آدمی ہونا۔ اِسی سبب سے درندوں کے پھاڑے ہوئے جانور
کا گوشت جومیدان میں پڑا ہوا ملے مت کھانا۔تم اُسے کتوں کےآگے پھینک دینا۔''

اِس قانون کی وجوہات بڑی وضاحت کے ساتھ احبار۱۷:۱۳-۱۵ میں بیان کی گئی ہیں ۔ جو جانور خود سے مرجائیں اور اُن کا خون اُن کے اندر موجود ہو اُنھیں کھانے سے منع کیا گیا تھا ۔ ایسا نہ صرف احبار۱۷:۱۴ میں بلکہ اعمال۲۱:۲۵ میں بھی کہا گیا،خون کو پینایا خون سے بھرے گوشت کوکھانا''خون خواری'' کو ظاہرکرتا ہے۔ جوخون خواری کے اِس رویے سےنفرت نہیں کرتے وہ خُدااوراُس کےرُوح کے دشمن ہیں۔ خُدانےحزقی ایل۳۵:۲-۶ میں کوہِ شعیر(اُدُوم) کے اِس جسمانی رویہ کورد کیا۔

''کہ اے آدم زادکوہِ شعیر کی طرف متوجہ ہواوراُس کے خلاف نبوت کر۔اوراُس سے
کہہ خُداوندخُدا یوں فرماتا ہے کہ
دیکھ اےکوہِ شعیر میں تیرا مخالف ہوں
اور تجھ پر اپنا ہاتھ چلاؤں گا اور تجھے ویران اور
بے چراغ کروں گا۔
میں تیرے شہروں کواُجاڑوں گا
اور تو ویران ہوگا اور جانے گا کہ خُداوند میں ہوں۔

چوں کہ تو قدیم سے عداوت رکھتا ہےاورتو نے بنی اسرائیل کواُن کی مصیبت کے دن اُن کی بدکرداری کے آخر میں تلوار کی دھار کے حوالہ کیا ہے۔ اِس لیے خُداوند فرماتا ہے کہ مجھے اپنی حیات کی قسم میں تجھے خون کے لیےحوالہ کروں گااور خون تجھے رگیدے گا۔ چونکہ تو نے خون ریزی سے نفرت نہ رکھی اِس لیے خون تیرا پیچھا کرے گا۔''

موت کوسب سے پچھلا دشمن کہا گیا ہے(۱۔کرنتھیوں۱۵:۲۶)۔ چناں چہ ہم دیکھتے ہیں کہ چھتیسویں دفعہ یسوع کا نام متی۹:۱۹ میں آیا ہے۔ جب ایک سرداراُس کے پاس آکر کہتا ہے کہ میری بیٹی ابھی مری ہے۔ یسوع جاتا ہےاوراُس کی بیٹی کوزندہ کرتا ہے۔

چھتیسویں دفعہ یسوع کا نام لوقا کی انجیل میں لوقا۸:۳۵ میں آیا ہے، جہاں یسوع ایک بدرُوح گرفتہ شخص کوشفا دیتا ہے جس میں بدرُوحوں کا لشکر تھا۔اُس علاقے کے لوگ اِس سے بہت خوف زدہ ہو گئے اور

یسوع سے کہنے لگے کہ وہ اُن کے علاقے سے چلا جائے۔خوف دشمن ہے،اور اُس ڈرنے ہی لوگوں کے اندر یہ خیال پیدا کر دیا کہ یسوع اُن کا دشمن ہے۔

چھتیسویں دفعہ پولس کا نام اعمال ۱۷:۱۳ میں آیا ہے:

''جب تھسلنیکے کے یہودیوں کو معلوم ہوا کہ پولس بیریہ میں بھی خُدا کا کلام سناتا ہے تو وہاں بھی جا کر لوگوں کو اُبھارا اور اُن میں کھلبلی ڈالی۔''

پولس اُن کی جسمانی ذہنیت کو جانتا تھا، کیوں کہ یسوع مسیح کے اُس پر ظاہر ہونے سے پہلے وہ بھی ابتدائی کلیسیا کو ستاتا تھا، پولس ا۔تھسلنیکیوں ۲:۱۴-۱۶ میں لکھتا ہے:

''اِس لیے کہ تم اَے بھائیو! خُدا کی اُن کلیسیاؤں کی مانند بن گئے جو یہودیہ میں مسیح یسوع میں ہیں کیوں کہ تم نے بھی اپنی قوم والوں سے وہی تکلیفیں اُٹھائیں جو اُنھوں نے یہودیوں سے۔جنھوں نے خُداوند یسوع کو اور نبیوں کو بھی مار ڈالا اور ہم کو ستا ستا کر نکال دیا۔ وہ خُدا کو پسند نہیں آتے اور سب آدمیوں کے مخالف ہیں ۔اور وہ ہمیں غیر قوموں کو اُن کی نجات کے لیے کلام سنانے سے منع کرتے ہیں تا کہ اُن کے گناہوں کا پیمانہ ہمیشہ بھرتا رہے لیکن اُن پر انتہا کا غضب آ گیا۔''

علاوہ ازیں اگر ہم ایک سے لے کر چھتیس تک تمام اعداد کو جمع کریں تو اِن تمام اعداد کا مجموعہ ۶۶۶ بنے گا جو انسان کے عدد کا سہ گنا ہے جو عام طور پر معاندانہ مفہوم ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ چھتیس کے عدد کے معنی و مفہوم کے بارے میں بائبل مقدس میں متعدد مثالیں ملتی ہیں۔ اِس میں حیران ہونے والی بات نہیں کہ چھتیسواں (۳۶) زبور خُدا کے دشمنوں ، بدکاروں اور جسمانی ذہنیت رکھنے والے لوگوں کے بارے میں بات کرتا ہے جو اُس کی مخالفت کرتے ہیں اور اُس کے رُوح کے مطابق زندگی گزارنے کو ردّ کرتے ہیں۔

۳۷

سَینُتیس (لامد۔زین)

(میراث)

عبرانی میں سینتیس کے عدد کو دو حروف لامد (اختیار) اور زین (ہتھیار۔کاٹنا۔چھیدنا) سے لکھا جاتا ہے۔خُدا میں ہماری میراث کا مطلب ''عہد باندھنا یا عہد کاٹنا'' ہے۔جیسا کہ یہ بائبل میں بھی درج ہے۔جب خُدا نے پیدایش ۱۵: ۱۰ میں ابرہام سے اپنا عہد باندھا، تو اُس نے اُسے کہا کہ وہ پرندوں کے سوا تمام جانوروں کو بیچ میں سے کاٹے۔اٹھارھویں آیت کا مطالعہ کریں: ''اُسی روز خُداوند نے ابرام سے عہد کیا (karath، ''کاٹنا'')۔''

سینتیس میراث کا عدد ہے، جو خُدا کی طرف سے ہمارے ساتھ عہد باندھنے یا کاٹنے کے وسیلہ سے قائم ہوا۔یہ اکثر یسوع مسیح کے ساتھ اُس کے زمین کے حتمی وارث ہونے کی وجہ سے جوڑا جاتا ہے، لیکن اِس کا اطلاق عام میراث پر بھی ہوتا ہے۔مزید براں جب کوئی زمین دو لوگوں کے درمیان تقسیم کی جاتی ہے تو یہ دونوں میں بانٹنے کے لیے کاٹی یا تقسیم کی جاتی ہے۔

اِس عدد کے معانی کو ظاہر کرنے کے لیے کالب کی مثال بہت موثر ہے، اُس کا نام بائبل میں سینتیس دفعہ استعمال ہوا ہے۔کالب حبرون کی میراث لینے کے لیے بہت مشہور ہے جب یشوع نے اسرائیلیوں کو اُن کی میراث دی۔ہم یشوع ۱۴: ۵-۱۴ میں پڑھتے ہیں:

> ''جیسا خُداوند نے موسیٰ کو حکم دیا تھا ویسا ہی بنی اسرائیل نے کیا اور ملک کو بانٹ لیا۔تب بنی یہوداہ جلجال میں یشوع کے پاس آئے اور قنزی یفنہ کے بیٹے کالب نے اُس سے کہا تجھے معلوم ہے کہ خُداوند نے مردِ خُدا موسیٰ سے میری اور تیری بابت قادِس برنیع میں کیا کہا تھا۔جب خداوند کے بندہ موسیٰ نے قادِس برنیع سے مجھ کو اِس ملک کا حال در یافت کرنے کو بھیجا اُس وقت میں چالیس برس کا تھا اور میں نے اُس کو وہی خبر لا کر دی جو میرے دل میں تھی۔تو بھی میرے بھائیوں نے جو میرے ساتھ گئے تھے لوگوں کے

دلوں کو پگھلا دیا لیکن میں نے خُداوند اپنے خُدا کی پوری پیروی کی۔تب موسیٰ نے اُس دن قسم کھا کر کہا کہ جس زمین پر تیرا قدم پڑا ہے وہ ہمیشہ کے لیے تیری اور تیرے بیٹوں کی میراث ٹھہرے گی کیوں کہ تو نے خداوند میرے خدا کی پوری پیروی کی ہے۔اور اب دیکھ جب سے خُداوند نے یہ بات موسیٰ سے کہی تب سے اِن پینتالیس برسوں تک جن میں بنی اسرائیل بیابان میں آوارہ پھرتے رہے خُداوند نے مجھے اپنے قول کے مطابق جیتا رکھا اور اب دیکھ میں آج کے دن پچاسی برس کا ہوں۔اور آج کے دن بھی میں ویسا ہی ہوں جیسا اُس دن تھا جب موسیٰ نے مجھے بھیجا تھا اور جنگ کے لیے اور باہر جانے اور لوٹنے کے لیے جیسی قوت مجھ میں اُس وقت تھی ویسی ہی اب بھی ہے۔سو یہ پہاڑی جس کا ذکر خداوند نے اُس روز کیا تھا مجھ کو دے دے کیوں کہ تو نے اُس دن سن لیا تھا کہ عناقیم وہاں بستے ہیں اور وہاں پر شہر بڑے اور فصیل دار ہیں۔یہ ممکن ہے کہ خداوند میرے ساتھ ہو اور میں اُن کو خُداوند کے قول کے مطابق نکال دُوں۔

تب یشوع نے یفنہ کے بیٹے کالب کو دُعا دی اور اُس کو حبرون میراث کے طور پر دے دیا۔سو حبرون اُس وقت سے آج تک قنزی یفنہ کے بیٹے کالب کی میراث ہے اِس لیے کہ اُس نے خداوند اسرائیل کے خُدا کی پوری پیروی کی۔''

سینتیسویں دفعہ نوح کا نام پیدایش ۹:۲۴ میں آیا ہے، جہاں نوح نشے سے ہوش میں آتا ہے اور اُس کو پتہ چلتا ہے کہ اُس کے بیٹوں نے اُس کے ساتھ کیا کیا، اور وہ حام کو لعنت کرتا ہے اور سم اور یافت کو برکت دیتا ہے۔یہ اُس کے تینوں بیٹوں کی مستقبل کی میراث کا تعین کرتا ہے۔

اِس لعنت کی وجہ سے حام کا بیٹا کنعان میراث سے خارج کر دیا جاتا ہے، جو کہ ۴۱۴ کے عدد کا مطلب ہے۔(اِس کے بارے میں آپ میری کتاب وقت کے بھید پڑھ سکتے ہیں) پس یہ نوح کی لعنت کے بعد من وعن ۸۲۸ سال (۲ x ۴۱۴) بنتے ہیں۔یشوع بنی اسرائیل کو کنعان میں لے کر جاتا ہے اور کنعانیوں کو بے دخل کر کے میراث حبرون اور کالب کو دیتا ہے۔

سینتیسویں دفعہ ابرام کا نام پیدایش ۱۵:۱ میں آیا ہے جہاں خُدا ابرام کو کہتا ہے:

''اے ابرام تو مت ڈر۔میں تیری سپر اور تیرا بہت بڑا اجر ہوں۔''

ابرام کا اجر اُس کی میراث تھا۔ سینتیسویں دفعہ ابرہام کا نام پیدائش ۲۱:۵ میں آیا ہے:

''اور جب اُس کا بیٹا اضحاق اُس سے پیدا ہوا تو ابرہام سو برس کا تھا۔''

ابرہام کی میراث کا باقاعدہ آغاز اضحاق کی پیدائش سے شروع ہوا۔ اِس معاملے میں سو کا عدد بھرپوری کو ظاہر کرتا ہے۔ دل چسپی کی بات یہ ہے کہ سینتیسویں دفعہ اضحاق کا نام پیدائش ۲۶:۱۲ میں آیا ہے:

''اضحاق نے اُس ملک میں کھیتی کی اور اسی سال اُسے سو گنا پھل ملا اور خُداوند نے اُسے برکت بخشی۔ اور وہ بڑھ گیا اور اُس کی ترقی ہوتی گئی یہاں تک کہ وہ بہت بڑا آدمی ہو گیا۔''

اضحاق نے اپنے باپ کی طرح کوئی بھی زمین نہ خریدی کیوں کہ وہ کنعان میں اجنبی تھا۔ تاہم خُدا نے اُس سے وعدہ کیا تھا کہ ایک دن وہ اُسے یہ زمین میراث کے طور پر دے گا، اور ہم دیکھتے ہیں کہ اُس کی اولاد کنعان کی لعنت کے دَور کے اختتام پر اُس زمین کی وارث ہوئی۔ لعنت کے دَور کا مقصد یہ تھا کہ لوگوں کو توبہ کرنے کے لیے فضل کا دور دیا جائے تا کہ وہ برکت کے دور میں داخل ہوں (۴۹۰ سال کا دورانیہ) کنعانیوں نے توبہ نہ کی اِس لیے وہ اپنے گناہ اور نوح کی لعنت سے ۸۲۸ سال بعد بے دخل کیے گئے۔

سینتیسویں دفعہ موسیٰ کا نام خروج ۶:۲ میں جلتی جھاڑی کے موقع پر آیا ہے۔

''پھر خُدا نے موسیٰ سے کہا میں خُداوند ہوں۔ اور میں ابرہام اور اضحاق اور یعقوب کو خدایِ قادرِ مطلق کے طور پر دکھائی دیا لیکن اپنے یہوواہ نام سے اُن پر ظاہر نہ ہوا۔ اور میں نے اُن کے ساتھ اپنا عہد بھی باندھا ہے کہ ملک کنعان جو اُن کی مسافرت کا ملک تھا اور جس میں وہ پردیسی تھے اُن کو دوں گا۔''

ہم دوبارہ اسرائیل کی میراث کا کنعان کی سرزمین سے ربط دیکھتے ہیں۔ تاہم اِس کی پیشین گوئی ہم گنتی ۱۸:۲۰ میں بھی دیکھتے ہیں جہاں خُدا کی اِس سچائی کو بیان کیا گیا ہے کہ خُدا کاہنوں کی میراث ہے۔

سینتیسویں دفعہ یوسف کا نام پیدائش ۴۰:۱۲ میں آیا ہے جہاں وہ ساقی کے خواب کی تعبیر کرتا ہے اور اُسے بتاتا ہے کہ وہ تین دنوں میں اپنے منصب (میراث) پر بحال کیا جائے گا۔

سینتیسویں دفعہ یروشلیم کا ذکر ۲۔سموئیل ۱۹:۱۹ میں آیا ہے، جہاں داؤد ابی سلوم کی بغاوت کے بعد واپس اپنے تخت پر آتا ہے جو اُس کی میراث تھا۔

۳۸

اَڑتیس (لامد۔خیتھ)

(کام۔محنت۔مشقت)

عبرانی میں اڑتیس کے عدد کو لامد (اختیار) اور خیتھ (اندرونی، خلوت خانہ، دل میں داخل ہونا) سے لکھا جاتا ہے، جس کا مطلب ''کام، محنت اور مشقت'' ہے۔ اُس میں بلاہٹ کا تصور، زندگی کے کام اور مقصد شامل ہے اور یہی حقیقی اختیار ہے جو ہر کوئی اپنے دل میں رکھتا ہے۔

اس عدد کی بائبلی مثال استثنا ۲:۱۴ میں ملتی ہے، جہاں اسرائیلی (۳۸) سال کے انتظار کے بعد وعدے کی سرزمین میں داخل ہوئے:

> ''اور ہمارے قادس برنیع سے روانہ ہونے سے لے کر وادی زرد کے پار ہونے تک اڑتیس برس کا عرصہ گذرا۔ اِس اثنا میں خُداوند کی قسم کے مطابق اُس پشت کے سب جنگی مرد لشکر میں سے مرکھپ گئے۔''

یوحنا ۵:۵ میں ہم اڑتیس برس کے بیمار شخص کو دیکھتے ہیں جسے یسوع نے شفا دی۔ یسوع مسیح نے اُسے آٹھویں آیت میں کہا ''اُٹھ اور اپنی چارپائی اُٹھا کر چل پھر۔'' دسویں آیت میں یہودی اُس پر تنقید کرتے ہیں کہ اُسے سبت کے دن چارپائی اُٹھانا روا نہیں۔ دراصل وہ اکثر یسوع پر تنقید کرتے کیوں کہ وہ سبت کے دن شفا دیتا اور وہ سمجھتے کہ یہ کام ہے۔ اگر وہ سبت کے آرام کے اصول کے بارے میں جانتے کہ جہاں کوئی شخص اپنا کام چھوڑ کر خُدا کا کام کرتا (عبرانیوں ۴:۱۰؛ یسعیاہ ۵۸:۱۳)۔ تو وہ بڑبڑانے کی بجائے خوش ہوتے کہ ایک شخص نے سبت کے دن اپنی بیماری سے شفا پائی ہے۔

ایڈ ویلوی کہتا ہے کہ اڑتیس ''غلامی'' کا عدد ہے۔ لیکن مجھے اِس کے بارے میں کوئی بھی مخصوص ثبوت نہیں ملا کہ کام کرنے کا وقت ضرور ہی غلامی ہے۔ یہاں تک کہ گناہ کرنے سے پہلے آدم کو کام کرنے کی ذمہ داری دی گئی (پیدایش ۲:۱۵) اُس کے گناہ کرنے کے بعد کام مزید مشکل ہو گیا (پیدایش ۳:۱۷-۱۹)۔ حوّا کا بچہ جننے کا کام بھی مزید مشکل ہو گیا۔

اڑتیسویں دفعہ ابرام کا نام پیدایش ۱۵:۲ میں آیا ہے:

''ابرام نے کہا اے خداوند خُدا تو مجھے کیا دے گا؟ کیوں کہ میں تو بے اولاد جاتا ہوں اور میرے گھر کا مختار دمشقی الیعزر رہے۔''

یہ بچہ جننے کے بارے میں ہے۔ اِسی طرح الیعزر ابرام کے گھر کا مختار تھا۔ پس یہ آیت اِس بارے میں بھی بتاتی ہے کہ اگر خُدا کا ابرام کے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا نہیں ہوتا تو اُس کا نوکر اُس کے گھر کا مختار ہوگا۔ مزید براں یہ کسی بھی بلاہٹ کے بارے میں ہے، جیسے اگر سارہ بے اولاد مر جاتی ہے تو الیعزر ابرام کو کہی گئی بات کا ذمہ دار ہوگا۔

یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں کہ اڑتیسویں دفعہ ابرہام کا نام پیدایش ۲۱:۷ میں آیا ہے، جہاں اُس کے بیٹا پیدا ہونے کے بارے میں بات کی گئی ہے۔

''اور یہ بھی کہا کہ بھلا کوئی ابرہام سے کہہ سکتا تھا کہ سارہ لڑکوں کو دودھ پلائے گی؟ کیوں کہ اُس سے اُس کے بڑھاپے میں میرے ایک بیٹا ہوا۔''

اِن مثالوں کے پیشِ نظر ہمیں ضرور اِس بات کو ذہن میں رکھنا چاہیے کہ ابرام رُوح القدس کے بغیر ایمان دار کی مثال ہے۔ جب کہ ابرہام ایک رُوح القدس سے معمور ایمان دار کی مثال ہے۔ خُدا نے عبرانی کا لفظ ''ہے'' اُس کے نام کے درمیان شامل کیا جو خُدا کا دم ہے، یہ الہام یا مکاشفے کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ خُدا کے آرام میں داخل ہونے کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ رُوح القدس کی قدرت کے بغیر انسان زندگی کی چیزوں کے لیے سخت محنت کرتا ہے، لیکن رُوح القدس کے ساتھ انسان کا کام آرام کا کام ہے۔

جب ابرام نے اپنی طاقت سے خُدا کا کام کرنے کی کوشش کی تو اُس کے اِس کام سے صرف اسمٰعیل کی پیدایش ہوئی۔ لیکن رُوح القدس کی قوت سے بھرنے کے بعد (جب ننانوے برس کی عمر میں اُس کا نام تبدیل کر دیا گیا) اُس سے اضحاق پیدا ہوا۔

اڑتیسویں دفعہ اضحاق کا نام پیدایش ۲۶:۱۲ میں آیا ہے:

''اور اضحاق نے اُس ملک میں کھیتی کی اور اُسی سال اُسے سو گنا پھل ملا اور خُداوند نے اُسے برکت بخشی۔''

یہاں ہم دوبارہ دیکھتے ہیں کہ کام اضحاق کے لیے برکت کا سبب بنا۔ اُس نے بہ طور غلام مجبوری سے یہ

کھیتی نہیں کی تھی۔ مزید برآں خُدا نے اُسے سوگنا پھل دیا۔

اڑتیسویں دفعہ یعقوب کا نام پیدایش ۲۹:۱۱ میں آیا ہے: ''اور یعقوب نے راخل کو چوما اور چلا چلا کر رویا۔'' آشر کی کتاب ہمیں بتاتی ہے کہ وہ اِس لیے رویا کیوں کہ اُس کے پاس پیسے نہیں تھے کہ وہ ایک بیوی کو حاصل کر سکے۔ اُس کے پیسے عیسو کے بیٹے الیفاز (Eliphaz) نے چرا لیے تھے جب وہ حاران کی طرف جا رہا تھا (آشر ۲۹:۳۱-۳۸)۔

اِس کے بعد آشر ۳۰:۸اور ۹ میں کہا گیا ہے:

> ''اور جب یعقوب نے لابن کی بیٹی راخل کو دیکھا۔ وہ بھاگا اور اُسے چوما اور بلند آواز سے رویا۔ اور یعقوب نے راخل کو بتایا کہ وہ اُس کے باپ کی بہن ربقہ کا بیٹا ہے اور یعقوب مسلسل روتا رہا کیوں کہ اُس کے پاس لابن کے گھر کچھ لے کر جانے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا۔''

اِس لیے اُس نے معاوضہ اکٹھا کرنے کے لیے سات سال کام کیا۔ لیاہ اور راخل سے شادی کرنے کے لیے اُسے چودہ سال کام کرنا پڑا۔

اڑتیسویں دفعہ یوسف کا نام پیدایش ۴۰:۱۶ میں آیا ہے، جہاں نان پز اُسے اپنے خواب کی تعبیر کے لیے کہتا ہے۔ نان پز کو اُمید تھی کہ فرعون اُسے قید سے رہا کر کے اُس کے منصب پر بحال کرے گا، لیکن ایسا نہ ہوا۔ اِس آیت میں بھی کام شامل ہے۔

اڑتیسویں دفعہ موسیٰ کا نام خروج ۱۸:۸ میں آیا ہے، جہاں وہ اپنے خسر کو بتاتا ہے کہ کیسے خُدا نے اسرائیلیوں کو ملک مصر کی غلامی سے آزادی دلائی۔ اِس معاملے میں کام غلامی تھا۔

عہدِ جدید میں اڑتیسویں دفعہ یسوع کا نام چاروں اناجیل میں آیا ہے۔ (متی ۹:۲۳؛ مرقس ۹:۲۵؛ لوقا ۸:۴۰؛ یوحنا ۴:۳۴) ہر جگہ پر یسوع اپنا کام کر رہا ہے، جس میں شفا دینا اور بدروحوں کو نکالنا شامل ہے۔ یقیناً ہر ایک حوالے میں یسوع غلامی نہیں کر رہا تھا۔ تاہم کوئی اُسے اپنے باپ کا خادم تصور کر سکتا ہے۔

لیکن یہ اچھا ہوگا کہ اڑتیس کے عدد کو کام کے بلاوے کے طور پر جانا جائے۔ اصل میں اڑتیسویں دفعہ عبرانی لفظ الوہیم (خُدا) پیدایش ۲:۷ میں آیا ہے:

> ''اور خُداوند خُدا نے زمین کی مٹی سے انسان کو بنایا اور اُس کے نتھنوں میں زندگی کا دم

پھونکا تو انسان جیتی جان ہوا۔‘‘

یہ اُس کے تخلیقی کام کا نقطہ عروج تھا جو خُدا کے دل کے اختیار سے سرانجام دیا گیا۔

۳۹

اُنتالیس (لامد۔طیتھ)

(ناتوانی ۔ بےثباتی)

عبرانی میں انتالیس کا عدد دو حروف لامد اور طیتھ سے لکھا جاتا ہے۔انتالیس کا عدد ناتوانی اور بےثباتی کا عدد ہے۔ جب آدم اور حوا نے شیطان کے بہکاوے میں آکر گناہ کیا تو اُنھوں نے غفلت میں خُدا کا دیا ہوا اختیار سانپ کو دے دیا۔جس نے اُنھیں بیماری، ناتوانی اور آخرکار موت کا شکار کیا۔

بائبل مقدس میں انتالیس کا عدد ۲۔تواریخ ۱۶: ۱۲ میں آیا ہے:

''اور آسا کی سلطنت کے انتالیسویں برس اُس کے پاؤں میں روگ لگا اور وہ روگ بہت بڑھ گیا تو بھی اپنی بیماری میں وہ خُداوند کا طالب نہیں بلکہ طبیبوں کا خواہاں ہوا۔''

مزید برآں ہم دیکھتے ہیں کہ نوح کا نام انتالیسویں دفعہ پیدایش ۹: ۲۹ میں آیا ہے:''اور نوح کی کل عمر ساڑھے نو سو برس کی ہوئی ۔ تب اُس نے وفات پائی ۔'' انتالیسویں دفعہ یشوع کا نام یشوع ۳: ۱۰ میں آیا ہے، جہاں لوگ دریائے یردن کو پار کر رہے ہوتے ہیں۔ یردن کو پار کرنا بپتسمہ ،موت اور جی اُٹھنے کو ظاہر کرتا ہے۔

انتالیسویں دفعہ ابرام کا نام پیدایش ۱۵: ۳ میں آیا ہے: جہاں وہ اقرار کرتا ہے کہ خُدا کے وعدے میں داخل ہونے کے لیے اُس کی کوئی اولاد نہیں ہے۔ یہ اُس کی سالوں کی بےثباتی اور ناتوانی تھی جب تک خُدا نے اُس کی زندگی میں معجزہ کر کے اضحاق کو پیدا نہ کیا۔

انتالیسویں دفعہ اسرائیل کا ذکر خروج ۳۲: ۲۰ میں آیا ہے، جہاں موسیٰ بنی اسرائیل کے لوگوں کی سنہرے بچھڑے کی پرستش کے باعث شفاعت کرتا ہے۔سنہری بچھڑا قومی سطح پر بنی اسرائیل کی رُوحانی بےثباتی کو ظاہر کرتا تھا۔

عہدِ جدید میں یسوع کا نام انتالیسویں دفعہ اناجیل میں اُس وقت نظر آتا ہے، جہاں وہ بیماریوں اور ناتوانیوں سے شفا دے رہا ہوتا ہے۔متی ۹: ۲۷ میں دو اندھوں کی شفا کی بات کی گئی ہے۔مرقس ۹: ۲۷ میں ایک

بدرُوح گرفتہ شخص کی شفا کا ذکر ملتا ہے جس کے بارے میں خیال تھا کہ وہ مر گیا ہے۔ لوقا ۸:۴۱ میں یائیر کا ذکر ملتا ہے جس نے یسوع سے درخواست کی کہ وہ آ کر اُس کی بیٹی کو شفا دے جو مرنے کے قریب ہے۔ یہاں تک کہ اکتالیسویں دفعہ یوحنا کی انجیل میں جہاں یسوع کا ذکر ملتا ہے وہاں وہ کہتا ہے کہ نبی اپنے وطن میں عزت نہیں پاتا، جو کہ اُس نبی کی ناتوانی ہے جو اپنے وطن میں خوش خبری کو پھیلانا چاہتا ہے۔ یہ تمام مثالیں بیماری اور ناتوانی کے کچھ درجات ہیں۔

اکتالیسویں دفعہ پولس کا نام اعمال ۱۷:۱۶ میں آیا ہے، جہاں وہ اتھینے کو مکمل طور پر بتوں اور اپکوری اور ستوئیکی فیلسوفوں سے بھرا پاتا ہے۔ ہم بڑی آسانی کے ساتھ اُس شہر کی رُوحانی اور اخلاقی ناتوانی کو دیکھ سکتے ہیں۔

اکتالیس کا عدد سانپ کے اختیار کو ظاہر کرتا ہے جس کے بارے میں ایمان داروں کو کہا گیا ہے کہ وہ اُسے شکست دیں اور اُس پر غالب آئیں۔ اِسی وجہ سے یسوع نے بیماروں کو شفا دی، بدرُوحوں کو نکالا، مُردوں کو زندہ کیا اور زندگی کے کلام کی منادی کی۔

۴۰

چالیس (میم)

(آزمائش۔امتحان)

عبرانی میں چالیس کا عدد میم (پانی، بہنا یا آنا) کے حروف سے لکھا جاتا ہے۔ چالیس آزمائش یا امتحان کا عدد ہے۔ جب ہم وقت کے دَور کا جائزہ لیتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ بنی اسرائیل چالیس (۴۰) سال تک بیابان میں آزمائے جاتے رہے۔ یسوع چالیس دن تک بیابان میں ابلیس سے آزمایا جاتا رہا۔ چالیس کا عدد، چالیس سال یا چالیس دن کی آزمائش کی اصطلاح میں منفی خیال کیا جا سکتا ہے۔لیکن آزمائش اور امتحان کے اختتام کے بعد یہ مثبت طور پر بھی دیکھا جا سکتا ہے۔مثبت طور پر چالیس (میم) بتاتا ہے کہ بنی اسرائیل نے چالیس سال بیابانی آزمائش کے بعد دریائے یردن (پانی) کو پار کیا۔اِسی طرح بنی اسرائیل بیابان سے وعدے کی سرزمین میں آئے۔

چالیس آٹھ اور پانچ کا حاصل ضرب ہے۔آٹھ نئے آغاز کا عدد ہے جب کہ پانچ فضل کا عدد ہے۔یوں چالیس کے عدد کو آزمائش کے بعد فضل میں داخل ہونے کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔اسی طرح نئے آغاز کے طور پر بھی۔ یقیناً یہ دونوں حقائق یسوع مسیح اور بنی اسرائیل کی کہانیوں سے عیاں ہیں۔

ڈاکٹر بولنگر (Dr.Bullinger) اپنی کتاب Number in Scripture میں اس حقیقت کو بیان کرتا ہے کہ بائبل مقدس میں آٹھ جگہوں پر چالیس دن کے دورانیہ کا ذکر ملتا ہے۔اور وہ یہ ہیں:

۱۔ شریعت کو حاصل کرنے کے لیے موسیٰ کے پہاڑ پر چالیس دن (خروج ۲۴:۱۸)

۲۔ سنہری بچھڑے کے واقعہ کے بعد موسیٰ کے پہاڑ پر چالیس دن (استثنا ۹:۱۸،۲۵)

۳۔ جاسوسوں کے چالیس دن (گنتی ۱۳:۲۶؛ ۱۴:۳۴)

۴۔ حورب کے پہاڑ پر ایلیاہ کے چالیس دن (۱۔سلاطین ۱۹:۸)

۵۔ نینوہ کی آزمائش کے چالیس دن (یوناہ ۳:۴)

۶۔ حزقی ایل یہوداہ کے لیے چالیس دن اپنی داہنی کروٹ پر لیٹا رہا۔ (حزقی ایل ۴:۵)

۷۔ یسوع چالیس دن ابلیس سے آزمایا جاتا رہا (متی ۴:۲)

۸۔ یسوع کے اپنے جی اُٹھنے کے بعد صعود فرمانے تک چالیس دن نظر آتا رہا (اعمال ۱:۲)

چالیس دنوں کے یہ آٹھ دورانیے کل ۳۲۰ دن بنتے ہیں۔ چونکہ ۳۲ عہد کا عدد ہے اِس لیے ہم عہد کے خیال میں ایک مخصوص ربط دیکھتے ہیں۔ اصل میں خُدا نے بنی اسرائیل کے ساتھ دو دفعہ عہد باندھا جب وہ بیابان میں تھے۔ خروج کے عہد کا آغاز (خروج ۲۰) حورب کے پہاڑ پر چالیس سالوں کے آغاز سے ہوتا ہے، اور دُوسرا عہد موآب میں چالیس سالہ بیابانی سفر کے اختتام پر وعدے کی سرزمین میں داخل ہوتے ہوئے ہوتا ہے۔

یہ دو عہود پرانے عہد کو دو گواہ مہیا کرتے ہیں جو کہ خُدا نے ''بیابانی کلیسیا سے کیے'' (اعمال ۷:۳۸) علاوہ ازیں یہ عہد جدید کے عہد کے دوہرے پہلوؤں کے بارے میں پیشین گوئی کرتے ہیں جب کہ نئے عہد نامہ کی کلیسیا اپنے بیابان میں ۴۰ جوبلیاں گزارتی ہے (۳۳-۱۹۹۳ عیسوی)۔ خروج کا عہد صلیب پر عید فسح کے وسیلہ سے قائم کیا گیا، جب کہ استثنا کا عہد ہمارے وعدے کی سرزمین میں داخل ہونے کے ساتھ خیموں کی عید میں قائم کیا گیا۔

چالیسویں دفعہ نوح کا نام پیدایش ۱۰:۱ میں آیا ہے: ''نوح کے بیٹوں سم، حام اور یافت کی اولاد یہ ہیں۔'' اگر زمین پر نوح کا آزمائش کا وقت ختم ہو چکا تھا تو یہ نئے آغاز (آٹھ) اور نئی نسل کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔

چالیسویں دفعہ ابرام کا نام پیدایش ۱۵:۱۱ میں آیا ہے، جہاں وہ خُدا کے ساتھ عہد باندھتا ہے اور جانوروں کو بیچ سے دو ٹکڑے کرتا ہے، لیکن پرندوں کے ٹکڑے نہیں کرتا۔ جب شکاری پرندے اُن پر جھپٹے تو ''ابرام اُن کو ہنکارتا رہا۔'' یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ چالیس کی مثال عہد کے خیال کے ساتھ شامل ہوتی ہے۔ ابرام کا شکاری پرندوں کو ہنکارنا روحانی طور پر ابلیس کو ہنکارنے کے مترادف ہے، جیسے یسوع مسیح نے بیج بونے والے کی تمثیل میں شکاری پرندے کی وضاحت کی (متی ۱۳:۴، ۱۹)۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ ابتدائی طور پر چالیس دن یا چالیس سال کی آزمائش کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ہم ابلیس کو بھگانا سیکھیں یہی آزمائش پر غالب آنا ہے۔

چالیسویں دفعہ ابرہام کا نام پیدایش ۲۱:۹ میں آیا ہے، جہاں ہم دیکھتے ہیں کہ ہاجرہ مصری کا بیٹا اضحاق کو ٹھٹھے مارتا ہے۔ پولس رسول گلتیوں ۴:۲۹ میں بیان کرتا ہے کہ لونڈی کا بیٹا اضحاق کوستا تا ہے، اور وہ اس بات کو واضح کرتا ہے کہ یہ پرانے عہد کا رویہ ہے۔ ہاجرہ اور اُس کا بیٹا پرانے عہد کو پیش کرتے ہیں، پولس گلتیوں ۴:۲۴ میں کہتا ہے کہ اُس کا بیٹا غلام ہے جو پرانے عہد کو ظاہر کرتا ہے۔

یہ نمونہ صرف ہاجرہ اور اسمٰعیل میں ہی نہیں پایا جاتا بلکہ پرانے عہد کے تحت اسرائیل میں بھی پایا جاتا ہے جنھوں نے ایک دفعہ موسیٰ اور یشوع کو سنگسار کرنا چاہا۔ اِسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ ساؤل داؤد کوستا تا ہے اور اِس کے بعد عہدِ جدید میں ساؤل (اعمال ۸:۱) نئے عہد نامہ کی کلیسیا کوستا تا ہے۔

یہ ایک معقول وجہ ہے کہ چالیسویں دفعہ ابرہام کے نام کا ذکر جہاں آیا ہے وہاں ہاجرہ اور اسمٰعیل ناتواں رُوحانی حالت کا شکار ہیں۔ بالکل ایسی ہی حالت اسرائیل کی چالیس سالہ بیابانی دور اور ساؤل کے چالیس سالہ دورِ حکومت میں تھی۔ یہ بات ہمیں حیران کرتی ہے کہ نئے عہد نامہ کا ساؤل چالیس سال کی عمر میں تبدیل ہوا، یا شاید جب اُس کا نام ''پولس'' رکھا گیا وہ چالیس سال کا تھا۔

چالیسویں دفعہ یشوع کے نام کا ذکر یشوع ۴:۱ میں ہوا ہے، جہاں اسرائیل دریا یردن کو پار کر کے وعدے کی سرزمین میں داخل ہوئے۔

چالیسویں دفعہ داؤد کے نام کا ذکر ا۔سموئیل ۱۷:۱۵ میں ہوا ہے، جہاں بیان ہوا ہے کہ داؤد جولیت کا سر اُسی کی تلوار سے کاٹتا ہے۔ آزمائش کے وقت کا مقصد جسم پر غالب آنا اور رُوح کی حکمرانی کو تسلیم کرنا ہے۔ نبوتی طور پر جولیت بہ طور فلستی، بدن کی تصویر کشی کرتا ہے اور داؤد اُس پہلوان پر غالب آتا ہے۔

نئے عہد نامہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ یسوع اپنے شاگردوں (تقریباً پانچ سو آدمیوں) کے دیکھتے دیکھتے آسمان پر اُٹھالیا گیا (اعمال ۱:۳)۔ جب وہ آسمان پر اُٹھایا گیا اُس نے کہا کہ وہ اِسی طرح واپس آئے گا۔ شاید چالیس دنوں کا یہ دورانیہ چالیس جوبلیاں ہوں، کسی نہ کسی طرح اپنے جی اُٹھنے سے لے کر اب تک وہ مسلسل ہمیں سکھا رہا ہے۔ شاید کسی وقت کلیسیا کی آزمائش کے زمانے کی چالیس جوبلیوں کے بعد وہ واپس آئے۔ اگر ایسے ہے تو اب ہم اُسی دور میں ہیں کیوں کہ ۱۹۹۳ء کلیسیا کی بیابانی وقت کی چالیسویں جوبلی ہے۔

باب ٦

اکتالیس سے پچاس تک اعداد

۴۱

اِکتالیس (میم ۔الف)

(جُدائی ۔علیحدگی)

عبرانی میں اکتالیس کا عدد میم اور الف سے لکھا جاتا ہے۔میم پانی اور الف بیل ہے۔

عبرانی میں اکتالیس سے انچاس تک تمام اعداد ہی کسی نہ کسی طرح پانی (میم) کو ظاہر کرتے ہیں۔ جب یہ الف سے ملتا ہے تو بیل یا تو طاقت یا پھر پہلی اور بنیادی کو ظاہر کرتا ہے۔ اِس صورت میں یہ تیز بہاؤ کو ظاہر کرتا ہے، جیسے یہ کسی ٹھاٹھیں مارتے ہوئے دریا میں ہوتا ہے جو لوگوں کو ایک طرف سے دُوسری طرف میں جُدا کر سکتا ہے۔تاہم چالیس سے انچاس تک اعداد کے سلسلے کے بنیادی معنوں کا تعلق وقت میں واقعات کا بہاؤ ہے۔

اِسی لیے ہم مکاشفہ ۱۷:۱۵ میں پڑھتے ہیں کہ ''۔۔۔جو پانی تو نے دیکھے جن پر کسبی بیٹھی ہے وہ اُمتیں اور گروہ اور قومیں اور اہل زبان ہیں۔''

اکتالیسویں دفعہ نوح کے نام کا ذکر پیدایش ۱۰:۳۲ میں ملتا ہے:

''نوح کے بیٹوں کے خاندان اُن کی گروہوں اور نسلوں کے اعتبار سے یہی ہیں اور طوفان کے بعد جو قومیں زمین پر جا بجا منقسم ہوئیں وہ اِن ہی میں سے تھیں۔''

اِس آیت میں ہم علیحدگی کے تصور کے ساتھ ساتھ پانی کے سیلاب کا بھی ذکر دیکھتے ہیں۔ یہ اِس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ قومیں وقت کے بہاؤ کے وسیلے علیحدہ ہوں گی۔

اکتالیسویں دفعہ ابرہام کا نام پیدایش ۲۱:۱۰ میں آیا ہے:

''تب اُس نے ابرہام سے کہا کہ اِس لونڈی کو اور اُس کے بیٹے کو نکال دے کیوں کہ اِس لونڈی کا بیٹا میرے بیٹے اِضحاق کے ساتھ وارِث نہ ہوگا۔''

ایک بار پھر اِس آیت کا محورِ نگاہ علیحدگی یا جُدائی ہے۔نوح کی مثال میں ہم دیکھتے ہیں کہ قومیں کیسے علیحدہ ہوں گی۔اِس معاملے میں ہاجرہ اور اُس کے بیٹے نے عرب میں لے جانے والے پانی کی نمائندگی کی جو

اسمٰعیل کی میراث تھی۔

اکتالیسویں دفعہ اضحاق کا نام پیدائش ۲۶:۱۸ میں آیا ہے:

''اور اِضحاق نے پانی کے اُن کنوؤں کو جو اُس کے باپ ابرہام کے ایام میں کھودے گئے تھے پھر کھدوایا کیوں کہ فلستیوں نے ابرہام کے مرنے کے بعد اُن کو بند کر دیا تھا اور اُس نے اُن کے پھر وہی نام رکھے جو اُس کے باپ نے رکھے تھے۔''

پانی کے کنوؤں کو بند کرنے سے پانی اِضحاق اور اُس کے خاندان سے الگ ہو گیا۔ اِس کی وجہ سے ایک تنازعہ بھی کھڑا ہو گیا جس نے اضحاق کے گھرانے اور فلستیوں کو جُدا جُدا (الگ۔علیحدہ) کر دیا۔

اکتالیسویں دفعہ یشوع کے نام کا ذکر یشوع ۴:۴ میں آیا ہے، جہاں وہ قبیلوں کے اُن بارہ آدمیوں کو بلاتا ہے جو خدمت کے لیے علیحدہ کیے اور چنے گئے تھے۔ وہاں ہم پڑھتے ہیں:

''تب یشوع نے اُن بارہ آدمیوں کو جن کو اُس نے بنی اسرائیل میں سے قبیلہ پیچھے ایک آدمی کے حساب سے تیار کر رکھا تھا بلایا۔''

اُن بارہ کو مقرر کرنے کا مطلب تھا کہ وہ لوگوں کے مرکزی گروہ سے منفرد اور ممتاز تھے۔

اکتالیسویں دفعہ داؤد کا نام ۱۔سموئیل ۱۷:۵۴ میں آیا ہے، جہاں اِس حقیقت کا ذکر ملتا ہے کہ جولیت کا سر اُس کے بدن سے جُدا کیا جاتا ہے:

''اور داؤد اُس فلستی کا سر لے کر اُسے یروشلیم میں لایا اور اُس کے ہتھیاروں کو اُس نے اپنے ڈیرے میں رکھ دیا۔''

اکتالیسویں بار یروشلیم کا ذکر ۲۔سموئیل ۲۰:۳ میں ہوا ہے:

''اور داؤد یروشلیم میں اپنے محل میں آیا اور بادشاہ نے اپنی اُن دسوں حرموں کو جن کو وہ اپنے گھر کی نگہبانی کے لیے چھوڑ گیا تھا لے کر اُن کو نظر بند کر دیا اور اُن کی پرورش کرتا رہا پر اُن کے پاس نہ گیا۔ سو اُنھوں نے اپنے مرنے کے دن تک نظر بند رہ کر رنڈاپے کی حالت میں زندگی کاٹی۔''

جب ابی سلوم نے داؤد کو مغلوب کیا تو داؤد نے یروشلیم میں گھر کی نگہبانی کرنے کے لیے دس حرموں کو چھوڑ دیا۔ تاہم ابی سلوم نے کھلم کھلا اُن کی عصمت دری کی، اِس لیے جب داؤد واپس آیا تو اُس نے اپنے آپ

کواُن سے الگ رکھا۔

اکتالیسویں دفعہ پولس کا نام اعمال ۱۷: ۳۳ میں آیا ہے ''پولس اُن کے بیچ میں سے نکل گیا۔'' اُس نے خودکواُن سے الگ کرلیا۔

اکتالیسویں دفعہ پطرس کا نام اعمال ۱۰: ۴۴ میں مندرج ہے:

''پطرس یہ باتیں کہہ ہی رہا تھا کہ رُوح اُلقدس اُن سب پر نازل ہوا جو کلام سن رہے تھے۔''

اِس نے یہودیوں اور غیر اقوام کے درمیان علیحدگی کے مسئلے کو حل کر دیا، جیسا ہم بعد میں اعمال ۱۷: ۱۱ میں پطرس کی وضاحت کو دیکھتے ہیں۔ اِس سے مسیح نے ''نئے انسان'' کو تخلیق کرنے کے لیے ''جُدائی کی دیوار'' (افسیوں ۲: ۱۴) کو ڈھا دیا۔

اِس میں کسی قسم کا شبہ نہیں کہ اکتالیس جُدائی کے معنوں کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ عبرانی عدد میم (پانی) سے لکھا جاتا ہے، ہمیں لازمی اِسے ''خطا/صاف کرنے کے پانی'' سے جوڑنا چاہیے، جو کسی لاش کو چھونے کے بعد کسی شخص کو پاک کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ گنتی ۱۹: ۱۳ میں لکھا ہے:

''جو کوئی آدمی کی لاش کو چھوکر اپنے کو صاف نہ کرے وہ خُداوند کے مسکن کو ناپاک کرتا ہے۔ وہ شخص اسرائیل میں سے کاٹ ڈالا جائے گا کیوں کہ ناپاکی دُور کرنے کا پانی اُس پر چھڑکا نہیں گیا اِس لیے وہ ناپاک ہے۔ اُس کی ناپاکی اب تک اُس پر ہے۔''

موت کو اُس کی ذات میں زندگی یا زندوں کی زمین سے جُدائی کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ اُن دنوں میں لاش کو چھونے سے لوگ ناپاک ہو جاتے اور اُنھیں پورے سات دِن لوگوں سے الگ رہنا پڑتا تھا۔ تیسرے دن اور ساتویں دن اُن کے اُوپر خطا کا پانی چھڑکا جاتا، تا کہ اُنھیں پاک قرار دیا جا سکے۔

گنتی ۳۳: ۵-۴۹ کو پڑھتے ہوئے جہاں اسرائیل کے بیابانی سفر کے دوران ڈیروں کا ذکر کیا گیا ہے، وہاں ہم دیکھتے ہیں کہ وعدے کی سرزمین میں جانے کے لیے دریائے یردن کو پار کرنے سے پہلے اکتالیس ڈیروں کا ذکر ہے۔ اُن کا بیالیسویں ڈیرا یریحو کے میدانوں میں تھا۔ ایک بار پھر پانی یہاں نہایت اہمیت کا حامل ہے، کیوں کہ یہاں دریائے یردن اسرائیلیوں کو موآب کے میدانوں میں اُن کے اکتالیسویں پڑاؤ میں وعدے کی سرزمین سے الگ کرتا ہے۔

عہدِ جدید میں متی کے پہلے باب میں یسوع مسیح کا نسب نامہ دیا گیا ہے۔ یہاں چودہ پشتوں کے تین گروہوں کا ذکر کیا گیا ہے:

''پس سب پشتیں ابرہام سے داؤد تک چودہ پشتیں ہوئیں اور داؤد سے لے کر گرفتار ہو کر بابل جانے تک چودہ پشتیں اور گرفتار ہو کر بابل جانے سے لے کر مسیح تک چودہ پشتیں ہوئیں۔''

بلاشبہ، چودہ پشتوں کے تین مجموعے ہمیں بیالیس پشتوں تک لاتے ہیں ۔لیکن ابرہام سے مسیح تک صرف اکتالیس پشتیں ہیں ۔ بیالیسویں پشت مسیح کا بدن ہے، جو اکتالیسویں پشت کو بیالیسویں پشت سے جوڑتی ہے، جیسے سر بدن کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔اگرچہ وہ بدن ابھی تشکیل پا رہا ہے اور سر اور بدن میں اُس وقت تک جُدائی ہے، جب تک یسوع ''دُور کے ملک'' میں گیا ہوا ہے (متی ۲۱:۳۳،۲۵:۱۴)۔

اب ہم اُس کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ یشوع افرائیمی کے طور پر آئے اور بادشاہی کو لے لے۔

یہ مثالیں ہم پر ظاہر کرتی ہیں کہ اکتالیس اور بیالیس کے اعداد کے درمیان ایک واضح تعلق ہے، ہم اگلے عدد جو کہ بیالیس کا عدد ہے اُس میں اِس کی مزید وضاحت کریں گے۔ بیالیس'' آمد، آنا اور قدم رنجہ فرمائی'' کا عدد ہے۔آمد یا آنے سے جُدائی کا مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ بالکل اُسی طرح جیسے بیالیس، اکتالیس کے بعد آتا ہے۔

۴۲

بیالیس (میم۔بیتھ)

(آمد)

عبرانی میں بیالیس کا عدد میم (۴۰) اور بیتھ (۲) سے لکھا جاتا ہے۔میم وقت یا تاریخ کے بہاؤ کو ظاہر کرتا ہے اور بیتھ گھر یا گھرانے کو کہتے ہیں۔اِن دونوں کو اکٹھا کرنے سے بیالیس کا عدد واقعات کے بہاؤ کو ظاہر کرتا ہے جب تک گھر قائم نہیں ہوتا۔بیٹے کی آمد ہی گھر کو قائم کرتی ہے۔

بیٹے کے لیے عبرانی لفظ ''بِن'' (ben) استعمال ہوتا ہے۔درخت کے اُوپر شاخ اِس معاملے میں خاندانی درخت کے اُوپر شاخ کو ظاہر کرتی ہے۔پیدایش ۴۹:۲۲ میں عبرانی لفظ بِن کا ترجمہ ''پودا'' کیا گیا ہے ''یوسف ایک پھل دار ہے۔'' جس طرح ہر درخت کو شاخوں کی ضرورت ہوتی ہے، اُسی طرح ہر ایک خاندان کو ایک بیٹے کی ضرورت ہوتی ہے۔

بیالیسویں دفعہ ابرام کا نام پیدایش ۱۵:۱۳ میں آیا ہے:

> ''اور اُس نے ابرام سے کہا یقین جان کہ جان تیری نسل کے لوگ ایسے ملک میں جو اُن کا نہیں پردیسی ہوں گے اور وہاں کے لوگوں کی غلامی کریں گے اور وہ چار سو برس تک اُن کو دُکھ دیں گے۔''

یہ اضحاق کی پیدایش کی ایک پیشین گوئی تھی، کیوں کہ خُدا نے کہا ''کیوں کہ اضحاق سے تیری نسل کا نام چلے گا'' (پیدایش ۲۱:۱۲)۔اضحاق کی پیدایش کے ساتھ یہ چار سو سالہ دَور کا آغاز تھا، ایک ایسے ملک میں جو اُن کا نہیں ۔''، یعنی ملکِ کنعان ایک ایسی سرزمین جو مصر کے زیرِ تسلط تھی۔تین سال پہلے خُدا نے ابرہام کے ساتھ عہد باندھا۔ابرہام اور موسیٰ کے ساتھ باندھے گئے عہد کے درمیان چار سو تیس سال کا عرصہ تھا (گلتیوں ۳:۱۷)۔

پیدایش ۱۵:۱۳ کی پیشین گوئی نے خود ابرہام کے حقیقی فرزندوں کی تخلیق کے طویل عمل کو ظاہر کیا جو اُس کے ایمان کو ظاہر کرتے ہیں (گلتیوں ۳:۷)۔اِس معاملے میں ایمان چار سو سال ستائے جانے کے وسیلے

آزمایا گیا۔ اِس ستائے جانے کا خاتمہ مصر سے اسرائیل کی پیدایش کے ساتھ ہوا۔ اِسی لیے موسیٰ سے کہا گیا کہ وہ فرعون سے کہے" اسرائیل میرا بیٹا بلکہ میرا پہلوٹھا ہے"(خروج ۴:۲۲)۔

خُدا کے پہلوٹھے بیٹے کی آمد چار سو سالوں کے اختتام کو من وعن اُسی وقت ظاہر کرتی ہے جب وہ بہ طور غلام عیدِ فسح پر مصر سے نکلے۔ یہ دن بّرے کے خون کے وسیلے ایمان سے راست باز ٹھہرائے جانے کی نشاندہی کرتا ہے۔

اکتالیس کا عدد اِن معنوں میں بیالیس کے عدد سے ربط میں ہے کہ خُدا کے بیٹوں کو لازمی آنے سے پہلے الگ ہونا پڑے گا۔ ایک طرح سے وہ اپنی ماں سے الگ ہوئے تھے، دُوسرے معنوں میں وہ جسمانی لڑکوں سے ممتاز تھے۔ اِس لیے اسرائیل اپنی ماں مصر سے الگ ہو گیا، کیوں کہ خُدا نے کہا" اپنے بیٹے کو مصر سے بلایا"(ہوسیع ۱۱:۱)۔ ایک بار پھر اسرائیلی فسح کے بّروں کے وسیلے راست باز ٹھہرائے گئے، پھر وہ اُن نفسانی مصریوں سے الگ ہو گئے جن کے درمیان وہ ایک طویل عرصے سے رہ رہے تھے۔

یوں خُدا اسرائیل کا باپ تھا اور مصر اُن کی ماں تھا۔ اِس طرح قوم اسمٰعیل کا ایک رُوحانی تغیر تھا، جس کا باپ ابرام اور اُس کی ماں ہاجرہ مصری تھی۔ وہ کبھی بھی وعدے کے فرزند نہیں ہو سکتے اگر وہ فسح کے بّرہ پر یقین نہیں کرتے جو اُن کو اپنی چراگاہ کی بھیڑیں بناتا ہے۔

پیدایش ۱۶:۱۲ میں فرشتے کے مطابق اسمٰعیل "گورخر کی طرح آزاد مرد (pareh awdawm)" تھا۔ گدھے کا پہلوٹھا ناپاک ہوتا اور اُسے خُدا کے سامنے پیش نہیں کیا جاتا تھا۔ اُس کے لیے عوضی کی ضرورت ہوتی۔ اِس لیے خروج ۱۳:۱۲،۱۳ میں شریعت ہمیں بتاتی ہے:

> "تو تو پہلوٹھی کے بچوں کو اور جانوروں کے پہلوٹھوں کو خُداوند کے لیے الگ کر دینا۔ سب نر بچے خُداوند کے ہوں گے۔ اور گدھے کے پہلے بچے کے فدیہ میں بّرہ دینا اور اگر تو اُس کا فدیہ نہ دے تو اُس کی گردن توڑ ڈالنا اور تیرے بیٹوں میں جتنے پہلوٹھے ہوں اُن سب کا فدیہ تجھ کو دینا ہو گا۔"

حقیقت یہ ہے کہ اسرائیلیوں کا چھڑایا جانا ہمیں بتاتا ہے کہ وہ رُوحانی گورخر تھے، کیوں کہ رُوحانی اسمٰعیلیوں کی ماں مصر (ہاجرہ) تھا۔ لہٰذا مصر سے آنے اور خُدا کے سامنے اپنی مخلصی کے لیے پیش کیے جانے کے لیے اُن کو ایک بّرے کی ضرورت تھی۔ یہ فسح کا بّرہ تھا جس نے فرق پیدا کیا نہ کہ اُن کے نسب نامہ نے۔

اِسی لیے زبورنویس بڑی صداقت سے زبور۱۰۰:۳ میں کہہ سکا ''اُسی نے ہم کو بنایا اور ہم اُسی کے ہیں۔ ہم اُس کے لوگ اور اُس کی چراگاہ کی بھیڑیں ہیں۔'' تمام رُوحانی گورخریا ''جسمانی فرزند'' (رومیوں ۹:۸) ایک ہی طریقے سے خُدا کی ''بھیڑیں'' (فرزند) بننے کا موقع حاصل کریں گا۔ اِس کے لیے خُدا کے برّے پر ایمان لانے کی ضرورت ہے جو دُنیا کا گناہ اُٹھا لے جاتا ہے (یوحنا ۱:۲۹)۔ وہ ہمارا نجات دہندہ ہے۔ ہم گلتیوں ۴:۴-۷ میں پڑھتے ہیں:

''لیکن جب وقت پورا ہو گیا تو خُدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا جو عورت سے پیدا ہوا اور شریعت کے ماتحت پیدا ہوا۔ تاکہ شریعت کے ماتحتوں کو مول لے کر چھڑا لے اور ہم کو لے پالک ہونے کا درجہ ملے۔ اور چوں کہ تم بیٹے ہو اِس لیے خُدا نے اپنے بیٹے کا رُوح ہمارے دلوں میں بھیجا جو ابّا یعنی اے باپ! کہہ کر پکارتا ہے۔ پس اب تو غلام نہیں بلکہ بیٹا ہے اور جب بیٹا ہوا تو خُدا کے وسیلے سے وارث بھی ہوا۔''

مسیح پر ایمان لانے کے سبب اب ہم غلام نہیں بلکہ ''وعدے کے فرزند'' ہیں، اب ہم ہاجرہ لونڈی کے نہیں بلکہ اضحاق کی طرح ابرہام اور وعدہ کے فرزند ہیں (گلتیوں ۴:۲۸)۔

یہ سب کچھ اسرائیل کی مصر میں غلامی سے اُن دنوں تک وقت کی تکمیل کی مثال ہے جب اُنھوں نے مصر سے نکلنے اور وعدے کی سرزمین کی طرف اپنے سفر کو شروع کیا۔ ہم بھی اپنے جسمانی ماں باپ کے وسیلے بہ طور جسمانی فرزند پیدا ہوئے، لیکن ہم برّے پر ایمان لانے کے وسیلے ابرہام اور خُدا کے فرزند ہیں جس نے ہمیں چھڑایا ہے۔ ہمیں گدھوں سے بھیڑوں میں بدل دیا گیا۔

وقت کی بھرپوری آمد کا اشارہ ہے، جس کی مثال بیالیس کے عدد کے وسیلے ظاہر کی گئی۔

لٰہذا بیالیس کا عدد ایمان کے گھرانے کے تعلق سے تاریخ کا ایک بہاؤ ہے (گلتیوں ۶:۱۰)، جس کا آغاز ابرام (بعد میں ابرہام) ایمان داروں کے باپ سے شروع ہوتا ہے (رومیوں ۴:۱۱)۔ ''ابرہام کے فرزند'' وہ (گلتیوں ۳:۷) ہیں جو اُس کے ایمان میں شریک ہیں، اور اُنھیں ''خُدا کے فرزند'' بھی کہا گیا ہے (گلتیوں ۳:۲۶)۔ پس یہ واضح ہے کہ ایمان دار خُدا کے گھرانے کا حصہ ہیں جیسا کہ بیتھ کا حرف اشارہ کرتا ہے۔

بیالیسویں دفعہ ابرہام کا نام پیدائش ۲۱:۱۱ میں آیا ہے، وہاں وہ سارہ کے مطالبے پر فوراً عمل کرتا ہے کہ

ہاجرہ اور اسمٰعیل کو نکال دیا جائے۔ دسویں آیت میں ہم اِس طرح پڑھتے ہیں:

''تب اُس نے ابرہام (۴۱) سے کہا کہ اِس لونڈی کو اور اُس کے بیٹے کو نکال دے کیوں کہ اِس لونڈی کا بیٹا میرے بیٹے اضحاق کے ساتھ وارث نہ ہوگا۔ پر ابرہام (۴۲) کو اُس کے بیٹے کے باعث یہ بات نہایت بُری معلوم ہوئی۔''

یہ عبارت فرزندیت کے متعلق ہے۔ اسمٰعیل اور اضحاق دونوں ابرہام کے جسمانی فرزند تھے، لیکن وارث صرف ایک ہی ہوسکتا تھا۔ آخر وہ وقت آن پہنچا جب ہاجرہ اور اسمٰعیل کو اُن نمونوں اور اشاریوں کو پورا کرنے کے لیے نکال دیا گیا جن کی وہ نمائندگی کرتے تھے۔ ہاجرہ پرانے عہد کی نمائندگی کرتی ہے، اور اسمٰعیل جسمانی یا نفسانی فرزندوں کو ظاہر کرتا ہے، جو پرانے عہد کے مذہب کے غلام ہیں (گلتیوں ۴: ۲۲-۳۱)۔

یہ ہمیں سکھاتا ہے کہ ابرہام کے فرزندوں (یعنی اُس کے وارثوں) کو لازمی نئے عہد (سارہ) کے وسیلے پیدا ہونا چاہیے۔ بالفاظ دیگر، اُنھیں لازماً اپنے کانوں کے ذریعے خُدا کے ''تخم'' کے وسیلے پیدا ہونا چاہیے جو ''زندہ اور قائم ہے'' (۱۔ پطرس ۱: ۲۳)۔

یہ نہایت اہم بات ہے کہ بیالیس کا عدد براہِ راست فرزندیت (بیتھ: گھر۔ گھرانہ) کی بارے میں بات کرتا ہے، کیوں کہ اسمٰعیل اور اضحاق کے دعووں کی ہم سری کے پیچھے یہی مرکزی موضوع ہے۔ اضحاق کے ''فرزندیت'' کے دعویٰ کو قائم کرنے کے لیے اسمٰعیل کو نکالنا پڑا۔

بیالیسویں دفعہ یوسف کا نام پیدایش ۴۱: ۱۵ میں آیا ہے، یہ اکتالیسویں ذکر کے فوراً بعد آتا ہے جہاں یوسف کو دُوسرے قیدیوں سے الگ کیا جاتا ہے اور اُسے فرعون کے حضور پیش کیا جاتا ہے۔

''تب فرعون نے یوسف (۴۱) کو بلوا بھیجا۔ سو اُنھوں نے جلد اُسے قید خانہ سے باہر نکالا اور اُس نے حجامت بنوائی اور کپڑے بدل کر فرعون کے سامنے آیا۔ فرعون نے یوسف (۴۲) سے کہا میں نے ایک خواب دیکھا ہے جس کی تعبیر کوئی نہیں کرسکتا اور مجھ سے تیرے بارے میں کہتے ہیں کہ تو خواب کو سن کر اُس کی تعبیر کرتا ہے۔''

اِس مثال میں ہم دیکھتے ہیں کہ زندانِ مصر میں غلامی کے بارہ سال گزارنے کے بعد بالآخر یوسف کا وقت آ گیا۔ نبوتی طور پر مصر دُنیا کی نمائندگی کرتا ہے۔ یوسف بیٹے یا وارث کی تصویر کشی کرتا ہے، کیوں کہ وہ پہلوٹھے کے حق کا وارث تھا (۱۔ تواریخ ۵: ۲)۔ مندرجہ بالا آیات میں یوسف کو فرعون کے سامنے پیش کیا گیا،

بالکل جیسے بعدازاں یسوع قبر سے جی اُٹھنے کے بعد باپ کے سامنے پیش ہوا۔

فرعونِ مصر جس نے فوراً یوسف کو ملکِ مصر پر اختیار دے دیا، وہ خُدا باپ کی نمائندگی کرتا ہے جس نے حکم دیا کہ یوسف کے سامنے''گھٹنے ٹیکو'' (پیدائش ۴۱:۴۳)۔ بالکل اُسی طرح ہم یسوع مسیح کے متعلق بھی پڑھتے ہیں کہ ''یسوع کے نام پر ہر ایک گھٹنا جھکے'' (فلپیوں ۲:۱۰)۔

مکاشفہ کی کتاب میں ہم خلاصی کے آنے سے پہلے بیالیس مہینوں (مکاشفہ ۱۳:۵) کے مصیبت کے دورانیے کے بارے میں پڑھتے ہیں۔ یہ بعد کی تاریخ میں اُسی اصول کا ایک نبوتی اطلاق ہے۔ یہ بالکل ویسے ہی ہے جیسے یردن اور ملکِ موعودہ میں داخل ہونے سے پہلے کسی کو بھی لازمی بیابان میں اکتالیس''ڈیروں'' سے گزرنا پڑے گا۔ اُن ڈیروں کو گنتی ۳۳:۵-۴۹ بیان کیا گیا ہے۔

دراصل جب یشوع کا نام بیالیسویں دفعہ آیا ہے تو وہ یردن کے بیچ میں بات کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے، یہ جگہ اسرائیل کے وعدے کی سرزمین میں داخل ہونے کا مقام تھا۔ یشوع ۴:۵ میں ہم پڑھتے ہیں:

> ''اور یشوع (۴۲) نے اُن سے کہا تم خُداوند اپنے خُدا کے عہد کے صندوق کے آگے آگے یردن کے بیچ میں جاؤ اور تم میں سے ہر شخص بنی اسرائیل کے قبیلوں کے شمار کے مطابق ایک ایک پتھر اپنے اپنے کندھے پر اُٹھالے۔''

بے شک یشوع مسیح کی مثل تھا جسے وہی نام (یسوع) دیا گیا۔

عہدِ جدید میں ہمیں ایک دل چسپ ''آمد کا وقت'' ملتا ہے، جس میں رُوح القدس ''غیر اقوام'' پر نازل ہوتا ہے۔ بیالیسویں دفعہ اعمال کی کتاب میں پطرس کے نام کا ذکر اعمال ۱۰:۴۵ میں ہوا ہے:

> ''اور پطرس (۴۲) کے ساتھ جتنے مختون ایمان دار آئے تھے وہ سب حیران ہوئے کہ غیر قوموں پر بھی رُوح القدس کی بخشش جاری ہوئی۔''

کوئی بھی اِس بات کو دو طریقوں سے دیکھ سکتا ہے۔ اولاً، غیر قوموں کا رُوح القدس کو حاصل کرنے کا وقت آ پہنچا ہے۔ ثانیاً، وہ وقت بھی آ پہنچا ہے جب یہودی مائل مسیحیوں نے بالآخر یہ سمجھنا شروع کر دیا کہ رُوح القدس پر اُن کا کوئی امتیازی حق نہیں ہے۔ درحقیقت اُنھیں یہ بات پہلے ہی معلوم ہو جانی چاہیے تھی، اگر یہ سچائی انسانوں کی روایات میں مخفی نہ ہوتی۔ ہفتوں کی عید (جسے بعد میں پنتکست کہا گیا) نہ صرف اسرائیلیوں بلکہ غیر قوموں نے بھی منائی (استثنا ۱۶:۱۰، ۱۱)۔

اعمال کی کتاب میں بیالیسویں مرتبہ پولس کا نام اعمال ۱۸:۱میں آیا ہے:

''اِن باتوں کے بعد پولس اتھینے سے روانہ ہوکر کرنتھس میں آیا۔''

یہاں ہم علیحدگی (۴۱) اور آمد (۴۲) میں میل دیکھتے ہیں۔ وہ اتھینے سے الگ ہوکر کرنتھس پہنچا۔

متی کی انجیل میں بیالیسویں مرتبہ یسوع کے نام کا ذکر متی ۹:۳۵ میں ہوا ہے:

''اور یسوع (۴۲) سب شہروں اور گاؤں میں پھرتا رہا اور اُن کے عبادت خانوں میں تعلیم دیتا اور بادشاہی کی خوش خبری کی منادی کرتا اور ہر طرح کی بیماری اور ہر طرح کی کم زوری دُور کرتا رہا۔''

یہ ظاہر کرتا ہے کہ جب یسوع آئے گا تو اِس کا کیا مطلب ہوگا۔ وہ خوش خبری کی منادی کرنے اور تعلیم دینے آتا ہے۔ وہ ہر طرح کی بیماریوں کو شفا دینے آتا ہے۔ تاہم کیوں کہ مسیح کو لازمی دوبارہ آنا چاہیے، متی ۹:۳۵ اُس کی آمد ثانی کی پیشین گوئی کرتا ہے اور یہ اُس کے بدن تک بھی پھیلی ہوئی ہے۔ متی کے پہلے باب میں دیکھیں یسوع کا ذکر اکتالیسویں پشت میں ہوا ہے اور مسیح جو اُس کا بدن ہے اُس کا ذکر بیالیسویں پشت میں ہوا ہے۔

مسیح کی پہلی آمد نے اِس طرح کی خدمت کا آغاز کیا، تاہم بعد کے سالوں میں یہ ڈرامائی طور پر ختم ہوگئی اور تقریباً معدومیت کے مقام تک پہنچ گئی۔ لہٰذا مسیح کی دُوسری آمد کی ضرورت ہے جہاں اُس کا بدن (کلیسیا) کامل ہوگا اور مسیح میں اپنی بلاہٹ کو مکمل طور پر انجام دے سکے گا۔ اِسے اُس کی ''آمد'' کے طور پر سوچا جا سکتا ہے، اور یہ وہ وقت ہے جب بادشاہی کی خوش خبری کی منادی شفایابی اور بحالی کے ساتھ مکمل طور پر ہوگی۔

۴۳

تینتالِس (میم۔گیمل)

(جھگڑا۔تنازعہ۔لڑائی۔مناقشہ)

عبرانی میں تینتالیس کا عدد میم (۴۰) اور گیمل (۳) سے لکھا جاتا ہے۔میم پانی ہے جو وقت یا تاریخ کے بہاؤ کی نشاندہی کرتا ہے۔عبرانی میں گیمل اُونٹ کو کہتے ہیں، جو اُوپر اُٹھنے کو ظاہر کرتا ہے۔غرور اِس کا منفی پہلو ہے،اختیار میں بلند یا سرفراز ہونا اِس کا مثبت پہلو ہے۔اِس اطلاق کا انحصار سیاق وسباق پر ہے۔

تینتالیسویں دفعہ ابرام کا ذکر پیدایش ۱۵:۱۸ میں ہوا ہے، جہاں خُدا اُس کی اولاد کو ملکِ کنعان پر اختیار بخشتا ہے''اُسی روز خُداوند نے ابرام سے عہد کیا۔۔۔میں نے تیری اولاد کو دیا ہے۔''

تینتالیسویں دفعہ ابرہام کا نام پیدایش ۲۱:۱۲ میں آیا ہے، جہاں لکھا ہے''۔۔۔کیوں کہ اضحاق سے تیری نسل کا نام چلے گا۔'' یہ اسمٰعیل کے ساتھ جھگڑے کے بعد بہ طور وارث اضحاق کی سرفرازی کی بات کرتا ہے۔

تینتالیسویں دفعہ اضحاق کے نام کا ذکر پیدایش ۲۶:۲۰-۲۲ میں ہوا ہے، جہاں وہ عسق کے کنویں کے لیے جھگڑا کرتے دکھائی دیتا ہے:

> ''تب جرار کے چرواہوں نے اِضحاق کے چرواہوں سے جھگڑا کیا اور کہنے لگے کہ یہ پانی ہمارا ہے اور اُس نے اُس کنویں کا نام عسق رکھا کیوں کہ اُنھوں نے اُس سے جھگڑا کیا۔اور اُنھوں نے دُوسرا کنواں کھودا اور اُس کے لیے بھی وہ جھگڑنے لگے اور اُس نے اُس کا نام سِتنہ رکھا۔سو وہ وہاں سے دُوسری جگہ چلا گیا اور ایک اور کنواں کھودا جس کے لیے اُنھوں نے جھگڑا نہ کیا اور اُس نے اُس کا نام رحوبوت رکھا اور کہا کہ اب خُداوند نے ہمارے لیے جگہ نکالی اور ہم اِس ملک میں برومند ہوں گے۔''

شاید یہ تینتالیسویں عدد کی سب سے اہم مثال ہے،جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اِس کا تعلق جھگڑے یا لڑائی کے ساتھ ہے۔عسق کا مطلب''جھگڑا'' ہے۔سِتنہ کے معنی''لڑائی'' کے ہیں۔تیسرے کنویں کا نام رحوبوت رکھا گیا،جس کے معنی''ایک وسیع یا کشادہ جگہ'' ہیں۔پھر اضحاق بیرسبع کو گیا جہاں''اضحاق کے

نوکروں نے ایک کنواں کھودا'' (پیدایش ۲۶:۲۵)۔ یہ چوالیسویں مرتبہ اضحاق کے نام کا ذکر ہے اور یہ جھگڑا ختم ہونے کے بعد ہوا ہے۔

تینتالیسویں مرتبہ یروشلیم کا ذکر ۲۔سموئیل ۲۰:۲۲ میں ہوا ہے، جہاں داؤد کی فوج یوآب کی قیادت میں سبع بن بکری کو قتل کرنے کے بعد ''یروشلیم کو بادشاہ کے پاس لوٹ آئی'' جو تخت کے لیے داؤد سے جھگڑا کر رہا تھا۔ یوآب نے ابیل میں شہر پناہ تک سبع کا پیچھا کیا (۲۔سموئیل ۲۰:۱۸)۔ جب وہ دیوار کو توڑنے کی کوشش کر رہے تھے تو ''ایک دانش مند عورت'' نے اُن کو مشورہ دیا کہ اگر سبع کا سر دیوار کے اُوپر سے پھینک دیا جائے تو یہ جھگڑا ختم ہوسکتا ہے۔ اٹھارھویں آیت میں لکھا ہے:

> ''تب وہ کہنے لگی کہ قدیم زمانہ میں یوں کہا کرتے تھے کہ وہ ضرور اِبیل میں صلاح پوچھیں گے اور اِس طرح وہ بات کو ختم کرتے تھے۔''

بالفاظ دیگر، اِبیل شہر میں قدیم زمانے میں بہت سے جھگڑے حل ہو چکے تھے (شاید اِس شہر کا نام ہابل کے نام پر رکھا گیا جو اپنے بھائی قائن کے ساتھ جھگڑے میں مارا گیا)۔ اِبیل کے لوگوں نے سبع کا سر دیوار سے پھینک دیا اور یوں یہ جھگڑا ختم ہو گیا۔ جھگڑے کے ختم ہونے کے بعد یوآب ''یروشلیم کو بادشاہ کے پاس لوٹ آیا۔'' یہ تینتالیسویں مرتبہ ہے جب کلام میں یروشلیم کا ذکر آیا ہے۔

جب کلامِ مقدس میں تینتالیسویں بار نوح کا نام آیا ہے تو وہاں بھی پس منظر میں ہمیں جھگڑا نظر آتا ہے۔ یہ حزقی ایل ۱۴:۱۴ میں یروشلیم کے خلاف خُدا کے جھگڑے کے تناظر میں آتا ہے:

> ''تو اگر چہ یہ تین شخص نوح اور دانی ایل اور ایوب اُس میں موجود ہوں تو بھی خُداوند خُدا فرماتا ہے کہ وہ اپنی صداقت سے فقط اپنی ہی جان بچائیں گے۔''

عہدِ جدید میں تینتالیسویں دفعہ یسوع کے نام کا ذکر لوقا کی انجیل میں لوقا ۹:۳۳ میں پہاڑ پر یسوع کی تبدیلی کے بیان میں پایا جاتا ہے:

> ''جب وہ اُس سے جُدا ہونے لگے تو ایسا ہوا کہ پطرس نے یسوع سے کہا اَے اُستاد ہمارا یہاں رہنا اچھا ہے۔ پس ہم تین ڈیرے بنائیں۔ ایک تیرے لیے۔ ایک موسیٰ کے لیے ایک ایلیاہ کے لیے۔ لیکن وہ جانتا نہ تھا کہ کیا کہتا ہے۔''

وہاں بادل سے آنے والی الٰہی آواز نے پطرس سے مناقشہ کیا اور کہا ''یہ میرا برگزیدہ بیٹا ہے۔ اِس کی سنو۔''

یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ ایسے خُدا نے خود پطرس سے مناقشہ کیا۔

تینتالیسویں دفعہ پطرس کا ذکر عہدِ جدید میں اعمال ۵:۲۹ میں ہوا ہے، جہاں ہم اُسے سردار کاہن کے ساتھ جھگڑا کرتے ہوئے پاتے ہیں، جس نے رسولوں کو یسوع کا نام لے کر منادی کرنے سے منع کیا تھا۔

''پطرس اور رسولوں نے جواب میں کہا کہ ہمیں آدمیوں کے حکم کی نسبت خُدا کا حکم ماننا زیادہ فرض ہے۔''

تینتالیسویں مرتبہ اعمال کی کتاب میں پطرس کے نام کا ذکر اعمال ۱۰:۴۶، ۴۷ میں پایا جاتا ہے:

''کیوں کہ اُنھیں (غیر اقوام کو) طرح طرح کی زبانیں بولتے اور خُدا کی تمجید کرتے سنا۔ پطرس (۴۳) نے جواب دیا۔ کیا کوئی پانی سے روک سکتا ہے کہ یہ بپتسمہ نہ پائیں جنھوں نے ہماری طرح رُوح القدس پایا؟''

اِس حوالے کا سیاق وسباق اُس جھگڑے کو ظاہر کرتا ہے جو یہودیوں اور غیر اقوام کے درمیان تھا۔ یہاں تک کہ ابتدائی کلیسیا کو بھی اِس حقیقت کو قبول کرنے میں دشواری تھی کہ غیر اقوام رُوح القدس کو حاصل کرسکتی ہیں۔ پطرس نے یہاں پیشین گوئی کے وسیلے ایک اعلیٰ فیصلہ جاری کیا جس نے غیر قوموں کے پنتکست کے تجربے اور پانی کا بپتسمہ لینے کے حق کو تسلیم کیا۔

تینتالیسویں دفعہ پولس کے نام کا ذکر اعمال ۱۸:۵، ۶ میں ہوا ہے:

''اور جب سیلاس اور تیمتھیس مکدنیہ سے آئے تو پولس کلام سنانے کے جوش سے مجبور ہو کر یہودیوں کے آگے گواہی دے رہا تھا کہ یسوع ہی مسیح ہے۔ جب لوگ مخالفت کرنے اور کفر بکنے لگے تو اُس نے اپنے کپڑے جھاڑ کر اُن سے کہا تمھارا خون تمھاری ہی گردن پر۔ میں پاک ہوں۔ اب سے غیر قوموں کے پاس جاؤں گا۔''

یہاں ایک بار پھر اُن لوگوں کے بارے میں بات کی گئی ہے جو پولس کے ساتھ جھگڑا کر رہے تھے جب اُس نے خوش خبری کی منادی کی۔

گلتیوں ۳:۱۷ میں ہم دیکھتے ہیں کہ ابرہام کے وعدے سے لے کر پرانے عہد تک جو خُدا نے سینا پر موسیٰ کے وسیلے باندھا (خروج ۱۹:۸) چار سو تیس (۱۰x۴۳) سال تھے۔

''میرا یہ مطلب ہے کہ جس عہد کی خُدا نے پہلے سے تصدیق کی تھی اُس کو شریعت چار سو

تیس برس کے بعد آ کر باطل نہیں کرسکتی کہ وہ وعدہ لا حاصل ہو۔''

یہ چار سو تیس سالوں کے جھگڑے کے دَور کی توسیع تھا، جس کا آغاز ہاجرہ اور اسمٰعیل سے ہوا اور بعدازاں اِس میں اُن کی مصر کی غلامی کو بھی شامل کیا گیا۔ پولس کے گلتیوں کو لکھے گئے خط کے تناظر میں وہ واضح کرتا ہے کہ ابرہام کا وعدہ موسیٰ کے عہد کے وسیلے باطل نہیں ہوسکتا۔ اگر کوئی تنازعہ (جھگڑا) ہو تو ہمیشہ سابقہ عہد کو ترجیح دی جاتی ہے جب تک اُسے کسی وجہ سے باطل نہ کر دیا جائے۔

اِس صورت میں پرانا عہد جس نے راست بازی (نجات) کی شرط کے لیے اطاعت اور فرمانبرداری کا تقاضا کیا، ابرہام کے وعدے پر فوقیت حاصل نہیں کرسکتا جس کی بنیاد صرف خُدا کی مرضی پر تھی۔ ابرہام سے وعدے نے نئے عہد کی پیش بینی کی جو انسان کی مرضی کی بجائے ایمان کے وسیلے خُدا کے وعدے پر قائم کیا گیا تھا۔

جیسا ہم نے کہا اِس بار اضحاق اور اسمٰعیل کے درمیان جھگڑا ہوا، کیوں کہ اسمٰعیل ہاجرہ مصری کا بیٹا تھا۔ تینتالیس کے عدد سے اِس کا تعلق اِس حقیقت میں ہے کہ پرانے عہد کے فرزندوں اور نئے عہد کے فرزندوں میں ایک لاینفک جھگڑا ہے۔ جسمانی طور پر پیدا ہونے والے بچے یہ یقین رکھتے ہیں کہ ابرہام سے جسمانی اور نسبی تعلق کی وجہ سے وہ حقیقی وارث ہیں۔ لیکن جو وعدے کے فرزند (یعنی نئے عہد کے وسیلے) ہیں وہ اضحاق کی طرح حقیقی وارث ہیں۔

ہر ایک فریق وارث ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور یہی اُن کے درمیان جھگڑے کی وجہ ہے۔ لیکن آخرکار ابرہام کا وعدہ برتر ہوتا ہے نہ صرف اِس لیے کہ خُدا کا وعدہ مقدوم ہوتا ہے بلکہ اِس لیے بھی کہ حقیقت میں صرف وہ عہد ہی کامیاب ہوسکتا تھا۔

ہم یسوع کی خدمت کے آغاز ۳۰ عیسوی کی فسح سے لے کر یہودی بغاوت کے اختتام تک کے تینتالیس سالہ دَور کا بھی ذکر کر سکتے ہیں، جب رومیوں نے آخرکار ۷۳ عیسوی کی فسح کے موقع پر مسادا کو لے لیا۔ یسوع ۲۹ عیسوی میں نرسنگوں کی عید پر بالغ ہو چکا تھا اور پھر وہ دس دن بعد یومِ کفارہ کے موقع پر یوحنا اصطباغی کے پاس بپتسمہ لینے گیا۔ تاہم کچھ مہینوں بعد جب اُس نے قانائے گلیل کی شادی میں شرکت کی تو اُس نے اقرار کیا کہ ''ابھی میرا وقت نہیں آیا'' (یوحنا ۲:۴)، کیوں کہ راہ کی تیاری کے لیے ابھی تک یوحنا کی خدمت کا آغاز نہیں ہوا تھا۔

۳۰ عیسوی کے ابتدائی مہینوں میں یوحنا کو جیل میں ڈالے جانے کے بعد ہی یسوع نے کلام کی منادی کرنے کی کل وقتی خدمت کا آغاز کیا۔ متی ۴:۱۲-۱۷ میں لکھا ہے:

''جب اُس نے سنا کہ یوحنا پکڑوا دیا گیا تو گلیل کو روانہ ہوا۔۔۔ اُس وقت سے یسوع نے منادی کرنا اور یہ کہنا شروع کیا کہ توبہ کرو کیوں کہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے۔''

ہم جانتے ہیں کہ تھوڑی مدت کے بعد عیدِ فسح کے قریب یوحنا کا سر قلم کر دیا گیا۔ ہم اِس بات کو کیسے جانتے ہیں؟

متی ۱۴:۱۰ ہمیں بتاتا ہے کہ یوحنا کا سر قلم کرنے کے بعد اُس کے شاگرد آئے اور یسوع کو اِس بارے میں بتایا۔ پھر یسوع گلیل کی جھیل کے اُس پار چلا گیا، جہاں لوگ اُس کے پیچھے ہو لیے۔ وہاں یسوع نے پانچ ہزار لوگوں کو کھانا کھلایا اور پھر دُعا کرنے کے لیے پہاڑ پر چڑھ گیا، جب کہ شاگرد جھیل میں طوفان میں پھنس گئے۔ پھر یسوع پانی پر چلتا ہوا اُن کے پاس آیا اور کشتی فوراً کفرنحوم کی دُوسری جانب چلی گئی۔

متی ہمیں اُن واقعات کی تاریخ کے بارے میں نہیں بتاتا، لیکن یوحنا کی انجیل میں بیان کیے گئے واقعے کو پڑھتے ہوئے، رسول ہمیں یوحنا ۶:۴ میں بتاتا ہے کہ ''یہودیوں کی عیدِ فسح نزدیک تھی۔'' یوں یوحنا اصطباغی کی موت ۳۰ عیسوی میں عیدِ فسح کے موقع پر ہوئی، اور یسوع تین سال بعد ۳۳ عیسوی میں فسح کے موقع پر مصلوب کیا گیا۔ ہمارا ایمان ہے کہ یوحنا جائز سردار کاہن تھا جسے الٰہی بلاوے کے تحت بلایا گیا، حالاں کہ اُس کی بلاہٹ کو ہیرودیس بادشاہ کے مقرر کردہ کاہنوں نے غصب کر لیا۔ جب یوحنا مر گیا تو سردار کاہن کا اختیار صرف اُس کے قریبی رشتہ دار یسوع کے سپرد کیا جا سکتا تھا۔

یسوع یوحنا کا قریبی رشتہ دار تھا۔ یوحنا اصطباغی کی ماں الیشع تھی جو مریم کی رشتہ دار تھی (لوقا ۱:۳۶)۔ یوحنا بے اولاد مر گیا، یوں آسمانی نمونے کے مطابق چوغہ یسوع کو دیا گیا۔ اُس نے لاوی سے ملکِ صدق کو کہانتی تغیر بھی فراہم کیا، کیوں کہ یوحنا کا باپ لاوی تھا، جب کہ یوسف اور مریم یہوداہ سے تھے۔

ہمارا نکتہ یہ ہے کہ یسوع نے یوحنا کے قید کیے جانے کے بعد منادی کرنا شروع کیا، اس سے تخت اور اعلیٰ کہانت کا ایک طویل جھگڑا شروع ہو گیا، یہ دونوں جائز طور پر یسوع مسیح کی ہیں۔ اِس جھگڑے کے خاتمے کا آغاز ۷۰ عیسوی میں یروشلیم اور ہیکل کی بربادی سے شروع ہوا۔ اِس جنگ کا حتمی حل ۷۳ عیسوی میں ہوا جب

اُس سال عیدِفسح کی صبح مسادا کو لے لیا گیا۔۳۰ عیسوی سے ۷۰ عیسوی تک ۴۳ سال تھے۔

یہ تمام مثالیں ہم پر ظاہر کرتی ہیں کہ وقت اور تاریخ کے بہاؤ میں تینتالیس کے عدد کا تعلق جھگڑے اور تنازعے سے ہے، جس کا نتیجہ بالآخر سچائی کی فتح اور الٰہی بلاوے کے تحت بلائے جانے والوں کی اختیار کے درجات میں سرفرازی ہے۔

۴۴

چوالیس (میم۔دالتھ)

(چنے ہوئے لوگ)

چوالیس کے عدد کو دو عبرانی حروف میم (۴۰) اور دالتھ (۴) سے لکھا جاتا ہے۔

میم پانی ہے جو وقت یا تاریخ کے بہاؤ کو ظاہر کرتا ہے۔ عبرانی میں دالتھ دروازہ ہے اور یہ چار کے عدد کو بھی ظاہر کرتا ہے۔ چار کا عدد زمین (مادی تخلیق) کا عدد ہے۔ چوالیس کا عدد دوہرے چار سے لکھا جاتا، جو چار کی شدید تر صورت ہے۔ چوالیس کے عدد سے مراد ''چنے ہوئے لوگ'' ہیں۔

عبرانی کے لفظ adama کا مطلب ''زمین یا مٹی'' ہے۔ آدم کو یہ کام اِس لیے دیا گیا تا کہ وہ زمین کو ظاہر کرے۔ یہی وجہ ہے کہ خُدا نے اُسے پیدایش ۳:۱۹ میں کہا ''جب تک کہ زمین میں تو پھر لوٹ نہ جائے اِس لیے کہ تو اُس سے نکالا گیا ہے کیوں کہ تو خاک ہے اور خاک میں پھر لوٹ جائے گا۔''

آدم کے تمام بچوں کو ''آدمی کے بیٹے'' کہا جا سکتا ہے یعنی ''آدم کے بیٹے''، لیکن بعدازاں دانی ایل ۷:۱۳ میں ''ابنِ آدم'' کی اصطلاح کو نبوتی طور پر استعمال کیا گیا۔ یہاں آدم کی میراث کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جسے پیدایش ۱:۲۶ میں اختیار دیا گیا۔ مسیح کے زمانے میں اِس اصطلاح کو مسیح کے تعلق سے سمجھا گیا (متی ۲۶:۶۳، ۶۴)، جسے اعلیٰ ترین اختیار حاصل کرنے کے لیے چنا گیا۔ پولس اُسے ۱۔کرنتھیوں ۱۵:۴۵، ۴۷ میں ''پچھلا آدم'' اور ''دُوسرا آدم'' کہتا ہے۔

یہ سب کچھ مسیح کے قد کے اندازہ تک پہنچنے کے لیے خُدا کے علمِ سابق کے مطابق ''چنے'' گئے، وہ لوگ ہیں جو مسیح کا بدن تشکیل دیتے اور اُس کے ساتھ یگانگت میں ہیں وہ بھی ''چنے'' ہوئے ہیں، کیوں کہ وہ خود یسوع مسیح کی توسیع ہیں۔ ''چنا جانا'' رُوح القدس کے بسنے سے مکمل ہوتا ہے۔ رُوح القدس سب سے پہلے ہمیں بیعانہ کے طور پر عطا کیا گیا (افسیوں ۱:۱۴)، جب تک خُدا ہمیں ہمارے جلالی لباس کو دینے کے لیے موزوں نہیں سمجھتا، جو ہمارے لیے آسمان پر محفوظ ہے (۲۔کرنتھیوں ۵:۱)۔

یہ وہ رُوحانی لباس تھا جو آدم اور حوا سے اُس وقت لے لیا گیا جب اُنھوں نے گناہ کیا اور ''ننگے'' ہو گئے

(پیدایش ۳:۷)۔ جب یسوع نے صلیب پر اُن کے گناہوں کا کفارہ ادا کرنے کے لیے جان دی تو یہ لباس اُن کے حقیقی مالکوں کو واپس کر دینا چاہیے تھا۔ بہرحال قرض ادا ہو گیا۔ تاہم خُدا نے اُنھیں دورِ خمسین میں رکھنے کا فیصلہ کیا، اور خُدا کو ہمارا قرض خواہ بنا دیا۔ پھر اُس نے اپنے قرض کے بیعانہ (بہ طور متوازی) پر ہمیں رُوح القدس دیا۔

قرض دہندہ وہ ہوتے ہیں جن کو بیعانہ دیا جاتا ہے جب تک کہ وہ اپنے قرض کی مکمل ادائیگی کے لیے واپس نہیں آجاتے ۔۲۔کرنتھیوں ۵:۵ میں پولس عام یونانی سے ہٹ کر عبرانی لفظ arrabon استعمال کرتا ہے، جس کا ترجمہ ''بیعانہ'' گیا گیا ہے۔ یہی لفظ پیدایش ۳۸: ۱۷، ۱۸ اور ۲۰ میں استعمال کیا گیا ہے، جہاں یہوداہ تمر کو اپنے قرض کے بدلے رہن (arrabon) دیتا ہے۔ یہ رہن اُس کے قرض کا بیعانہ نہیں تھا، کیوں کہ یہوداہ نے اُس سے اپنی مہر، اپنا بازوبند اور اپنی لاٹھی واپس لینے کا تقاضا کیا۔

۲۔کرنتھیوں ۵:۱-۵ میں پولس کی بحث میں رُوح القدس خُدا کا بیعانہ ہے، یہ اُس وقت تک مفرط ہے جب تک وہ چنے ہوئے لوگوں کو جلالی لباس واپس نہیں کر دیتا۔ پولس رومیوں ۱۱:۱-۷ میں ہمیں بتاتا ہے کہ ''چنے جانے'' کا تعلق فضل کے باقی ماندہ لوگوں سے ہے، یعنی جو نئے عہد پر ایمان رکھتے ہیں جو وعدے کے فرزند ہیں۔''باقی سخت کیے گئے'' (رومیوں ۱۱:۷)، یہ سخت پن اُن کے اُس بنیادی جھوٹے دعویٰ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے جسمانی حسب ونسب کی وجہ سے چنے ہوئے ہیں۔

صحائف میں چوالیس کے عدد کے بے شمار استعمالات اور اطلاقات موجود ہیں۔ چوالیسویں دفعہ ابرام کا نام پیدایش ۱۶:۱ میں آیا ہے:

> ''اور ابرام کی بیوی ساری کے کوئی اولاد نہ ہوئی۔ اُس کی ایک مصری لونڈی تھی جس کا نام ہاجرہ تھا۔''

یہ فرزندیت کی تمثیل کا آغاز ہے، جس میں پہلے فطری اور بعد میں رُوحانی کو ظاہر کیا گیا ہے۔ اگلی آیت ہمیں بتاتی ہے کہ سارہ نے خُدا کے وعدے کو پورا کرنے کے لیے ہاجرہ کو بہ طور بیوی ابرہام کو سونپ دیا۔ بہ ظاہر اُس نے اُس وقت اپنے چناؤ پر شک کیا کیوں کہ وہ کئی سالوں سے بانجھ تھی۔ لہٰذا ہاجرہ ایک چنی بیوی کی تصویر کشی کرتی ہے جو اسمٰعیل نامی ایک بچے کو جنم دے گی، جس کے بارے میں گمان تھا کہ وہ چنا ہوا ہے۔

ابرام کی عمر اُس وقت چھیاسی (۸۶) برس تھی جب اسمٰعیل کی پیدایش ہوئی (پیدایش ۱۶:۱۶)، اور اگلے

تیرہ سالوں تک وہ یہی سمجھ رہا تھا کہ اصل میں اسمٰعیل ہی اُس کا چنا ہوا وارث ہے۔لیکن جب ابرام ننانوے برس کا ہوا (پیدائش ۱:۱۷)، تو خُدا نے اُس پر ظاہر کیا کہ وعدے کا فرزند سارہ سے پیدا ہوگا (پیدائش ۱۷:۱۹،۲۱)۔ پھر خُدا نے اُن کو نئے نام دیئے تا کہ اُن کی نئی فطرت کی عکاسی کی جائے جو اُس مکاشفہ کے ذریعے وقوع پذیر ہوئے کہ وہ کون ہیں۔ساری سارہ بن گئی اور ابرام ابرہام بن گیا۔

اسمٰعیل ابرام کا بیٹا تھا، اضحاق ابرہام کا بیٹا تھا۔ اسمٰعیل کی پیدائش اُس کے نام (Abra-H-am) کے درمیان ''ہے'' کا رُوحانی بیج بونے سے پہلے ہوئی۔عبرانی حرف ''ہے'' خُدا کے دم (رُوح القدس) کو ظاہر کرتا ہے، یہ اِس بات کی بھی تصویر کشی کرتا ہے کہ حقیقی ''چنے ہوئے'' لوگ وہ ہیں جو رُوح القدس کے وسیلے پیدا ہوئے ہیں۔

بالفاظ دیگر، چنے جانے کے لیے ضروری ہے کہ ابرہام اُس شخص کا باپ ہو اور سارہ اُس کی ماں ہو۔خُدا کے چنے ہوئے لوگ وہ ہیں جو ایمانِ ابرہامی اور نئے عہد کے وسیلے پیدا ہوئے ہیں۔

پولس گلتیوں ۴ باب میں اِس کی مزید وضاحت کرتا ہے، جہاں ہم دیکھتے ہیں کہ سارہ اور ہاجرہ دونوں ایک جُدا جُدا عہد کی نمائندگی کرتی ہیں۔ ہاجرہ پرانے عہد یعنی عرب کے سینا کو ظاہر کرتی ہے جو اسمٰعیل کی میراث کا حصہ ہے۔گلتیوں ۴:۲۲-۲۵ میں ہم دیکھتے ہیں کہ وہ لوگ جو پرانے عہد کے وسیلے پیدا ہوئے ہیں وہ ہاجرہ کے فرزند ہیں۔علامتی طور پر بدن کے یہ فرزند اپنی ظاہری شباہت میں ایک مخصوص عرصے کے لیے چنے گئے ہیں،لیکن آخر میں ''گوشت اور خون خُدا کی بادشاہی کے وارث نہیں ہو سکتے'' (۱۔کرنتھیوں ۱۵:۵۰)۔

پولس رومیوں ۹:۶-۸ میں لکھتا ہے:

> ''۔۔۔اِس لیے کہ جو اسرائیل کی اولاد (جسمانی) ہیں وہ سب اسرائیلی نہیں۔اور نہ ابرہام کی نسل (جسمانی) ہونے کے سبب سے سب فرزند ٹھہرے بلکہ یہ لکھا ہے کہ اضحاق ہی سے تیری نسل کہلائے گی۔''

پولس گلتیوں ۴:۲۲-۳۱ میں اِس کی مزید وضاحت کرتا ہے، وہ ہمیں بتاتا ہے کہ آدمیوں کا انتخاب جسمانی نسب سے نہیں بلکہ رُوح القدس (ہے) اور خُدا کے وعدے کے وسیلے ہوتا ہے (گلتیوں ۴:۲۸)۔ اضحاق کی طرح ابرہام کے بیٹے وعدے کے فرزند ہیں، اور وہ لوگ اپنے کانوں کے وسیلے پائیدار کلام کے وسیلے پیدا ہوئے ہیں (۱۔پطرس ۱:۲۳-۲۵)۔اِسی طرح اِس عظیم تمثیل میں سارہ نیا عہد ہے (گلتیوں ۴:۲۴-

۲۶)۔ یہ چنے ہوئے لوگوں کے دو ''والدین'' ہیں۔

چوالیسویں دفعہ ابرہام کے نام کا ذکر پیدایش ۲۱:۱۴میں ہوا ہے، جہاں ہم دیکھتے ہیں کہ ہاجرہ اور اسمٰعیل کو اُس مسئلے کوحل کرنے کے لیے بھیجا گیا کہ حقیقت میں کون چنا ہوا ہے:

''تب ابرہام نے صبح سویرے اُٹھ کر روٹی اور پانی کی ایک مشک لی اور اُسے ہاجرہ کو دیا بلکہ اُسے اُس کے کندھے پر دھر دیا اورلڑکے کوبھی اُس کے حوالہ کر کے اُسے رخصت کر دیا۔سووہ چلی گئی اور بیرسبع کے بیابان میں آوارہ پھرنے لگی۔''

بائبلی تمثیل ظاہر کرتی ہے کہ ہاجرہ اور سارہ کے درمیان شدید جھگڑا (۴۳) تھا۔لہٰذا چوالیس کا عدد سینتالیس کے عدد کی تشریح ہے۔کس کا بیٹا حقیقت میں چنا ہوا ہے؟ کس سے آسمان کی بادشاہی کے وارث ہونے کا وعدہ کیا گیا؟ اسمٰعیل عمر میں بڑا تھااور عموماً اُسے وارث ہونا چاہیے تھا۔لیکن اسمٰعیل فطری طور پر بہ طور جسمانی فرزند پیدا ہوااور وہ ابرہام کے وعدے کا وارث نہیں تھا۔خُدا کی الٰہی حکمت میں، حقیقی وارث صرف سارہ سے ہی پیدا ہوگا، کیوں کہ خُدا نے اُس سے وعدہ کیا تھا۔مزید برآں اِس بات کو دیکھتے ہوئے کہ جب سارہ نے اضحاق کوجنم دیا تو اُس کی عمر نوے برس تھی تو اِس واقعہ نے ایک مافوق الفطرت کردار ادا کیا۔چناں چہ پولس رومیوں ۴:۱۹میں کہتا ہے کہ ''رحم کی مردگی''۔

پیدایش کی کتاب میں بیان کردہ ابرہام کی بے ثباتی پوری تاریخ حتیٰ کہ موجودہ دَور تک بھی جاری ہے۔ بہت سے لوگ اِس بات پر یقین کرتے ہیں کہ چنے ہوئے لوگ وہ لوگ ہیں جن کا جسمانی نسب ابرہام تک جاتا ہے۔گو یا یہ بات اُنھیں خُدا کی بادشاہی کے وارث ہونے کا اہل بناتی ہے چاہیے وہ نئے عہد پر ایمان رکھتے ہیں یا نہیں۔اسمٰعیل کے معاملے میں بھی بہ ظاہر اُسے چنا گیا،لیکن آخر میں اُسے لازمی ''نکال دیا'' گیا (گلتیوں ۴:۲۰)۔

چوالیسویں دفعہ اضحاق کے نام کا ذکر پیدایش ۲۶:۲۵میں آیا ہے، جہاں خُدا کے فرمان کی تقلید کی گئی ہے کہ اُس کا وعدہ اضحاق کے ساتھ ہے۔

''اور اُس نے وہاں مذبح بنایا اور خُداوند سے دُعا کی اور اپنا ڈیرا وہیں لگا لیا اور وہاں اضحاق کے نوکروں نے ایک کنواں کھودا۔''

یوایل ۲:۳۲میں بیان کیا گیا ہے ''اور جو کوئی خُداوند کا نام لے گا نجات پائے گا۔'' پولس رومیوں ۱۰:۱۳

میں اِس کا اقتباس کرتا ہے۔ پس یہاں اضحاق نجات کی مثل یا چھٹکارے کو پورا کر رہا تھا۔ اور ''نجات کے چشموں'' کو حاصل کرنے کے لیے کنواں کھودا گیا (یسعیاہ ۱۲:۳)۔ یہاں بیان کی گئی اصطلاح ''نجات'' عبرانی کے لفظ yeshua سے ماخوذ ہے۔ یہ یشوع (مسیح) کے کنویں ہیں جن کی پیشین گوئی یوحنا ۳۷:۷-۳۹ میں کی گئی ہے۔ یہ رُوح القدس کی طرف اشارہ تھا جو ہمارے باطن سے نکلتا ہے۔ یہ عبرانی کے حرف ''ہے'' کی منفرد یت ہے جو ابرام کے نام کے درمیان میں شامل کیا گیا تا کہ وہ ابرہام پڑھا جائے۔

اِس طرح فلستیوں کے ساتھ پانی کے تنازعے کے بعد ہمیں اضحاق کے تجربے کی تشریح کرنی چاہیے۔ اِس معاملے میں فلستی جسمانی فرزندوں کی تصویرکشی کرتے ہیں۔ جنھوں نے خلافِ شرع یہوواہ نجات کے کنوؤں پر دعویٰ کیا۔

چوالیسویں دفعہ یعقوب کا نام پیدایش ۲۹:۲۱ میں آیا ہے:

''اور یعقوب نے لابن سے کہا کہ میری مدت پوری ہو گئی۔ سو میری بیوی مجھے دے تا کہ میں اُس کے پاس جاؤں۔''

اِس کہانی میں ہم پڑھتے ہیں کہ لابن نے لیاہ کا بیاہ یعقوب سے کر دیا کیوں کہ اُس زمانے میں یہ خلافِ قانون تھا کہ چھوٹی کا بیاہ بڑی سے پہلے کر دیا جائے۔ آشر کی کتاب ہمیں بتاتی ہے کہ لیاہ اور راخل جڑواں بہنیں تھیں، اِس لیے یہ یعقوب کے لیے مشکل تھا کہ وہ اُن میں فرق کر سکے، خاص طور پر اگر اُنھوں نے نقاب پہنا ہوا ہو۔

بہر حال یہ کہانی الٰہی منصوبے میں ایک اور گواہی کے طور پر بھی عمل کرتی ہے، کیوں کہ لیاہ اور راخل نے اُسی طرح کا نبوتی کردار کیا جیسا اُس سے پہلے سارہ اور ہاجرہ نے کیا۔ لیاہ نے راخل سے زیادہ بچوں کو جنم دیا اور شرعی طور پر یعقوب سے بیاہ کیا۔ لیکن راخل کا یعقوب سے ساتھ محبت کا رشتہ تھا اور وہ پہلوٹھے بیٹے یعنی ''چنے'' ہوئے کو جنم دینے والی تھی (۱۔تواریخ ۵:۱،۲)۔

چناں چہ جب چوالیسویں دفعہ یعقوب کے نام کا ذکر ملتا ہے تو وہ وہاں راخل کے اپنی بیوی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ یہ وہی تھی جسے یوسف کو جنم دینے کے لیے چنا گیا۔ صرف اِسی وجہ سے اُس نے نئے عہد کی نمائندگی کی جیسے سارہ نے اُس سے پہلے کی۔

ہم نے اِس بات پر بھی غور کیا کہ ''لیاہ کی آنکھیں چندھی تھیں'' (پیدایش ۲۹:۱۷)، یا تو اُس کی دُور کی

نظر کم زور تھی یا پھر وہ چندھی تھی۔ کچھ بھی ہو پولس ہمیں رومیوں ۱۱:۷ میں بتا تا ہے کہ چنے ہوئے اسرائیل کا تھوڑا بقیہ ہیں، جب کہ ''باقی سخت کیے گئے''۔ بعد میں پولس رومیوں ۱۱: ۲۵ میں اپنے اِس بیان کی تصدیق کرتا ہے، وہ ہمیں بتا تا ہے کہ اسرائیل کا ایک پورا ''حصہ سخت'' کیا گیا۔ پولس رسول کے مطابق اندھا یا سخت پن اُن لوگوں کی بنیادی خصوصیت ہے جن کو چنا نہیں گیا۔

لہٰذا ہم یہاں لیاہ اور راخل دونوں کو علامتی طور پر دیکھ سکتے ہیں۔ لیاہ جزوی اندھے پن کا شکار تھی، جب کہ راخل ایسے نہیں تھی۔ لیاہ نے یہوداہ کو جنم دیا۔ راخل نے یوسف کو جنم دیا۔ یہوداہ کو عارضی طور پر سلطنت دی گئی ''جب تک شیلوہ نہ آئے'' (پیدایش ۴۹: ۱۰)۔ شیلوہ افرائیم کا ایک قصبہ تھا، جو یوسف کے قبائل میں سے ایک تھا۔ یہوداہ کو حکومت کا عصا دیا گیا، اِس لیے یسوع اپنی پہلی آمد میں یہوداہ کے قبیلہ سے آیا۔ لیکن اپنی دُوسری آمد میں وہ ''خون کی چھڑکی ہوئی پوشاک پہنے ہوئے'' آئے گا (مکاشفہ ۱۹ :۱۳)۔ یہ اُس کی شناخت یوسف کے ساتھ کرتا ہے جس کی قبا کو خون میں تر کیا گیا (پیدایش ۳۷ :۳۱)۔

آپ کو یاد ہوگا کہ یوسف نے دو خواب دیکھے جس میں اُس نے دیکھا کہ اُس کے بھائی اُسے سجدہ کر رہے ہیں (پیدایش ۳۷ :۵، ۹)۔ اِس کی تکمیل کئی سال بعد اُس وقت ہوئی جب ''یوسف کے بھائی آئے اور اپنے سر زمین پر ٹیک کر اُس کے حضور آداب بجالائے'' (پیدایش ۴۲ :۶)۔ اِس میں یہوداہ بھی شامل تھا۔ نبوتی نقطہ نظر سے ہم سمجھتے ہیں کہ آخر میں یہوداہ کی سلطنت یوسف کے تابع ہو جائے، جب یہوداہ اور یوسف کے دو عصا مسیح (حزقی ایل ۳۷ :۷) کے ہاتھ میں ایک ہو جائیں گے جب وہ اپنی آمد ثانی میں آئے گا۔

یہ بھی اُس کا حصہ ہے جس کا مطلب چنا ہوا ہونا ہے۔

چوالیسویں دفعہ یشوع کے نام کا ذکر یشوع ۴ :۸ میں ہوا ہے:

> ''چناں چہ اسرائیل نے یشوع کے حکم کے مطابق کیا اور جیسا خُداوند نے یشوع سے کہا تھا اُنھوں نے بنی اسرائیل کے قبیلوں کے شمار کے مطابق یردن کے بیچ میں سے بارہ پتھر اُٹھا لیے اور اُن کو اُٹھا کر اپنے ساتھ اُس جگہ لے گئے جہاں وہ ٹکے اور وہیں اُن کو رکھ دیا۔''

اِس واقعہ میں بارہ پتھر اسرائیل کے بارہ قبیلوں کی نمائندگی کرتے ہیں، جن کے بارے میں خیال تھا کہ وہ خُدا کی ''چنی ہوئی'' قوم ہیں۔ اِن پتھروں کو جلجال لے جایا گیا، جہاں اُنھیں گواہی کا مذبح تعمیر کرنے کے

لیے استعمال کیا گیا۔ اِس نے اسرائیل کے دُوسرے بپتسمہ کی پیشین گوئی کی ۔ پہلے بپتسمہ میں اُنھوں نے بحرِ قلزم کو عبور کیا (۱۔کرنتھیوں۱۰:۲) دُوسرا بپتسمہ رُوح کے بپتسمہ کو ظاہر کرتا ہے جس نے اُنھیں خُدا کے گواہوں کے طور پر اہل بنایا۔

ہر ایک پتھر اسرائیل کے ایک قبیلے کی تصویر کشی کرتا ہے اور جب اُن کو اکٹھا کیا گیا تو قربان گاہ نے نہ صرف اپنے لیے بلکہ یسوع مسیح کے لیے بھی الٰہی منصوبے کی گواہی دی، جس نے بعد میں اِسی جگہ پر یوحنا سے بپتسمہ لیا۔ بپتسمہ اپنی اصل میں موت اور جی اُٹھنے کی عکاسی کرتا ہے، لیکن اِس کا بنیادی اصرار جی اُٹھنے پر ہے۔

چناں چہ تمام اسرائیلی دریائے یردن کو عبور کر کے وعدے کی سرزمین میں داخل ہوئے۔ یہ عہدِ عتیق کا ایک نمونہ اور آنے والی عظیم چیزوں کا عکس تھا، جب ہمارا یشوع (یشوع۔یسوع) اپنی دُوسری آمد میں وعدے کی سرزمین کی طرف ہماری راہنمائی کرے گا۔ اپنی پہلی آمد میں وہ بہ طور مثلِ موسیٰ آیا (اعمال۳:۲۲) تاکہ وہ ہمیں غلامی (گناہ) کے گھر سے باہر نکالے۔ اپنی دُوسری آمد میں وہ بہ طور یشوع کی مثل آئے گا۔ یوسف کے گھرانے کا افرائیمی جو وعدے کی سرزمین کی طرف ہماری راہنمائی کرے گا۔ اِس وقت یسوع جو چنا ہوا ممسوح ہے، اضحاق کی جماعت کے چنے ہوئے لوگوں کو وعدہ کی گئی میراث دے گا۔

چوالیسویں دفعہ عہدِ جدید میں یسوع کے نام کا ذکر لوقا ۹:۳۵، ۳۶ میں ہوا ہے جہاں پہاڑ پر اُس کی صورت تبدیل ہوگئی:

> ''اور بادل میں سے ایک آواز آئی کہ یہ میرا برگزیدہ بیٹا ہے۔ اِس کی سنو۔ یہ آواز آتے ہی یسوع اکیلا دکھائی دیا اور وہ چپ رہے اور جو باتیں دیکھی تھیں اُن دنوں میں کسی کو اُن کی کچھ خبر نہ دی۔''

یہاں الٰہی مداخلت پطرس کے اُس پُر جوش منصوبے کی دُرستی کرتی ہے کہ میں موسیٰ، ایلیاہ اور یسوع کے لیے تین ڈیرے بناؤں۔ آسمان سے آنے والی آواز نے یسوع کے بارے میں اعلان کیا ''کہ یہ میرا برگزیدہ بیٹا ہے۔''

چوالیسویں دفعہ یوحنا کی انجیل میں یسوع کا ذکر یوحنا۴:۵۰ میں ہوا جب وہ بادشاہ کے ملازم کو کہتا ہے ''جا تیرا بیٹا جیتا ہے۔'' فرزندیت ایک بار پھر چوالیس کے عدد میں ''چنے ہوئے لوگوں'' کے متعلق ایک نمایاں مطلب کو حاصل کرتی ہے۔

چوالیسویں دفعہ اعمال کی کتاب میں پطرس کے نام کا ذکر اعمال ۱۱:۲ میں ہوا ہے۔ اُس کے سیاق وسباق کو واضح کرنے کے لیے ہم اعمال ۱۱:۱-۳ کا اقتباس کریں گے:

''اور رسولوں اور بھائیوں نے جو یہودیہ میں تھے سنا کہ غیر قوموں نے بھی خُدا کا کلام قبول کیا۔ جب پطرس (۴۴) یروشلیم میں آیا تو مختون اُس سے یہ بحث کرنے لگے۔ کہ تو نامختونوں کے پاس گیا اور اُن کے ساتھ کھانا کھایا۔''

یہ وہ ''غیر اقوام'' کے لوگ تھے جو رومی صوبے دار کرنیلیس کے گھر جمع ہوئے تھے۔ کچھ یہودی مسیحیوں نے پطرس سے جھگڑا (۴۳) کیا، لیکن اُس نے غیر اقوام کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ وہ بھی باپ کے اُس وعدے کو حاصل کر سکتے اور چنے (۴۴) جا سکتے ہیں۔ یہ استثنا ۱۶:۱۰،۱۱ میں شریعت کے مطابق تھا، جہاں اسرائیلیوں کے ساتھ ساتھ اجنبیوں کو بھی ''ہفتوں کی عید'' (پنتکست) منانے کا حکم دیا گیا۔ اِسی طرح گنتی ۱۵:۱۶ میں لکھا ہے:

''تمھارے لیے اور پردیسیوں کے لیے جو تمھارے ساتھ رہتے ہیں ایک ہی شرع اور ایک ہی قانون ہو۔''

اگر چہ یہ قوانین پرانے عہد کے تحت حکم تھے، لیکن یہ نئے عہد کے تحت وعدے تھے۔ اگر چہ یہ محض عیدِ پنتکُست کو منانے کا حکم ہی نہیں تھا۔ بلکہ یہ خُدا کا وعدہ بھی تھا کہ وہ لازماً پنتکُست کو منائیں گے۔ اعمال ۲:۲۶ میں بیان کیا گیا وعدہ ''جو خُدا نے اپنے باپ دادا سے کیا تھا۔'' اُس وعدے کے مساوی تھا جو اجنبیوں سے کیا گیا، کیوں کہ جیسا شریعت میں لکھا ہے بالآخر سب کو لازماً خُدا کی فطرت کے مطابق ہونا چاہیے۔

پطرس نے بعد میں ا۔ پطرس ۱:۲۳-۲۵ میں لکھا کہ خُدا کے کلام کو حاصل کرنا اُس کلام کے غیر فانی تخم سے پیدا ہونا ہے۔ مندرجہ بالا حوالے میں صحائف اتنے محتاط ہیں کہ غیر اقوام کو اُس وقت شامل کیا گیا جب پطرس کے نام کا ذکر چوالیسویں مرتبہ بیان کیا گیا ہے۔ یہ واضح ہے کہ غیر اقوام ایمان اور کلام کے تخم کو حاصل کرنے کے وسیلے چنے ہوئے لوگوں میں شامل ہو سکتے ہیں۔

کلامِ مقدس کے تمام عظیم موضوعات چوالیس کے عدد کے مفہوم میں یکجا ہیں۔ فرزندیت اِس کا ایک عظیم حصہ ہے، کیوں کہ چوالیس ۲x۲۲ کا حاصل ضرب ہے۔ بائیس کے عدد کے معنی ''فرزندیت، نور کے فرزند'' ہیں۔ لیکن یہ بائیس کے عدد سے آگے جاتا ہے، کیوں کہ یہ حقیقی دلہن (ہاجرہ کی بجائے سارہ) پر رُوح

القدس کے نازل ہونے سے منسلک ہے، یوں رُوح القدس اِس بات کی گواہی دیتا ہے کہ زمین پر کون لوگ ''چنے ہوئے'' ہیں۔

۴۵

پینتالیس (میم ۔ ہے)

(الٰہی جنبش ۔ ہلانا)

حصہ اول

پینتالیس کو عبرانی کے دو حروف میم (۴۰) اور ہے (۵) سے لکھا جاتا ہے۔

بائبل مقدس میں پینتالیس کا عدد الٰہی جنبش کا عدد ہے ۔میم پانی ہے جو وقت یا تاریخ کے بہاؤ کی نشاندہی کرتا ہے ۔عبرانی لفظ کے آغاز میں حرف ہے کا مطلب ''دیکھنا یا حرفِ تعریف'' ہوتا ہے۔ اِس لیے h'erels کا مطلب ''زمین'' ہے۔ کسی لفظ کے درمیان میں یہ حرف رُوح القدس کے مکاشفہ یا الہام کی نشاندہی کرتا ہے۔ ہم اِس اصول کو اُس وقت دیکھتے ہیں جب ابرام کے نام کو تبدیل کر کے ابرہام رکھا گیا، یہ رُوح سے پیدا ہونے کا ایک نمونہ پیش کرتا ہے تاکہ وعدے کا فرزند پیدا ہو سکے۔ کسی لفظ کے آخر میں آنے سے یہ حرف ''نکلنے یا صادر ہونے'' کے معنی دیتا ہے۔

میم اور ہے پانی اور دم کا مجموعہ ہے، جس کے نتیجے میں طوفان (لہریں) برپا ہوتی ہیں ۔جب خُدا زمین (پانیوں) پر دم پھونکتا ہے تو زمین ہل جاتی ۔اِس کی سب سے احسن مثال کوہِ سینا پر نظر آتی ہے، جہاں خُدا کی آواز نے پہاڑ کو ہلا دیا۔ یہ زبور ۴۶: ۱-۳ میں واضح کیا گیا ہے:

''خُدا ہماری پناہ اور قوت ہے۔
مصیبت میں مستعد مددگار۔
اِس لیے ہم کو کچھ خوف نہیں خواہ زمین اُلٹ جائے
اور پہاڑ سمندر کی تہہ میں ڈال دیئے جائیں۔
خواہ اُس کا پانی شور مچائے اور موجزن ہو
اور پہاڑ اُس کی طغیانی سے ہل جائیں۔''

جب خُدا کی حضوری کوہِ سینا پر اُتری تو ''سارا پہاڑ زور سے ہل گیا'' (خروج ۱۹: ۱۸) اور قرنا کی آواز نہایت ہی بلند ہوتی گئی (خروج ۱۹: ۱۹)۔ عبرانیوں کا مصنف اِس پر تبصرہ کرتے ہوئے یوں لکھتا ہے:

''اُس کی آواز نے اُس وقت تو زمین کو ہلا دیا مگر اب اُس نے وعدہ کیا ہے کہ ایک بار پھر میں فقط زمین ہی کو نہیں بلکہ آسمان کو بھی ہلا دُوں گا۔ اور یہ عبارت کہ ایک بار پھر اِس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ جو چیزیں ہلا دی جاتی ہیں مخلوق ہونے کے باعث ٹل جائیں گی تا کہ بے ہلی چیزیں قائم رہیں۔ پس ہم بادشاہی پا کر جو ہلنے کی نہیں اُس فضل کو ہاتھ سے نہ دیں جس کے سبب سے پسندیدہ طور پر خُدا کی عبادت خُدا ترسی اور خوف کے ساتھ کریں'' (عبرانیوں ۱۲: ۲۶-۲۸)۔

یہ حجی ۲: ۶، ۷ کی ایک تفسیر تھی جہاں کہا گیا کہ ہیکلِ ثانی کی تعمیر کے سلسلے میں ایک زبردست جنبش ہوئی۔ یہ جنبش باقی تمام ہیکلوں کو اُکھاڑ پھینکے گی اور صرف حقیقی ہیکل مستحکم طور پر کھڑی رہے گی۔

چھیالیسواں زبور (جس کا پہلے اقتباس کیا گیا) اصل میں ہفتادی ترجمے (Septuagint) میں پینتالیسواں زبور ہے۔ اِس کی وجہ یہ ہے کیوں کہ نواں اور دسواں زبور ایک ہی زبور کے دو حصے ہیں۔ زیادہ تر تراجم میں جسے گیارھواں زبور کہا گیا ہے اصل میں وہ دسواں زبور ہے۔ اِسی طرح چھیالیسواں زبور اصل میں پینتالیسواں زبور ہے۔ چناں چہ پینتالیسواں زبور مسیح کی موجودگی اور اُس کی آواز سے پہاڑوں کے لرزنے اور کانپنے کی بات کرتا ہے۔

عبرانیوں ۱۲: ۲۷ میں بیان کردہ پیشین گوئی کی عظیم جنبش اب کوہِ سینا پر کوئی مقامی واقعہ نہیں ہے بلکہ اب یہ جنبش پوری دُنیا اور آسمانوں میں ہوگی۔

جب ۱۶۱۱ء میں کنگ جیمز ورژن مرتب ہو رہا تھا تو فرانسس بیکن (Francis Bacon) اِس کا سب سے سینئر مدیر تھا۔ بیکن اُن ڈراموں کا مصنف بھی تھا جو ولیم شیکسپیئر کے نام کے تحت شائع کیے گئے۔ جب بیکن چھیالیسویں زبور پر آیا تو اُس نے اپنے پاس ایک نوٹ لکھا کہ یہ بائبل مقدس کا درمیانی باب ہے۔ اُس نے اپنا مخفی نشان یعنی اپنے دستخط اُس نوٹ پر کر دیئے۔ زبوروں میں چھیالیسواں لفظ ''ہلنا'' ہے (زبور ۴۶: ۳) اور زبوروں کے آخر سے چھیالیسواں لفظ ''نیزہ'' ہے (زبور ۴۶: ۹)۔ یقیناً کنگ جیمز ورژن شیکسپیئرین (Shakespearean) انگریزی میں تحریر کیا گیا۔

ایسامحسوس ہوتا ہے کہ فرانسس بیکن نے دانستہ طور پر پینتالیسویں زبور میں الٰہی جنبش کی پیشین گوئی کی، حالاں کہ اُس کے خیال میں یہ چھیالیسواں زبور تھا۔

زبور۴۲-۷۲ زبور کی کتابِ خروج ہے۔ اِن میں ہر ایک زبور خروج کی کتاب کے ایک واقعہ سے منسلک ہے۔ ایسا ہے کہ پینتالیسواں زبور کوہِ سینا پر خُدا کے اسرائیل کے ساتھ سمبندھ سے متعلق ہے (خروج ۱۹:۴-۶)۔ چھیالیسواں زبور اُس سمبندھ کے لیے لوگوں کو تیار کرنے کے لیے ہلانے (خروج ۱۹:۱۶-۲۰) سے متعلق ہے۔ سینتالیسواں زبور اسرائیل کے اُس سمبندھ کو قبول کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔

چناں چہ ہم دیکھتے ہیں کہ پینتالیسویں مرتبہ یعقوب کے نام کا ذکر پیدایش ۲۹:۲۸ میں ہوا ہے:

''یعقوب نے ایسا ہی کیا کہ لیاہ کا ہفتہ پورا کیا تب لابن نے اپنی بیٹی راخل بھی اُسے بیاہ دی۔''

بالکل جس طرح یعقوب نے راخل سے اُس وقت شادی کی جب اُس کے نام کا ذکر پینتالیسویں مرتبہ ہوا، اُسی طرح خُدا نے بھی کوہِ سینا پر اسرائیل سے سمبندھ کیا، یہ وہ واقعہ ہے جو چھیالیسویں زبور سے منسوب ہے، جو کہ اصل میں پینتالیسواں زبور ہے۔ خُدا کا سمبندھ آسمان اور زمین کا ملاپ ہے۔ یہ رُوح القدس کے تخم کے ذریعے مسیح کی دلہن کو حاملہ کرنے کی بنیاد ہے کہ وہ خُدا کے فرزندوں کو جنم دے۔

یقیناً پوری کہانی کو سمجھنے کے لیے ہمیں لازماً اِس بات کو سمجھنا چاہیے کہ دو دلہنیں ہیں ایک جسمانی اور دُوسری رُوحانی۔ اِس بات کا اظہار ابرہام کی دو بیویوں سارہ اور ہاجرہ اور اِسی طرح یعقوب کی دو بیویوں لیاہ اور راخل میں بھی ہوتا ہے۔ دونوں بیویاں اپنے اپنے طریقے سے دو عہدوں اور اپنے بیٹوں کی تصویر کشی کرتی ہیں یعنی جسمانی اور رُوحانی کی۔

اِسی طرح ہمیں ابرام اور ابرہام اور یعقوب اور اسرائیل کے درمیان فرق کو بھی لازمی جاننا چاہیے۔ ہر ایک سلسلے میں پہلا جسمانی کی نمائندگی کرتا ہے جو ابھی تک رُوح سے معمور نہیں، جب کہ دُوسرا اُن آدمیوں کی نمائندگی کرتا ہے جو رُوح کے وسیلے تبدیل ہوئے ہیں۔ نبوتی سطح پر جب خُدا کوہِ سینا پر زمین کو ہلا رہا تھا تو لوگ اپنے آپ کو مخصوص کر رہے تھے (خروج ۱۹:۲۲)۔

اُس نہایت تیز ہلنے میں ''بادل کا گرجنا، بجلی کا چمکنا اور پہاڑ پر کالی گھٹا کا چھانا'' شامل تھا (خروج ۱۹:۱۶)۔ یہ ایک طوفان کی تصویر کشی کرتا ہے، جیسا ہم نے دیکھا جب خُدا کا دم زمین پر پھونکا گیا، یعنی لوگوں

کے ایک بڑے ساگر پر۔ ہمارے پاس نئے عہد نامے میں ایسے طوفانوں کی دونہایت عمدہ مثالیں موجود ہیں۔

پہلی مثال میں یسوع نے فسح کے موقع پر پانچ ہزار لوگوں کو کھانا کھلایا (یوحنا۶:۴) اور پھر وہ پہاڑ پر چڑھ گیا تاکہ لوگ اُسے بادشاہ نہ بنا سکیں (یوحنا۶:۱۵)۔ اِس نے مسیح کی پہلی آمد، اُس کی موت، جی اُٹھنے اور اُس کے صعود فرمانے کی پیشین گوئی کی۔

پھر یسوع نے اپنے شاگردوں کو گلیل کی جھیل کے پار ایک طوفان میں بھیجا، تاکہ نبوتی طور پر اُس مصیبت کی نشاندہی کی جائے جو اُس کے صعود کے بعد کلیسیا پر آنے والی تھی۔ پھر یسوع جھیل کے بیچ میں پانی پر چلتے ہوئے اپنے شاگردوں کے پاس آیا۔ یہ مصیبت کے بیچ میں اور عیدِ خیام کے درمیان اُس کی آمدِ ثانی کی تصویر کشی کرتا ہے۔

پطرس (غالب آنے والا) پانی پر چلتے ہوئے اُسے ملنے کے لیے گیا (۱۔تھسلنیکیوں۴:۱۷)، تاکہ اُسے کشتی میں لے آئے۔ پھر یسوع نے طوفان کو تھما دیا اور اُنھیں فوراً کفرنحوم (Kippur Nahum، تسلی دینے والے کا ڈھانپنا)۔ ہم اِسے یوحنا۶:۲۱ اور ۲۴ میں پڑھتے ہیں۔

اِس سے ہم یہ اہم سبق حاصل کرتے ہیں کہ طوفان خُدا کے دم سے آیا۔ کوئی بھی چیز اُس کے اختیار سے بالاتر نہیں ہے۔ اِس وجہ سے یسوع نے شاگردوں سے کہا ''ڈرو مت'' (یوحنا ۶:۲۰)۔ یہی واقعہ متی ۱۴:۲۲-۳۲ میں بھی بیان کیا گیا ہے، جہاں ہم پڑھتے ہیں کہ یسوع سے ملنے کے لیے پطرس پانی پر چلا۔ تاہم وہ خوف زدہ تھا، جیسے ہم متی۱۴:۳۰ میں پڑھتے ہیں:

''مگر جب ہوا دیکھی تو ڈر گیا اور جب ڈوبنے گیا تو چلا کر کہا اے خُداوند مجھے بچا!''

اِس واقعہ میں پطرس غالب آنے والوں کی نمائندگی کرتا ہے، اِس لیے اُس کے خوف کی مثال اُن تمام غالب آنے والوں کے لیے تسلی کا سبب ہو سکتی ہے جو اب بھی خُدا کے دم (سانس) سے خوف زدہ ہیں۔ خُدا کا مقصد ہمیں یہ سکھانا ہے کہ ہم اپنی نگاہیں اُس پر رکھیں اور ایمان سے چلیں نہ کہ خوف سے۔ ایمان فطری طور پر ہمارے اندر پروان نہیں چڑھتا۔ وہ لوگ جو ایسے ایمان میں چلنا سیکھتے ہیں وہ غالب آنے والے ہیں۔

طوفان کی دُوسری مثال اعمال ۲۷ باب میں پولس کے روم کی جانب سفر کی ہے۔ یہ مثال کلیسیا کی بجائے عالمی نظام پر توجہ مرکوز کرتی ہے۔ یہاں آخر میں جہاز ٹوٹ جاتا ہے، لیکن کسی کی بھی جان کا نقصان نہیں ہوتا (اعمال ۲۷:۱۳)۔ وہ سب بہ حفاظت مالٹا (Malta) کے جزیرے پر اُترے، جسے ملتے (شہد) کے نام

سے جانا جاتا ہے۔ یہ اُس زمین کی تصویر کشی کرتا ہے جس میں دُودھ اور شہد بہتا ہے (گنتی ۱۴:۸)۔

پھر اُن اجنبیوں نے لکڑیاں اکٹھی کر کے آگ جلائی اور ایک سانپ نے پولس رسول کو ڈس لیا۔ لیکن اُس نے اُسے آگ میں جھٹک دیا (اعمال ۲۸:۳،۵) اور اُس ٹاپو کے سردار پبلیس نے شفا پائی اور تبدیل ہو گیا (اعمال ۲۸:۸-۱۰)۔

یہ پیشین گوئیاں موجودہ زمانے کے اختتام کے متعلق ہیں جب ہم اپنے وعدے کی سرزمین میں داخل ہوتے ہوئے بابل کے جہاز کو تباہ ہوتے ہوئے دیکھیں گے۔ خُدا پانیوں پر مار رہا ہے جو کہ ''اُمتیں اور گروہ اور قومیں اور اہل زبان ہیں'' (مکاشفہ ۱۷:۱۵)۔ اُس کا مقصد اُن لوگوں کے لیے تباہ کن لگتا ہے جو اُس کی عقل اور اُس کے مقصد کو نہیں جانتے۔ تاہم یہ صرف بابل کا جہاز تھا جو خُدا کے دم سے تباہ ہوا۔ ہم جانتے ہیں کہ خُدا تمام بنی نوع انسان کو بچانا چاہتا تھا۔ پہلے وہ اُنھیں عالمی نظام کے جبر سے آزاد کرانا چاہتا ہے اور پھر قوموں کو شفا دینا چاہتا ہے (مکاشفہ ۲۲:۲)۔

دریں اثنا، بڑا اژدھا آگ کی جھیل میں پھینکا جائے گا (مکاشفہ ۲۰:۱۰)، جیسے پولس رسول نے ملتے کے جزیرے میں سانپ کو آگ میں پھینکا، یہ دُوسری بڑی نبوتی تمثیل ہے جو اخیر زمانے میں زمین اور آسمانوں کے ہلنے کے نتائج کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ ہلنا خُدا کے دم کی وجہ سے ہوگا اور اِس کا عمل زمین کے پانیوں (لوگوں) کے اُوپر ہوگا۔

اعمال ۲۷:۴۴ اِس کا نتیجہ اخذ کرتا ہے ''اور اِسی طرح سب کے سب خشکی پر سلامت پہنچ گئے۔'' طوفان (خُدا کا دم) کا مقصد سب لوگوں اور قیدیوں بشمول رومی صوبے دار کو بچانا تھا نہ کہ صرف پولس رسول کو جو راست باز تھا (اعمال ۲۷:۱)۔

۴۵

پینتالیس (میم۔ہے)

(الٰہی جنبش۔ہلانا)

حصہ دوم

جب ہم رُوح القدس (خُدا کے دم) کے بارے میں بات کرتے ہیں تو ہمیں اُن بے شمار چیزوں کو ذہن میں رکھنا چاہیے جو رُوح القدس کی سرگرمیوں سے علاقہ رکھتی ہیں۔ یقیناً رُوح القدس ہر چیز کے معیار اور اُن کے قائم رہنے کی صلاحیت کو جانچنے کے لیے اُن کو ہلاتا ہے۔ یہ طوفان اُس وقت برپا ہوتا ہے جب خُدا اپنا دم پانیوں پر پھونکتا ہے۔

اُسی دم نے پیدایش ۲:۷ میں آدم کو زندگی دی اور یسعیاہ ۱۱:۴ میں شریروں کو فنا بھی کیا۔ پنتکست کے دن خُدا کے دم کو ''زور کی آندھی کے سناٹے'' کے طور پر سنا اور محسوس کیا گیا (اعمال ۲:۲) جب کلیسیا کو رُوح القدس کے ذریعے قوت دی گئی اور اکثر موجودہ بیداری میں بھی ہم اُسے دیکھ سکتے ہیں۔

خُدا کی حضوری اور اُس کی زندگی اُس کے دم کے وسیلے قائم ہوتی ہے۔ اِس لیے یسوع نے شاگردوں پر پھونک مار کر اپنی حضوری کا اظہار کیا۔ یوحنا ۲۰:۲۲ میں لکھا:

''اور یہ کہہ کر اُن پر پھونکا اور اُن سے کہا رُوح القدس لو۔''

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُس نے پیدایش ۲:۷ میں آدم کو نقشِ ثانی کے طور پر بنایا، اب وہ محض زندہ رُوحوں کو تخلیق نہیں کر رہا تھا بلکہ زندگی بخشنے والی رُوحوں کو (اپنی شبیہ پر) پیدا کر رہا تھا (۱۔کرنتھیوں ۱۵:۴۵)۔ ہر ایک شاگرد بھی ایک مقدس تھا (۱۔کرنتھیوں ۳:۱۶) جو اُس کی حضوری سے معمور تھا۔ کچھ دنوں کے بعد اُس نے کئی مقادس کو معمور کر دیا (افسیوں ۲:۲۰-۲۲) جس میں ہر شخص ایک زندہ پتھر تھا۔

یاد رکھیں عبرانیوں ۱۲:۲۶-۲۸، حجی ۲:۶، ۷ کی تفسیر ہے، جہاں کہا گیا ہے کہ ہیکلِ ثانی کی تعمیر کے تناظر میں ایک عظیم جنبش ہو گی۔ تاہم حجی کے دنوں کی ہیکل میں خُدا کی حضوری کا جلال ہرگز نہیں تھا، جیسا کہ وہ پہلی

ہیکل میں موجود تھا۔ ہیکلِ سلیمانی سے خُدا کے جلال سے الگ ہونے کے بعد (حزقی ایل ۱۰:۴، ۱۸، ۱۱:۲۳)، اِس جگہ پر لعنت کی گئی، جیسے کئی سال پہلے سیلا پر لعنت کی گئی۔ یرمیاہ ۲۶:۶ میں لکھا ہے:

''تو میں اِس گھر کو سیلا کی مانند کر ڈالوں گا اور اِس شہر کو زمین کی سب قوموں کے نزدیک لعنت کا باعث ٹھہراؤں گا۔''

جب جلال سیلا سے الگ ہوگیا تو اِسے یکبود کی پیدایش سے یاد کیا گیا (۱۔سموئیل ۴:۲۱، ۲۲؛ زبور ۷۸:۶۰)۔ جلال (عہد کا صندوق) پھر کبھی بھی سیلا میں واپس نہ آیا، بلکہ اِس کی بجائے یروشلیم میں چلا گیا (زبور ۷۸:۶۷، ۶۸)۔ بعد میں یروشلیم کے کاہنوں کی بدعنوانی اور گناہ کی وجہ سے خُدا نے سیلا کی طرح اِس شہر کو بھی چھوڑ دیا اور پھر کبھی بھی یہ جگہ خُدا کے جلال سے معمور نہ ہوئی۔

لٰہذا ہیکلِ ثانی جو حجی کے زمانے میں تعمیر (یا دوبارہ تعمیر) کی گئی، وہ کبھی بھی خُدا کے جلال سے معمور نہ ہوئی۔ یہ محض خُدا کی اُس عظیم ہیکل کا نمونہ تھی جسے پولس رسول نے افسیوں ۲:۲۰-۲۲ میں بیان کیا۔ چناں چہ جب یسوع نے اپنے شاگردوں پر رُوح پھونکا اور بعد میں پنتکست کے دن کلیسیا کو رُوح القدس سے معمور کیا، یہ خُدا کا دم تھا جو اپنی ہیکل کو معمور کر رہا تھا اور یروشلیم میں ایک شان دار ہیکل کو نظرانداز کر رہا تھا۔

رُوح کا ایک اور نزول اعمال ۴:۳۱ میں ہوا، اور ''جس مکان میں جمع تھے وہ ہل گیا اور وہ سب رُوح القدس سے بھر گئے۔'' رُوح القدس کا یہ دُوسرا تجربہ مسیح کی آمدِ ثانی کے ساتھ وابستہ واقعات کی پیشین گوئی کرتا ہے۔ لٰہذا ہمارے زمانے میں زمین اور آسمان ہل جائیں گے، جیسا کہ عبرانیوں ۱۲:۲۶-۲۸ میں پیشین گوئی کی گئی۔

اِس حقیقی ہیکل کی تعمیر کے لیے بہت زیادہ جنبش کی ضرورت ہے، کیوں کہ خوف کو ایمان سے بدلنے اور خُدا کے وعدوں پر ایمان سے قائم رکھنے کے لیے خُدا کا دم بہت سے پانیوں پر جنبش کرتا ہے۔

بلاشبہ نوح طوفان سے گزرنے کی سب سے اچھی مثال ہے، جو پانی اور ہوا کے امتزاج کے وسیلے آنے والے طوفان کی حقیقی لفظی تصویرکشی کرتا ہے۔ پینتالیسویں مرتبہ نوح کے نام کا ذکر حزقی ایل ۱۴:۱۴ میں ہوا ہے:

''تو اگرچہ یہ تین شخص نوح اور دانی ایل اور ایوب اُس میں موجود ہوں تو بھی خُداوند خُدا فرماتا ہے کہ وہ اپنی صداقت سے فقط اپنی ہی جان بچائیں گے۔''

لٰہذا ہم اِسے متی ۲۴:۳۷ میں یسوع کے بیان کے ساتھ جوڑ سکتے ہیں:

''جیسا نوح کے دنوں میں ہوا ویسا ہی ابن آدم کے آنے کے وقت ہوگا۔''

نوح کے زمانے میں آنے والے طوفان نے زمین اور آسمانوں کو اپنے طریقے سے ہلایا اور اِس کا موازنہ اُس عظیم جنبش سے کیا جا سکتا ہے جواب ہمارے زمانے کے آخر میں ہوگی۔

پینتالیسویں دفعہ یروشلیم کا ذکر ۲۔سموئیل ۱۶:۲۴ میں ہوا ہے، جو داؤد کے لوگوں کو شمار کرنے کے بعد اسرائیل کی عدالت کے بارے میں بات کرتا ہے۔

''اور جب فرشتہ نے اپنا ہاتھ بڑھایا کہ یروشلیم کو ہلاک کرے تو خُداوند اُس وبا سے ملول ہوا اور اُس فرشتہ سے جو لوگوں کو ہلاک کر رہا تھا کہا یہ بس ہے۔اب اپنا ہاتھ روک لے۔ اُس وقت خُداوند کا فرشتہ یبوسی اروناہ کے کھلیہان کے پاس کھڑا تھا۔''

اِس بات پر بھی غور کریں کہ یہ آیت کھلیہان کے بارے میں بھی بات کرتی ہے، جو کہ الٰہی عدالت کو ظاہر کرتا ہے۔گاہنا بھی ہلانا ہے۔ یہ کہانی ظاہر کرتی ہے کہ کیسے ہیکل کی جگہ داؤد کے زمانے میں اسرائیل کی عدالت کے اختتام پر خریدی گئی۔ دُوسرے لفظوں میں اِس عظیم ہلنے کے مثبت نتائج برآمد ہوئے جو کھلیہان میں ظاہر کیے گئے۔

پینتالیسویں دفعہ ابرام کا نام پیدایش ۲:۱۶ میں آیا ہے:

''اور ساری نے ابرام سے کہا کہ دیکھ خُداوند نے مجھے تو اولاد سے محروم رکھا ہے۔۔۔''

پینتالیس کے عدد کے ساتھ یہ تعلق کسی قدر مبہم ہے، تاہم یہ ہلانے کے عمل کی بنیادیں فراہم کرتا ہے جو بالآخر جسمانی اور وعدے کے فرزندوں میں فرق کرے گا۔ ہاجرہ (پرانا عہد) کو جسمانی قوت اور انسان کی مرضی سے کامیاب ہونے کا پہلا موقع دیا گیا۔

پھر جب ابرام کا نام تبدیل کر کے ابرہام رکھا گیا تو ساری پر یہ وعدہ واضح ہوگیا اور اُس کا نام سارہ تبدیل کر دیا گیا۔ اِس کے بعد اُس نے نئے عہد کی نمائندگی کی، جیسا کہ پولس رُسول ہمیں بتاتا ہے اور اُسے وعدے کے فرزندوں کی ماں بنا دیا۔

پینتالیسویں مرتبہ ابرہام کے نام کا ذکر پیدایش ۲۲:۲۱ میں ہوا ہے:

''پھر اُس وقت یوں ہوا کہ ابی ملک اور اُس کے لشکر کے سردار فیکل نے ابرہام سے کہا کہ ہر کام میں جو تو کرتا ہے خُدا تیرے ساتھ ہے۔''

اُس فلستی بادشاہ (جسمانی فرزندوں کی نمائندگی کرتے ہوئے) نے ابرہام میں خُدا کی حضوری کو تسلیم کیا اور پیشین گوئی کرتے ہوئے یہ کہا "خُدا تیرے ساتھ ہے۔" اِس کے بعد اُس نے ابرہام کے ساتھ ایک عہد بھی باندھا (پیدائش ۲۱:۲۷) یعنی ایک اجنبی بادشاہ اپنے آپ کو خُدا کے ساتھ جوڑتا اور خُدا کے عہد کو مضبوطی سے تھام لیتا ہے (یسعیاہ ۵۶:۶)۔ اِس بات نے شریعت میں ایک اصول کو قائم کیا کہ اجنبی بھی عیدِ پنتکست کو منا سکتے ہیں (استثنا ۱۶:۱۰، ۱۱) اور اِس سبب سے رُوح القدس کے وعدے کو حاصل کر سکتے ہیں۔ اتفاقاً یہ واقعہ ابی ملک کے ساتھ اُس وقت پیش آیا جب ہاجرہ اور اسمٰعیل کو ابرہام نے اپنے گھر سے نکال دیا تاکہ اضحاق کو وعدے کے فرزند کے طور پر مقرر کیا جائے (پیدائش ۲۱:۹-۲۱)۔ پھر خُدا نے فوراً ایک فلستی بادشاہ کو استعمال کیا تاکہ وہ تمام جسمانی فرزندوں کو وہ طریقہ دکھائے جس کے وسیلے وہ عہد کے فرزند بن سکتے ہیں۔

دل چسپ بات یہ ہے کہ پینتالیسویں دفعہ کلامِ مقدس میں جہاں اضحاق کا نام آیا ہے وہاں ایک بار پھر ابی ملک شامل ہے جب اُسے معلوم ہوا کہ اُس کے نوکروں نے کنویں چھینے ہیں اور وہ پانی پر اپنے حق کا بھی دعویٰ کر رہے ہیں۔ ہم پیدائش ۲۶:۲۶-۲۹ میں پڑھتے ہیں:

> "تب ابی ملک اپنے دوست اخوزت اور اپنے سپہ سالار فیکل کو ساتھ لے کر جرار سے اُس کے پاس گیا۔ اضحاق نے اُن سے کہا کہ تم میرے پاس کیوں کر آئے حالاں کہ مجھ سے کینہ رکھتے ہو اور مجھ کو اپنے پاس سے نکال دیا؟ اُنھوں نے کہا ہم نے خوب صفائی سے دیکھا کہ خُداوند تیرے ساتھ ہے سو ہم نے کہا کہ ہمارے اور تیرے درمیان قسم ہو جائے اور ہم تیرے ساتھ عہد کریں۔ کہ جیسے ہم نے تجھے چھوا تک نہیں اور سوا نیکی کے تجھ سے اور کچھ نہیں کیا اور تجھ کو سلامت رخصت کیا تو بھی ہم سے کوئی بدی نہ کرے گا کیوں کہ تو اب خُداوند کی طرف سے مبارک ہے۔"

پینتالیسویں دفعہ ابرہام اور اضحاق کے ناموں کے ذکر کے درمیان ایک واضح ربط ہے۔ یاد کریں کہ اکتالیس کے عدد میں "جھگڑا" شامل ہے، لیکن وقت کے ساتھ جب ہم پینتالیس کے عدد پر پہنچتے ہیں تو یہ واضح ہو جاتا ہے کہ وعدے کے فرزند "خداوند کی طرف سے مبارک" لوگوں کے طور پر پہچانے جاتے ہیں، اور یہ کہ جسم کے فرزند نئے عہد میں اُن کے ساتھ شامل ہونا چاہتے ہیں۔

اِن سب باتوں کا پس منظر یہ ہے کہ خُدا پانیوں کے اُوپر اپنا دم پھونکتا ہے اور قوموں کو ہلاتا ہے تا کہ وہ رُوح کے تابع ہو جائیں۔ یہ ہلانے کا ایک مثبت پہلو ہے۔

پینتالیسویں دفعہ اسرائیل کے نام کا ذکر خروج ۱:۷ میں ہوا ہے اور یہ بارھویں آیت تک حوالے کا احاطہ کرتا ہے، وہاں اسرائیل کا نام چھیالیسویں مرتبہ ظاہر ہوا ہے۔ یہ عبارت ظاہر کرتی ہے کہ اسرائیل کو اُس وقت برکت دی گئی جب مصریوں نے ''سخت کام لے لے کر اُن کو ستانا'' شروع کر دیا (خروج ۱:۱۱)۔ یہ ایک نئی کہانی کا آغاز تھا جس میں اُسی بنیادی تصور کو بیان کیا گیا۔ جسم رُوح پر اختیار حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے، جسمانی فرزند پہلوٹھے کے حق کے اختیار کا دعویٰ کرتے ہیں، اور خُدا اِسے وعدے کے فرزندوں کو ہلانے کے لیے استعمال کرتا ہے تا کہ اُن کے اندر سے خوف دُور اور وہ ایمان میں بدل جائے۔

آخر کار مصریوں نے اِس بات کو تسلیم کیا کہ اسرائیلی ''خُداوند کے مبارک'' لوگ ہیں، اگر چہ یہ اُن کی سخت عدالت کے بعد ہوا۔ اِس لیے ہم خروج ۱۴:۳۱ میں پڑھتے ہیں:

> ''اور اسرائیلیوں نے وہ بڑی قدرت جو خُداوند نے مصریوں پر ظاہر کی دیکھی اور وہ لوگ خُداوند سے ڈرے اور خُداوند پر اور اُس کے بندہ موسیٰ پر ایمان لائے۔''

پینتالیسویں مرتبہ یوسف کا نام پیدایش ۴۱:۲۵ میں آیا ہے، وہاں وہ فرعون کے خوابوں کی تعبیر کرتا ہے۔ یوسف کو کئی سالوں تک قید خانے میں رکھا گیا، جہاں خُدا اُس کے ایمان کو پاک کرتا رہا اور مصر اور دُنیا پر حکمرانی کرنے کی اُس کی بلاہٹ کو قابل قدر بناتا رہا۔

> ''تب یوسف نے فرعون سے کہا کہ فرعون کا خواب ایک ہی ہے۔ جو کچھ خُدا کرنے کو ہے اُسے اُس نے فرعون پر ظاہر کیا ہے۔''

یوسف نے اُسے بتایا کہ خُدا کال کے ذریعے زمین کو ہلانے والا ہے۔ اِس کہانی میں یوسف مثلِ مسیح ہے، اور فرعون خُدا باپ کو ظاہر کر رہا ہے۔ جیسے خُدا نے سب چیزیں مسیح کے قدموں میں کر دی ہیں، ویسے ہی فرعون نے پیدایش ۴۱:۴۳ میں سب چیزیں یوسف کے اختیار کے تحت کر دیں۔

پینتالیسویں بار فرعون کا ذکر پیدایش ۴۱:۳۹ میں ہوا ہے، وہاں وہ یوسف کی اہلیت کی تصدیق کرتا ہے:

> ''اور فرعون نے یوسف سے کہا چوں کہ خُدا نے تجھے یہ سب کچھ سمجھا دیا ہے اِس لیے تیری مانند دانش ور اور عقل مند کوئی نہیں۔''

یہ ابی ملک کی گواہی سے مماثل ہے، جس نے دیکھا کہ خُدا ابرہام کے ساتھ ہے اور اُس نے اضحاق کو برکت دی۔ جب خُدا کسی پر بھی اپنا دم پھونکتا ہے تو غیر ایمان بھی خُدا کی حضوری اور برکت کے ثبوت کو دیکھتے ہیں۔

پینتالیسویں مرتبہ داؤد کے نام کا ذکر ا۔سموئیل ۱۸:۱ میں ہوا ہے۔ داؤد نے جاتی جولیت کو مار دیا اور ساؤل اُسے اپنے گھر لے گیا۔ شاید داؤد اِس بات سے بے خبر تھا کہ یہاں اُسے ستایا جائے گا اور آخر کار اُسے ساؤل کا گھر چھوڑنا پڑے گا۔ یہ داؤد کے ہلانے کا ایک زبردست تجربہ تھا۔

کالب اپنے زمانے میں دو غالب آنے والوں میں سے ایک تھا۔ وہ اُس وقت چالیس برس کا تھا جب قادس برنیع میں بہ طور جاسوس وہ اچھی خبر لے کر آیا (یشوع ۱۴:۷)۔ جب وہ دریائے یردن کو پار کر کے وعدے کے سرزمین میں داخل ہوا تو اُس وقت اُس کی عمر اسی برس تھی۔ کنعانیوں کے ساتھ پانچ برس کی جنگ کے بعد جب اُس کی عمر پچاسی برس ہوئی تو اُس نے یشوع ۱۴:۱۰ میں اپنے لیے میراث مانگی۔

> ''اور اب دیکھ جب سے خُداوند نے یہ بات موسیٰ (گنتی ۱۴:۲۴، ۳۰ میں) سے کہی تب سے اِن پینتالیس برسوں تک جن میں بنی اسرائیل بیابان میں آوارہ پھرتے رہے خُداوند نے مجھے اپنے قول کے مطابق جیتا رکھا اور اب دیکھا میں آج کے دِن پچاسی برس کا ہوں۔''

کالب کو پینتالیس سالوں کی تاخیر کے بعد حبرون میں میراث دی گئی۔ حبرون عبرانی کے لفظ حبر سے نسبت رکھتا ہے، اور یہ نبوتی طور پر سچے عبرانیوں کے بارے میں بات کرتا ہے۔ ایک سچا عبرانی پرانے عہد سے نئے عہد کی جانب جانے والا ایک غریب الوطن ہے۔ اُسی طرح ایک حقیقی یہودی وہ ہے اپنے دل کا ختنہ کرنے کے وسیلے خُدا کی حمد کرتا ہے (رومیوں ۲:۲۹)۔ ایک حقیقی اسرائیلی وہ ہے جو یعقوب (دھوکے باز) سے تعلق نہیں رکھتا، بلکہ نتن ایل کی مانند ہے ''یہ فی الحقیقت اسرائیلی ہے۔ اِس میں مکر نہیں۔''

کالب کی نبوتی تصویر کشی حبرون سے ایک حقیقی عبرانی کے طور پر کی گئی، اور اُس نے اپنی میراث پانچ سالوں کی جنگ (ہلانے) کے بعد حاصل کی۔ اُسے وہاں ایک بڑے آدمی اربع پر غالب آنا تھا جو وہاں رہتا تھا (یشوع ۱۴:۱۵)۔ لہٰذا قریت اربع کا نام تبدیل کر کے حبرون رکھ دیا گیا اور یہوداہ کے قبیلے پر داؤد کی پہلی تاج پوشی کی جگہ کے طور پر ایک یادگار بن گیا (۲۔سموئیل ۵:۳)۔

کالب کی وعدے کی سرزمین میں میراث نئے عہد کے تحت ایک عظیم میراث کانمونہ اورعکس تھی جس کی وضاحت افسیوں ۱:۱۳،۱۴میں کی گئی ہے:

''۔۔۔اوراُس پر ایمان لائے پاک موعودہ رُوح کی مہر لگی۔وہی خُدا کی ملکیت کی مخلصی کے لیے ہماری میراث کا بیعانہ ہےتا کہ اُس کے جلال کی ستایش ہو۔''

یوں ہم دیکھتے ہیں کہ رُوح القدس یعنی خُدا کا دم''ہماری میراث کا بیعانہ'' ہے۔کالب کی زمینی میراث ایک عظیم میراث کا نبوتی نمونہ ہے۔حبرون کواُس عظیم میراث کے بیعانہ کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے،اور یہی وجہ ہے کہ یہ پانی (میم)اور ہوا (ہے) سے منسلک ہے جو پینتالیس کے عدد پر مشتمل ہے۔

۴۶

چھیالیس (میم۔واو)

(ہیکل۔مَقدِس)

حصہ اوّل

میم پانی ہے، یہ تاریخ یا وقت کے بہاؤ کی نشاندہی کرتا ہے۔عبرانی میں واو کیل یا کھونٹی ہے۔ یہ بہ طور حرفِ ربط (اور) بھی استعمال ہوتا ہے جو دو چیزوں کو جوڑنے کے لیے کیل کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

چھ انسان کا عدد ہے، کیوں کہ انسان کو چھٹے دن تخلیق کیا گیا تھا (پیدایش ۱:۲۴-۳۱)۔سبت کے آرام میں داخل ہونے سے پہلے انسان چھ دن تک محنت کرتا (خروج ۲۰:۸-۱۰)،عبرانی غلام کو چھ سال تک خدمت کرنی پڑتی تھی (خروج ۲۱:۲)۔

چھیالیس کا عدد انسان کو خُدا کا مقدس ظاہر کرتا ہے۔اِسی لیے پولس ہمیں ۱۔کرنتھیوں ۳:۱۶ میں بتاتا ہے:

''کیا تم نہیں جانتے کہ تم خُدا کا مقدس ہو اور خُدا کا رُوح تم میں بسا ہوا ہے؟''

یہ مقدس اُس مقدس کے خُدا کی شبیہ (یا عکس) ہے۔اِس لیے بائبلی ہیکل آسمان میں رُوحانی ہیکل کے نمونے کے مطابق تعمیر کی گئی۔چناں چہ موسیٰ کے زمانے میں خیمہِ اجتماع اُس مکاشفہ کی مانند تعمیر کیا گیا جو موسیٰ کو پہاڑ پر دیا گیا تھا۔خروج ۲۵:۸،۹ میں خُدا کہتا ہے:

''اور وہ میرے لیے ایک مقدس بنائیں تاکہ میں اُن کے درمیان سکونت کروں۔اور مسکن اور اُس کے سارے سامان کا جو نمونہ (tabneeth) میں تجھے دکھاؤں ٹھیک اُسی کے مطابق تم اُسے بنانا۔''

دوبارہ ہم خروج ۲۵:۴۰ میں پڑھتے ہیں:

''اور دیکھ تو اِن کو ٹھیک اِن کے نمونہ کے مطابق جو تجھے پہاڑ پر دکھا گیا ہے بنانا۔''

یہ ''نمونہ'' (خاکہ، منصوبہ، ترتیب) اُس مکاشفہ کا حصہ تھا جو خُدا نے موسیٰ کو اُس وقت دیا جب وہ حورب کے پہاڑ پر تھا۔ اِس وجہ سے زمینی خیمہ کو بالکل اُسی طریقے سے بنایا گیا تا کہ وہ آسمان میں موجود چیزوں کی عکاسی کر سکے۔

بعد میں جب سلیمانی ہیکل کو تعمیر کیا گیا تو داؤد نے اُس نمونے کا مکاشفہ حاصل کیا۔ ہم ا۔تواریخ ۲۸: ۱۰-۱۸ میں داؤد کی سلیمان کو دی گئی ہدایت پڑھتے ہیں:

''سو ہوشیار ہو کیوں کہ خُداوند نے تجھ کو مقدس کے لیے ایک گھر بنانے کو چنا ہے۔ سو ہمت باندھ کر کام کر۔ تب داؤد نے اپنے بیٹے سلیمان کو ہیکل کے اُسارے اور اُس کے مکانوں اور خزانوں اور بالاخانوں اور اندر کی کوٹھریوں اور کفارہ گاہ کی جگہ کا <u>نمونہ</u> (tabneeth)۔ اور اُن سب چیزوں یعنی خُداوند کے گھر کے صحنوں اور آس پاس کی کوٹھریوں اور خُدا کے مسکن کے خزانوں اور نذر کی ہوئی چیزوں کے خزانوں کا نمونہ (tabneeth) بھی دیا جو اُس کو رُوح سے ملا تھا۔''

اِس مکاشفہ کا مقصد آسمان کو زمین پر لانا تھا اور یہ زمینی ہیکل آسمان کی ہیکل کی تصویر کشی کرتی تھی۔ آدم کے معاملے میں بھی بالکل ایسے ہی تھا جسے خُدا کی صورت اور اُس کی شبیہ پر تخلیق کیا گیا (پیدایش ۱: ۲۶)۔ تاہم جب آدم نے گناہ کر لیا تو اُس نے اُس شبیہ کو مسخ کیا باقی پوری کی پوری تاریخ اُس شبیہ کو بحال کرنے پر مرکوز ہے تا کہ تخلیق اپنے مقصد کو پورا کر سکے۔

موسیٰ کا خیمہِ اجتماع اور ہیکلِ سلیمانی کو زمین پر آسمانی چیزوں کی تعمیرِ نو کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ تاہم اجتماعی عبادات کی یہ جگہیں تدریجی مکاشفات بھی تھیں جو وقت کے ساتھ ساتھ خیمہ سے عمارت اور آخر کار ''زندہ پتھروں'' سے بنے مقدس تک آتے ہیں۔ جیسا ہم ا۔پطرس ۲: ۵ میں پڑھتے ہیں:

''تم بھی زندہ پتھروں کی طرح رُوحانی گھر بنتے جاتے ہو تا کہ کاہنوں کا مقدس فرقہ بن کر ایسی رُوحانی قربانیاں چڑھاؤ جو یسوع مسیح کے وسیلہ سے خُدا کے نزدیک مقبول ہوتی ہیں۔''

یہ حقیقی ہیکل ہے جو خُداوند شروع سے ہی اپنے ذہن میں رکھتا تھا۔ اِس کی مزید وضاحت افسیوں ۲: ۱۹-۲۲ میں کی گئی ہے:

''پس اب تم پردیسی اور مسافر نہیں رہے بلکہ مقدسوں کے ہم وطن اور خُدا کے گھرانے کے ہو گئے۔ اور رسولوں اور نبیوں کی نیو پر جس کے کونے کے سرے کا پتھر خود مسیح یسوع ہے تعمیر کیے گئے ہو۔ اُسی میں ہر ایک عمارت مل ملا کر خُداوند میں ایک پاک مقدس بنتا جاتا ہے۔ اور تم بھی اُس میں باہم تعمیر کیے جاتے ہو تا کہ رُوح میں خُدا کا مسکن ہو۔''

پرانے عہد کے تحت خیمہ سے عمارت کی جانب پیش روی کو نئے عہد کے تحت بہت بڑے پیمانے پر دہرایا جا رہا ہے۔ خیمہ کی تصویر داؤد کے خیمہ کے ذریعے دی گئی جس کی پیشین گوئی عاموس ۹:۱۱ میں کی گئی۔ یعقوب جو یروشلیم کی کلیسیا کا سربراہ تھا اُس نے عاموس کی پیشین گوئی کا اقتباس اعمال ۱۵:۱۶-۱۸ میں کیا اور اِس کا اطلاق اپنے زمانے پر کیا:

''اِن باتوں کے بعد میں پھر آ کر
داؤد کے گرے ہوئے خیمہ کو اُٹھاؤں گا
اور اُس کے پھٹے ٹوٹے کی مرمت کر کے
اُسے کھڑا کروں گا۔
تا کہ باقی آدمی یعنی سب قومیں جو میرے نام کی کہلاتی ہیں
خُداوند کو تلاش کریں۔
یہ وہی خُداوند فرماتا ہے جو دُنیا کے شروع سے اِن باتوں کی خبر دیتا آیا ہے۔''

مسیح کی پہلی آمد نے داؤد کا خیمہ تعمیر کیا اور اُس کی آمدِ ثانی ہیکل (مقدس) کو تعمیر کرے گی۔ لہٰذا پرانے عہد کے نمونے کے مطابق ہم ایک دُوسرے عمل کو دیکھتے ہیں۔ اِس میں تدریجی نمونہ واضح طور پر دکھایا گیا ہے۔ خیمہ ایک مستقل ڈھانچہ نہیں ہے بلکہ عمارت مستقل ہے۔ خیمہ ایک تدریجی عمل ہے جو ابھی تک نامکمل ہے اور یہ خُدا کے حتمی ارادے کو حاصل نہ کر سکا۔

لہٰذا ایک خیمہ زمین پر اُن راست بازوں کی تصویر کشی کرتا ہے جو ابھی تک نامکمل ہیں اور آدم کے گناہ کی وجہ سے فنا پذیر اور بگاڑ کی حالت میں پیدا ہوئے، مگر پھر بھی ایمان کے وسیلے ایک مقدس میں تعمیر ہو رہے ہیں۔ آدم کے نام کی عددی قیمت سے یہ بڑے احسن طریقے سے ظاہر کیا گیا ہے۔ عبرانی میں اُس کے نام کی عدد قیمت پینتالیس (۴۵) جب کہ یونانی میں چھیالیس ہے۔

یہ اِس بات کوظاہر کرتا ہے کہ پرانے عہد کے تحت خیمہ اورہیکل جسے عبرانی زبان کے ذریعے ظاہر کیا گیا وہ خُدا کے جلال سے محروم تھا۔صرف نئے عہد کے تحت ہی حقیقی مقدس کوتعمیر کیا جا سکتا ہے،یعنی ایسا حقیقی مقدس جوتمام قوموں کے لیے دُعا کا گھر ہونے کے خُدا کے مقصد کی عکاسی کرتا ہے (۲۔تواریخ ۶:۳۲؛ یسعیاہ ۵۶:۷)۔

حجی کے زمانے میں سلیمانی ہیکل کی جگہ ایک دُوسری ہیکل کوتعمیر کیا گیا جسے بابلیوں نے برباد کردیا تھا۔ یہ اصل ہیکل سے بہت چھوٹی ہیکل تھی۔ وہ بوڑھے جنھوں نے ہیکل سلیمانی کو دیکھا تھا چلا چلا کر رونے لگے۔ کیوں کہ یہ ہیکل پہلی ہیکل کی طرح شان دار نہیں تھی (عزرا ۳:۱۲) صدیوں بعد، ہیرودیس بادشاہ نے ہیکل کو دوبارہ تعمیر کیا اوراُس کی شان وشوکت کو بحال کیا۔اور جب یسوع یوحنا ۲:۱۹-۲۱ میں ہیکل میں آیا تو اُس کا کام حال ہی میں ختم ہوا تھا۔

''یسوع نے جواب میں اُن سے کہا اِس مقدس کوڈھادوتو میں اُسے تین دن میں کھڑا کر دُوں گا۔یہودیوں نے کہا چھیالیس برس میں یہ مقدس بنا ہے اور کیا تو اُسے تین دن میں کھڑا کردے گا؟ مگراُس نے اپنے بدن کے مقدس کی بابت کہا تھا۔''

کیا یہ محض ایک اتفاق ہے کہ اُس ہیکل کی تعمیر کو چھیالیس (۴۶) سال لگے؟ یوں چھیالیس کا عدد ہیکل سے وابستہ ہے۔ درحقیقت اگر آپ یونانی کے ہر حرف کو اِس کے عددی مترادف میں تبدیل کرتے ہیں تو اِس جملے ''چھیالیس برس میں یہ مقدس بنا ہے'' کی عددی قیمت ۳۵۸۸ (۷۸ x ۴۶) بنتی ہے۔ بالفاظ دیگر، چھیالیس کا عدد یونانی متن میں اُس جگہ آیا ہے جہاں چھیالیس کا عدد ہیکل کی عمارت سے وابستہ ہے۔

مزید برآں، ۳۵۸۸ کا عدد ۲۷۶ x ۱۳ کا حاصل ضرب ہے۔ کیوں کہ ۲۷۶ کا عدد ۶x۴۶ کا حاصل ضرب ہے۔ ۲۷۶ کا عدد ''ہر بشر'' کی عددی قیمت بھی ہے۔ یہ ہم پر ظاہر کرتا ہے کہ ہیکل کا مقدس سب قوموں کے لیے دُعا کا گھر ہونا ہے۔ ہم ۲۷۶ کا عدد اعمال ۲۷:۳۷ میں بھی دیکھتے ہیں۔

''اور ہم سب مل کر جہاز میں دوسو چھہتر آدمی تھے۔''

جب ہم اِس آیت میں موجود تمام حروف کی عددی قیمت کو اکٹھا کرتے ہیں تو وہ ۳۰۳۶ یا ۲۷۶×۱۱ بنتے ہیں۔ یہ ۴۶×۶۶ بھی ہے۔ کیوں کہ ۲۷۶ کا عدد ۴۶ سے بنا ہے۔ یہ اِس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ آخر میں جب

خُدا کا الٰہی منصوبہ پورا ہو جائے گا تو تمام بدن خُدا کے مقدس میں زندہ پتھر بن جائیں گے۔ اِس وجہ سے ڈوبتے جہاز میں ۲۷۶ رُوحوں کو بچا لیا گیا۔ اعمال ۲۷:۴۴ میں لکھا ہے "اور باقی لوگ بعض تختوں پر اور بعض جہاز کی اور چیزوں کے سہارے سے چلے جائیں اور اِسی طرح سب کے سب خشکی پر سلامت پہنچ گئے۔" یونانی متن میں کچھ اِس طرح سے لکھا ہے: "اُن سب کو مکمل طور پر محفوظ رکھا گیا۔"

چھیالیس (۴۶) اور دو سو چھہتر (۲۷۶) کا بنیادی موضوع تمام بدن (انسان) ایک اکائی کے طور پر خُدا کی ہیکل میں اُس کی پرستش کر رہے ہیں اور وہ اُس مقدس کے زندہ پتھر بھی بن رہے ہیں۔ یقیناً یہ سب ایک ساتھ نہیں ہوگا۔ کچھ لوگ اپنی حینِ حیات میں بچائے جائیں گے، دُوسرے سفید تخت کے سامنے بچائے جائیں گے جب ہر ایک گھٹنا اُس کے آگے جھکے گا اور ہر ایک زبان یسوع مسیح کے خُداوند ہونے کا اقرار کرے گی (فلپیوں ۲:۱۰، ۱۱)۔ سفید تخت کی عدالت سے قبل صرف کچھ بقیہ ہی اپنے ایمان کے وسیلے بچائے جائیں گے۔ لیکن ہر ایک کے لیے اُس کی زندگی کا حتمی مقصد سب چیزوں کی بحالی کے وقت پورا ہو جائے گا۔

چھیالیسویں دفعہ ابرام کا نام کلامِ مقدس میں پیدایش ۱۶:۲ میں آیا ہے۔ یہاں ابرہام کی کہانی بیان کی گئی ہے جو جسمانی فرزند اسمٰعیل کو پیدا کرنے کے لیے مصری لونڈی ہاجرہ سے بیاہ کرتا ہے (رومیوں ۹:۸؛ گلتیوں ۴:۲۹)۔ اسمٰعیل جسمانی تخم سے پیدا ہوا، اِس لیے بشریت کا موروثی گناہ اُس میں منتقل ہوا۔ یوں اسمٰعیل ہم سب کی بشری حالت کی نمائندگی کرتا ہے جو جسمانی ماں باپ سے پیدا ہوئے ہیں۔

دُوسری طرف اضحاق "وعدے کے فرزندوں" کی نمائندگی کرتا ہے (گلتیوں ۴:۲۸) جو سارہ سے پیدا ہوئے ہیں، وہ نئے عہد کی ترجمانی کرتے ہیں (گلتیوں ۴:۲۴)۔ ہم نئے عہد کے درمیانی یسوع مسیح پر ایمان لانے کے وسیلے اسمٰعیل کے فرزندوں سے اضحاق کے فرزندوں میں تبدیل ہو گئے ہیں۔ رُوحانی اعتبار سے ہم سارہ کو اپنی ماں کہتے ہیں اور یوں ہم وعدے کے فرزند بن جاتے ہیں۔

لٰہذا پیدایش ۱۶:۲ میں ابرام ہاجرہ سے بیٹا پیدا کرنے کے لیے متفق ہوا۔ کسی کو بھی رُوح سے پیدا ہونے سے پہلے جسم سے پیدا ہونا لازم ہے۔ دُوسری پیدایش ہمارے کانوں کے ذریعے ہوتی ہے جب ہم خُدا کے کلام کو سنتے اور اُس پر ایمان لاتے ہیں، جو کہ اُس کا تخم ہے (۱۔ پطرس ۱:۲۳) جو خُدا کے فرزندوں کو پیدا کرتا

ہے۔ہم دومراحل میں خُدا کے فرزند بنتے ہیں، جب کہ یسوع مسیح ابتدا سے ہی خُدا کا بیٹا ہے (لوقا۱:۳۵)، کیوں کہ وہ رُوح القدس کے وسیلے پیدا ہوا۔

ہمارا نکتہ یہ ہے کہ پیدایش ۱۶:۲ میں ابرام کا نام چھیالیسویں مرتبہ دکھائی دیتا ہے، یہ اِس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ اسمٰعیل (وہ سب جن کی وہ نمائندگی کرتا ہے) خُدا کے مقدس میں ایک زندہ پتھر ہوں گے۔وہ ''ہر بشر'' کا حصہ ہے جو نجات حاصل کرے گا جب ہر ایک زبان یسوع مسیح کے خُداوند ہونے کا اقرار کرے گی۔

یہی اصول کلامِ مقدس میں وہاں بھی نظر آتا ہے جہاں ابرہام کا نام چھیالیسویں مرتبہ آیا ہے۔ہم اِسے پیدایش ۲۱:۲۴ میں دیکھتے ہیں، جہاں فلستی بادشاہ ابی ملک اپنے لوگوں کی طرف سے ابرہام کے کنوا ے (نجات) چھیننے پر اُس سے معافی مانگتا اور اُس کے ساتھ عہد باندھتا ہے ۔ یہ ''بیرسبع میں عہد'' (پیدایش۲۱:۳۲) کنواے کا عہد تھا، جو اُس دن کا عکس اور نمونہ ہے جب ہر زبان مسیح کا اقرار کرے گی۔اس عظیم اقرار کو بڑے واضح انداز میں یسعیاہ ۴۵:۲۲-۲۴ میں بیان کیا گیا ہے:

''اے انتہای زمین کے سب رہنے والو!
تم میری طرف متوجہ ہو اور نجات پاؤ
کیوں کہ میں خُدا ہوں اور میرے سوا کوئی نہیں۔
میں نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے۔
کلامِ صدق میرے منہ سے نکلا ہے اور وہ ٹلے گا نہیں کہ ہر ایک گھٹنا میرے حضور جھکے گا
اور ہر ایک زبان میری قسم کھائے گی
میرے حق میں ہر ایک کہے گا
کہ یقیناً خُداوند ہی میں راست بازی اور توانائی ہے۔
اُس کے پاس وہ آئے گا اور سب جو اُس سے
بیزار تھے پشیمان ہوں گے۔''

دُوسرے لفظوں میں اُن کے ایمان کے اقرار کو یوں بیان کیا گیا ہے: ''صرف خُداوند میں راست بازی اور قوت ہے۔'' مزید برآں وہ اُس سے ناراض ہونا چھوڑ دیں گے، کیوں کہ وہ سفید تخت کے سامنے سچائی کے

مکمل مکاشفہ کو جان لیں گے۔ اُس دن کسی شخص میں نئے عہد کے ایمان کی کمی نہیں ہوگی۔ لہٰذا وہ سب خُدا کے فرزند ہوں گے، کیوں کہ بہ طور وعدے کے فرزند رُوحانی طور پر سارہ سے پیدا ہوئے ہیں۔

۴۶

چھیالیس (میم۔واو)

(ہیکل۔مَقدِس)

حصہ دوم

کنگ جیمز ورژن کے نئے عہد نامے میں لفظ ''مقدس، ہیکل'' (Temple) چھیالیس بار آیا ہے۔ یونانی لفظ naos نئے عہد نامے میں پینتالیس مرتبہ آیا ہے۔ یہ فرق ا۔کرنتھیوں ۳:۱۷ میں نظر آتا ہے، جہاں لفظ مقدس تین دفعہ آیا ہے، لیکن وہاں یونانی لفظ naos صرف دو مرتبہ آیا ہے۔

''اگر کوئی خُدا کے مقدس کو برباد کرے گا تو خُدا اُس کو برباد کرے گا کیوں کہ خُدا کا مقدس پاک ہے اور وہ تم ہو۔''

مندرجہ بالا آیت میں تیسرے ''مقدس'' کو واضح کرنے کے لیے شامل کیا گیا، لیکن اصل یونانی متن میں لفظ naos نہیں ہے۔ بہر حال ایسا محسوس ہوتا ہے کہ خُدا نے اِسے ایک مقصد کے تعین کے لیے استعمال کیا۔ ہم اِس بات کو ظاہر کر چکے ہیں کہ کیسے آدم کلامِ مقدس میں پہلا خُدا کا مقدس تھا اور اُس کے عبرانی نام (Adm) کی عددی قیمت پینتالیس ہے۔ جیسا کہ اُس کے یونانی نام (Adam) کی عددی قیمت چھیالیس ہے۔ اِس کے ہجوں میں فرق اِس وجہ سے ہے کہ یونانی نام دو الف کو استعمال کرتا ہے، جب کہ عبرانی میں صرف ایک الف استعمال کیا گیا ہے۔

یہ اِس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ پرانے عہد کے تحت آدم کو ہلایا گیا، کیوں کہ پینتالیس کا عدد ''ہلانے'' کو ظاہر کرتا ہے، جب کہ ''پچھلا آدم'' (مسیح) خُدا کے حقیقی مقدس کے کونے کے سرے کا پتھر ہے۔ آدم کا ''مقدس'' ناپاک ہو گیا، اِس لیے اُسے موت کی سزا سنائی گئی (پیدایش ۳:۱۹) اور بالآخر وہ خاک میں مل گیا (پیدایش ۳:۱۹)۔ لہٰذا ا۔کرنتھیوں ۳:۱۷ میں لفظ ''مقدس'' کا زائد استعمال پیشین گوئی محسوس ہوتا ہے، جہاں یہ مقدس کے ناپاک ہونے کی بات کرتا ہے۔

ہمارے مقدسوں کی وضاحت چھیالیس کروموسومز بھی کرتے ہیں۔ہم تیئس (۲۳) کروموسومز اپنی ماں اور تیئس (۲۳) اپنے باپ سے حاصل کرتے ہیں۔تیئس کا عدد کلامِ مقدس میں موت اور جی اُٹھنے کا عدد ہے۔ مثال کے طور پر رومیوں ۱: ۲۸- ۳۲ میں پولس تیئس چیزوں کا ذکر کرتا ہے جو ''موت کی سزا کے لائق ہیں۔'' جب آدم نے گناہ کیا تو اُسے موت کی سزا دی گئی۔خُدا نے موت کو اُس کے فانی تخم (ا۔پطرس ۱: ۲۳) میں ڈال دیا یوں ''موت سب آدمیوں میں پھیل گئی'' (رومیوں ۵: ۱۲)۔

یہی وجہ ہے کہ ہمیں غیر فانی تخم سے جو خُدا کا ابدی کلام ہے اُس کے وسیلے پیدا ہونے کی ضرورت ہے، کیوں کہ خُدا کا کلام ابدی اور ہمیشہ قائم رہنے والا ہے (ا۔پطرس ۱: ۲۵)۔نئ مخلوق جو خُدا کے کلام کے وسیلے پیدا ہوئی ہے وہ جاودانی اور لا فانی ہے۔صرف یہی خُدا کے مقدس میں بہ طور زندہ پتھر ہونے کے اہل ہوں گے جو تباہ نہیں ہوں گے، بلکہ ہمیشہ کی زندگی حاصل کریں گے۔

یہ جاودانی سچائیاں تیئس اور چھیالیس کے اعداد میں پنہاں ہیں اور اُن کو پینتالیس اور چھیالیس کے درمیان تقابل میں بھی دیکھا جا سکتا ہے۔

چھیالیسواں اور سینتالیسواں زبور

زبور چھیالیس، زبور پینتالیس ہے اور زبور سینتالیس، زبور چھیالیس ہے۔ایسا اِس لیے ہے کیوں کہ نواں اور دسواں زبور ایک ہی زبور کے دو حصے ہیں، اِس لیے اُن سے اگلے تمام زبوروں میں ایک کا فرق ہے۔

پینتالیسواں زبور پہاڑ کے ہلنے کی بات کرتا ہے (زبور ۴۶: ۳) اور زبوروں کی کتابِ خروج میں یہ مخصوص زبور کوہِ سینا پر خُدا کے اترنے کی یاد دلاتا ہے، یعنی ایک ایسا موقع جب پہاڑ ہل گیا (خروج ۱۹: ۱۸؛ عبرانیوں ۱۲: ۲۶)۔چھیالیسواں زبور اِس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ اسرائیلیوں کو تیار کرنا چاہیے۔اُنھیں اُس کو بہ طور بادشاہ تسلیم کرنا چاہیے تھا اور اگر وہ ایسا کرتے تو قومیں اُن کو بہ طور میراث دی جاتیں۔

چھیالیسواں زبور پڑھتے ہوئے، زبور ۴۷: ۱- ۴ میں لکھا ہے:

''اے سب امتو! تالیاں بجاؤ۔

خُدا کے لیے خوشی کی آواز سے للکارو۔

کیوں کہ خُداوند تعالیٰ مہیب ہے۔

وہ تمام رُوی زمین کا شہنشاہ ہے۔
وہ اُمتوں کو ہمارے سامنے زیر کرے گا
اور قومیں ہمارے قدموں تلے ہو جائیں گی۔
وہ ہمارے لیے ہماری میراث کو چنے گا۔
جو اُس کے محبوب یعقوب کی حشمت ہے۔''

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح پینتالیسویں زبور (۴۶ زبور) میں خُدا پہاڑ کے اُوپر اترتا ہے، اور اُس کے بعد چھیالیسویں زبور میں بیان کیا گیا ہے (زبور ۴۷: ۵)، خُدا نے بلند آواز سے صعود فرمایا۔ اِس سے ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اگر لوگ کوہِ سینا پر خُدا کی آواز سننے کے قابل ہوتے تو اُن کو قومیں میراث میں دی جاتیں۔ بلاشبہ وہ ناکام ہو گئے، اور یوں ہم ایک نئے پہاڑ یعنی کوہ صیّون پر آ گئے (عبرانیوں ۱۲: ۲۲)، جو کہ کوہ حرمون ہے (استثنا ۴: ۴۸)۔

یہ نیا پہاڑ اسرائیل کے شمال میں عہدِ عتیق کے شہر دان کے قریب ہے، جسے عہدِ جدید میں قیصریہ فلپی کے نام سے جانا جاتا تھا (متی ۱۶: ۱۳)۔ یہ وہ جگہ تھی جہاں یسوع اپنے شاگردوں کو لے کر آیا جب وہ پہاڑ پر صعود فرمانے کے لیے تیار تھا جہاں اُس کی صورت بدل گئی تھی (متی ۱۷: ۱)۔ لہٰذا صیّون داوٗد کا شہر ہے، جہاں لوگ شاہِ یہوداہ کے چوگرد جمع ہوئے جیسے پیدایش ۴۹: ۱۰ میں پیشین گوئی کی گئی، لیکن صیّون وہ جگہ ہے جہاں نئے عہد کے لوگ اب یسوع کے گرد جمع ہوں گے جب وہ بہ طور ''شیلوہ'' آئے گا۔

اِس صورت میں ہم یہ نتیجہ اَخذ کرتے ہیں کہ چھیالیسواں زبور (۴۷) یسوع مسیح کے گرد جمع ہونے والے خُدا کے فرزندوں کی پیشین گوئی کرتا ہے۔ یہ وہ ہیں جو اُس بڑے چرواہے کی آواز سنتے ہیں (یوحنا ۱۰: ۲۷)۔ جہاں اسرائیلی ناکام ہو گئے تو وہاں خُدا کے فرزند کامیاب ہو گئے۔ یوں سینتالیسواں زبور نئے عہد کے اُن لوگوں کی یاد دلاتا ہے جو کوہِ صیّون پر آتے ہیں، نہ کہ اُن لوگوں کی جو کوہِ سینا اور بعد میں کوہِ صیّون پر آئے تھے۔ کوہِ صیّون زمینی یروشلیم کی فرمانروائی ہے، جسے پولس رسول کوہِ سینا اور ہاجرہ کہتا ہے (گلتیوں ۴: ۲۵)۔

میراث

نئے عہد کے یہ ایمان دار سارہ کو اپنی رُوحانی ماں مانتے ہیں، اور قومیں اُن کی میراث میں دی جائیں

گی (زبور ۴۷: ۳،۴)۔ یہی وجہ ہے کہ جب ہم صحائف میں چھیالیسویں دفعہ ابرام کے نام کا ذکر پڑھتے ہیں تو وہاں اسمٰعیل کی پیدایش ہوتی ہے، اور چھیالیسویں مرتبہ ابرہام کے نام کا ذکر اُس وقت آتا ہے جب وہ فلستی بادشاہ کے ساتھ امن اور مفاہمت کا عہد کرتا ہے۔ یہ سب بادشاہوں اور قوموں کے بارے میں ہے جو یسوع مسیح کو بادشاہوں کا بادشاہ تسلیم کرتے ہیں۔ نئے یروشلیم کے بارے میں بات کرتے ہوئے مکاشفہ ۲۱: ۲۴-۲۶ میں لکھا ہے:

''اور قومیں اُس کی روشنی میں چلیں پھریں گی اور زمین کے بادشاہ اپنی شان وشوکت کا سامان اُس میں لائیں گے۔ اور اُس کے دروازے دن کو ہرگز بند نہ ہوں گے (اور رات وہاں نہ ہوگی)۔''

دوبارہ ہم مکاشفہ ۱۵: ۳،۴ میں پڑھتے ہیں:

''اور وہ خُدا کے بندہ موسیٰ کا گیت اور برّہ کا گیت
گا گا کر کہتے تھے
اے خُداوند خُدا! قادرِ مطلق!
تیرے کام بڑے اور عجیب ہیں۔
اے ازلی بادشاہ!
تیری راہیں راست اور دُرست ہیں۔
اے خُداوند! کون تجھ سے نہ ڈرے گا؟
اور کون تیرے نام کی تمجید نہ کرے گا؟
کیوں کہ صرف تو ہی قدوس ہے
اور سب قومیں آ کر
تیرے سامنے سجدہ کریں گی
کیوں کہ تیرے انصاف کے کام ظاہر ہو گئے ہیں۔''

یوں چھیالیس کا عدد مقدس کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کبھی کبھار یہ آدم کے ناپاک مقدس کی طرف اشارہ کرتا ہے اور کبھی کبھی یہ یروشلیم کی ہیکل کے بارے میں جو ناپاک ہو گئی اور بعد میں تباہ ہو گئی، لیکن یہ اُس عظیم

مقدس کا بھی ذکر کرتا ہے جو نئے عہد کے تحت کونے کے سرے کے پتھر پر تعمیر کی جائے گی (افسیوں۲:۲۰)۔ اِس مقدس میں قومیں خُدا کی پرستش کرنے آئیں گی، کیوں کہ یہ سب قوموں کے لیے دُعا کا گھر کہلائے گا جیسے سلیمان اور یسعیاہ نے پیشین گوئی کی۔ یہ مقدس زمینی یروشلیم میں نہیں بلکہ آسمانی شہر میں ہوگا، جسے یوحنا نے آسمان سے اُترتے دیکھا، جب زمانے کے آخر میں خُدا کا جلال زمین پر اُترا۔

۴۶

چھیالیس (میم۔واو)

(ہیکل۔مقدِس)

حصہ سوم (حتمی)

چھیالیسویں بار صحائف میں اضحاق کے نام کا ذکر پیدایش ۲۶:۳۱ میں آیا ہے، جہاں ہم پڑھتے ہیں کہ کیسے فلستیوں کا بادشاہ ابی ملک، اُس کا مشیر اور اُس کی فوجوں کا سپہ سالار اضحاق کے پاس آتے اور اُس سے عہد کرتے ہیں۔

''اور وہ صبح سویرے اُٹھے اور آپس میں قسم کھائی اور اضحاق نے اُن کو رخصت کی اور وہ اُس کے پاس سے سلامت چلے گئے۔''

یہ اُس عہد سے مماثلت رکھتا تھا جو اُنھوں نے کچھ سال پہلے ابرہام سے باندھا تھا۔ ایک بار پھر یہ قوموں کے عہدِ ابرہامی کی پاسداری کرنے کی بات کرتا ہے، جسے بعد میں نئے عہد کے طور پر جانا گیا۔ اِس عہد کی سب سے بنیادی خوبی یہ تھی کہ یہ اضحاق سے باندھا گیا جو وعدے کا فرزند تھا یعنی جس سے وعدہ کیا گیا۔ رُوحانی نقطہ نظر سے اِس نے ابی ملک کو اضحاق کے گروہ کا حصہ بنا دیا، جیسے وہ سب لوگ جو نئے عہد میں سارہ کو بہ طور اپنی ماں مانتے ہیں۔

لہٰذا فرزندیت کا بنیادی تصور جسمانی فرزند بننے کی بجائے یہ ہے کہ کیسے خُدا کے فرزند بنا جائے۔ خُدا کا مقدس بننے کے لیے یہ سب سے بنیادی تقاضا ہے۔ یہ اُس بات کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے جب یعقوب کا نام چھیالیسویں مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ ہم پیدایش ۳۰:۱ میں پڑھتے ہیں جہاں راخل یعقوب سے شکایت کرتی ہے کہ ''مجھے بھی اولاد دے نہیں تو میں مر جاؤں گی۔'' یقیناً وہ جسمانی بچوں کی خواہاں تھی، اِس لیے وہ اِس بات سے بے خبر تھی کہ وہ رُوحانی بچوں کی ضرورت کے متعلق پیشین گوئی کر رہی تھی جو فنا پذیری (موت) پر غالب آنے کے لیے لافانی اور جاودانی تخم سے پیدا ہوئے ہیں۔

چھیالیسویں بار فرعون کے نام کا ذکر پیدایش ۴۱:۴۱ میں ہوا ہے:

''اور فرعون نے یوسف سے کہا کہ دیکھ میں تجھے سارے ملک مصر کا حاکم بناتا ہوں۔''

خُدا کے فرزند جو اُس کے مقدس میں زندہ پتھر ہیں، ''مصر'' پر حکمرانی کرنے کے لیے مقرر ہوئے ہیں جو نبوتی طور پر پوری دُنیا کی مثل ہے۔

بپتسمہ

یہ ''زندہ پتھر'' (ا۔پطرس ۲:۵) مسیح کی موت کے وسیلے اُس سے متحد اور اُس کے ساتھ نئی زندگی میں جی اُٹھے ہیں (رومیوں ۶:۵)۔اور اِسی لیے چھیالیسویں مرتبہ یشوع کا نام یشوع ۴:۱۰ میں آیا ہے، جہاں ہم اسرائیل کے یردن کو پار کرنے کے متعلق پڑھتے ہیں یہ وہی جگہ تھی جہاں بعد میں یسوع نے بپتسمہ لیا۔

''کیوں کہ وہ کاہن جو صندوق کو اُٹھائے ہوئے تھے یردن کے بیچ ہی میں کھڑے رہے جب تک اُن سب باتوں کے مطابق جن کا حکم موسیٰ نے یشوع کو دیا تھا ہر ایک بات پوری نہ ہو چکی جسے لوگوں کو بتانے کا حکم خُداوند نے یشوع کو کیا تھا اور لوگوں نے جلدی کی اور پار اُترے۔''

یشوع ۴:۹ میں لکھا ہے کہ لوگوں نے یادگاری کے طور پر دریا میں بارہ پتھر نصب کیے اور اُنھوں نے دریا سے بھی بارہ پتھر لیے اور اُن سے جلجال میں ایک یادگار بنائی (یشوع ۴:۲۰)۔یہ اُن زندہ پتھروں کی تصویر کشی کرتے ہیں جو مسیح کے ساتھ دریائے یردن میں ''مرے'' اور جو پانی کے بپتسمہ کے وسیلے زندہ بھی کیے گئے۔

چھیالیسویں دفعہ نوح کے نام کا ذکر عبرانیوں ۱۱:۷ میں ہوا ہے:

''ایمان ہی کے سبب سے نوح نے اُن چیزوں کی بابت جو اُس وقت تک نظر نہ آتی تھیں ہدایت پا کر خُدا کے خوف سے اپنے گھرانے کے بچاؤ کے لیے کشتی بنائی جس سے اُس نے دُنیا کو مجرم ٹھہرایا اور اُس راست بازی کا وارث ہوا جو ایمان سے ہے۔''

ہم ا۔پطرس ۳:۲۱،۲۲ میں پڑھتے ہیں کہ نوح کے دنوں کا طوفان بپتسمے کی نبوتی تصویر ہے۔اُس زمانے کے بُرے لوگ جو نئی زندگی پر یقین نہیں رکھتے تھے وہ اُس طوفان میں مر گئے ،لیکن نوح اور اُس کا خاندان ''یعنی آٹھ جانیں پانی کے وسیلہ سے بچیں اور اُسی پانی کا مشابہ بھی یعنی بپتسمہ یسوع مسیح کے جی اُٹھنے کے وسیلے سے

اب تمھیں بچاتا ہے۔'' بپتسمہ ایک قانونی رسم ہے جو ہمیں موت اور جی اُٹھنے سے جوڑتا ہے جو ہمیں بچاتے ہیں۔

یہ ہمیں خُدا کے مقدس کے بیرونی صحن میں دھونے کے برتن کی لفظی تصویر فراہم کرتا ہے۔ یہ پرانے عہد کے تحت پانی کے بپتسمے کی بنیاد بھی ہے۔

داؤد اور یونتن

چھیالیسویں مرتبہ کلامِ مقدس میں جہاں داؤد کے نام کا ذکر آیا ہے وہ وہاں ساؤل کے بیٹے یونتن کے ساتھ عہد کرتا ہے، ا۔سموئیل ۱۸:۳ میں لکھا ہے:

''اور یونتن اور داؤد نے باہم عہد کیا کیوں کہ وہ اُس سے اپنی جان کے برابر محبت رکھتا تھا۔''

ساؤل اُن تین نشانوں کی وجہ سے پنتکُست کے مسح کے تحت کلیسیا کی ایک نبوتی مثل ہے، جو اُسے سموئیل (ا۔سموئیل ۱۰:۲-۷) نے دیئے۔ ساؤل کو بعد میں ''گیہوں کی کٹائی'' کے دن بادشاہ بنایا گیا (ا۔سموئیل ۱۲:۱۷)، جو کہ پنتکست ہے۔ یہ وہ دن ہوتا جب میدے کے دو گردے پہلے پھلوں کے طور پر خُدا کے حضور پیش کیے جاتے، جو کہ گیہوں کی کٹائی کے آغاز کا اشارہ ہوتا۔

چناں چہ ساؤل کی تاج پوشی کے موقع پر جب لوگوں پر بادل گرجا اور پانی برسا (ا۔سموئیل ۱۲:۱۸)، تو یہ رُوح القدس کے نزول اور ''زبانوں'' کے اظہار کی پیشین گوئی تھی جو اعمال ۲:۱-۴ میں وقوع پذیر ہوا۔

یونتن ساؤل کا بیٹا تھا۔ وہ داؤد سے محبت کرتا تھا اور سمجھتا تھا کہ اسرائیل پر حکمرانی کرنے کے لیے اُسے مسح کیا گیا ہے۔ چناں چہ اُس نے اپنی شاہی قبا داؤد کو دے دی (ا۔سموئیل ۱۸:۴) اور اُسے تخت کا وارث مقرر کیا۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اپنے خمسینی مسح کے تحت کلیسیا کو بالآخر لازمی عیدِ خیام کے اُس عظیم مسح سے باز رکھا جائے گا جو کہ غالب آنے والوں پر ٹھہرے گا جو داؤد کا گھرانہ ہیں۔ کلیسیا کے وہ لوگ جو یونتن کی طرح اِسے پہچانتے اور غالب آنے والوں سے محبت کرتے ہیں مسیح کے ساتھ ایک (نئے) عہد میں پیوست ہیں، جیسے ابی ملک ابرہام اور اضحاق کے ساتھ تھا۔ ایسے تمام لوگ خُدا کے مقدس ہیں۔

دراصل یونتن کا نام چھیالیسویں مرتبہ ا۔سموئیل ۲۰:۴ میں آیا ہے:

''تب یونتن نے داؤد سے کہا کہ جو کچھ تیرا جی چاہتا ہو میں تیرے لیے وہی کروں گا۔''

یونتن کی داؤد کے لیے محبت اور اُس پر اعتقاد بالکل ویسے ہی ہے جو کلیسیا میں اُن لوگوں کی تصویر کشی کرتا ہے جو مسیح اور غالب آنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔ یونتن کا رویہ اپنے باپ ساؤل سے بالکل مختلف تھا جو داؤد کو ستاتا اور زمین پر حکمرانی کرنے کے اُس کے اختیار سے حسد کرتا تھا۔ ساؤل کا خیال تھا کہ اُس کے پنتکست کے مسح نے اُسے ہمیشہ کے لیے حکومت کرنے کا اہل بنا دیا ہے، حالاں کہ اُس نے خُدا کے کلام کو ردّ کیا (ا۔سموئیل ۱۵:۲۶)

یونتن کی طرح وہ لوگ جو داؤد سے محبت کرتے ہیں اُس شریر کی مانند نہیں جس کے بارے میں ہم زبور ۲:۲،۳ میں پڑھتے ہیں:

''خُدا اور اُس کے مسیح کے خلاف
زمین کے بادشاہ صف آرائی کر کے
اور حاکم آپس میں مشورہ کر کے کہتے ہیں
آؤ ہم اُن کے بندھن توڑ ڈالیں
اور اُن کی رسیاں اپنے اُوپر سے اُتار پھینکیں۔''

خُدا کا جواب زبور ۲:۷،۸ میں نظر آتا ہے:

''میں اُس فرمان کو بیان کروں گا۔
خُداوند نے مجھ سے کہا تو میرا بیٹا ہے۔
آج تو مجھ سے پیدا ہوا۔
مجھ سے مانگ اور میں قوموں کو تیری میراث کے لیے
اور زمین کے انتہائی حصے تیری ملکیت کے لیے تجھے بخشوں گا۔''

سب سے پہلے یہ خُدا کے بیٹے کے بارے میں بات کرتا ہے، لیکن یہ خُدا کے بیٹوں کے بارے میں بھی بات کرتا ہے جو اُس کے ساتھ حکمرانی کریں گے۔ زمین مسیح اور اُس کے ساتھ ساتھ غالب آنے والوں کی میراث ہے۔ ہم اُس کے اندر اُس کے بدن کا ایک عضو ہیں اور وہ ہمارے اندر، کیوں کہ ہم رُوح سے معمور اُس کا مقدس ہیں۔

پطرس

حبقوق ۲: ۲۰ میں لکھا ہے:

''مگر خُداوند اپنی مقدس ہیکل میں ہے۔ساری زمین اُس کے حضور خاموش رہے۔''

یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ بالآخر پوری دُنیا خُدا کی ہیکل ہوگی جو خاموشی اور اشتیاق سے اُس کی آواز سننے اور اُس کی مرضی کو جواب دینے کا انتظار کر رہی ہے۔ میرے خیال میں یہ چھپا لیس کی اہمیت کے بارے میں ہے جہاں پطرس کا نام نئے عہد نامے میں بیان کیا گیا ہے۔اعمال ۱۱: ۷ میں لکھا ہے:

''اور یہ آواز بھی سنی کہ اے پطرس اُٹھ! ذبح کر اور کھا۔لیکن میں نے کہا اے خُداوند ہرگز نہیں کیوں کہ کبھی کوئی حرام یا ناپاک چیز میرے منہ میں نہیں گئی۔''

پطرس (اور ہمارے لیے) خُدا کا پیغام یہ ہے کہ خُدا نے اپنے کلام کے پانی سے غیر قوموں کو پاک صاف کیا۔ اِسی وجہ سے پطرس رومی صوبے دار کرنیلیس کے گھر میں ایمان داروں کی جماعت کو منادی کرنے کے لیے تیار ہوا۔ اُنھوں نے رُوح القدس کا بپتسمہ حاصل کیا، جس کا وعدہ باپ دادا سے کیا گیا تھا، اور اِس بات نے پطرس اور یہودیوں کو حیران کر دیا (اعمال ۱۱: ۱۵-۱۸)۔

پطرس کو خُدا کی جماعت میں غیر قوموں کو شامل کرنے کا کشف عطا کیا گیا، اُسے اِس کی حد درجہ ضرورت تھی، لیکن یہ پولس کی خدمت اور منادی کی بنیاد بھی تھی۔

ہیرودیس کی ہیکل

ہیکلِ سلیمانی خُدا کی حضوری سے معمور ہوگئی (۲-تواریخ ۷: ۱)۔تاہم دو صدیاں بعد خُدا کا جلال ہیکل سے جدا ہو گیا (حزقی ایل ۱۰: ۴، ۱۸، ۱۹؛ ۱۱: ۲۳)۔ یرمیاہ نے پیشین گوئی کی کہ خُدا اِس جگہ کو ترک کر دے گا جیسا کہ چند صدیاں پہلے اُس کا جلال سیلا سے جدا ہو گیا (۱-سموئیل ۴: ۲۲؛ یرمیاہ ۷: ۱۲-۱۴)۔

خُدا کا جلال پھر کبھی بھی سیلا میں واپس نہ آیا بلکہ وہ یروشلیم میں چلا گیا۔ جب خُدا کا جلال یروشلیم سے ہٹ گیا، تو جب حجی کے دنوں میں دُوسری ہیکل کی تعمیر کی گئی تو اُس کی حضوری واپس نہ آئی۔ دراصل عہد کا صندوق پہلے ہی تاریخ کے اوراق میں گم ہو چکا تھا۔ پاک ترین مقام ایک تاریک اور خالی کمرہ تھا جس میں عہد کے صندوق کی جگہ ایک پتھر رکھا ہوا تھا۔ یہودی اُس پتھر کو ''نیو کا پتھر'' کہتے تھے، الفریڈ ایڈرشیم کی کتاب

The Temple کے صفحہ ۳۱۷ کے مطابق:

''پہلی ہیکل میں عہد کا صندوق کفارہ گاہ کے ساتھ کھڑا تھا۔ اُس کے اُوپر بادل میں یہوواہ خُدا کی ظاہری موجودگی تھی، اور صندوق کے دونوں اطراف میں کروبی بازوَ پھیلائے ہوئے تھے۔ سردار کاہن صندوق کی چوبوں کے درمیان بخوردان رکھتا تھا، لیکن ہیرودیس کی ہیکل میں نہ تو جلال تھا اور نہ ہی عہد کا صندوق، پاک ترین مقام بالکل خالی تھا اور سردار کاہن اپنا بخوردان ایک بڑے پتھر پر رکھتا تھا جسے 'نیو کا پتھر' کہا جاتا تھا۔''

اب خُدا کا مقدس مسیح کا بدن ہے جیسے افسیوں ۲: ۲۰-۲۲ میں بیان کیا گیا۔ تاہم کلامِ مقدس میں مقدسوں کے اقسام کے نمونے ہیں۔ وہاں ایک ہیکل ایسی ہے جو خُدا کے رُوح سے معمور ہے اور ایک ہیکل ایسی ہے جس میں نہ جلال ہے اور نہ ہی عہد کا صندوق۔ آج ہمارے لیے یہ سوال ہے: کون سی ہیکل یا مقدس ہمارا نمونہ ہے؟ آپ سلیمانی ہیکل کا نمونہ ہیں یا ہیرودیس کی ہیکل کا؟

۴۷

سینتالیس (میم۔زین)

(بااختیار بیٹے)

سینتالیس کا عدد عبرانی کے دو حروف میم اور زین سے لکھا جاتا ہے۔

میم پانی ہے جو وقت کے دورانیے میں واقعات کے بہاؤ کی نشاندہی کرتا ہے۔

عبرانی میں زین ایک ہتھیار ہے۔کامل ہتھیار رُوح کی تلوار ہے جس کے ذریعے رُوحانی جنگ کی جاتی ہے کیوں کہ ''ہماری جنگ کے ہتھیار جسمانی نہیں'' (۲۔کرنتھیوں ۱۰:۴) سات کا عدد بائبلی اعداد میں تکمیل اور رُوحانی کاملیت کا عدد ہے۔

سینتالیس کا عدد (بااختیار بیٹے) فطری طور پر چھیالیس (ہیکل، مقدس) کے عدد کے مابعد آتا ہے۔خُدا کے مقدس کی تعمیر خُدا نے فرزندوں کو بالغ کرنے کا عمل ہے، جو اِس مقدس میں زندہ پتھر ہیں۔رُوح سے معمور ہونے کی وجہ سے یہ فرزند رُوح کی تلوار سے بھی لیس ہیں جو خُدا کا کلام ہے۔دُوسرلفظوں میں وہ خُدا کی آواز کو سنتے اور اُس کے کلام کو جانتے ہیں۔

ہم پہلے سے ہی دیکھ چکے ہیں کہ کیسے جسمانی فرزند وعدے کے فرزندوں کے ساتھ ہم سری کرتے ہیں اور ہر کوئی بہ طور فرزند پہلو ٹھے کے حق کا دعویٰ کرتا ہے۔سینتالیس کے عدد کا مطلب جھگڑا اور چوالیس کے عدد سے مراد چنے ہوئے لوگ ہیں۔الٰہی جنبش (۴۵) اِس بات کو دیکھنے کے لیے ایک ایک کو آزماتی ہے کہ آیا وہ کھڑے رہ سکتے ہیں کہ نہیں۔نفسانی آدمی اور چیزیں قائم نہیں رہتی جب کہ وہ جو حقیقت میں خُدا کی بادشاہی کا حصہ ہیں وہ قائم رہتے ہیں۔

اِسی طرح زمینی ہیکل جس کے بارے میں نفسانی ذہن رکھنے والوں کا خیال ہے کہ وہ زمینی یروشلیم میں تعمیر کی جائے گی (جسے پولس نے ہاجرہ کہا) وہ الٰہی جنبش کے سامنے کھڑی نہیں رہ سکے گی۔نہ ہی ہاجرہ کے رُوحانی فرزندوں کو خُدا کے فرزندوں کی طاقت یا اختیار دیا جائے گا، جیسا کہ کلامِ مقدس میں بیان کیا گیا ہے۔ وہ لوگ جو ہاجرہ کے دعویٰ کی تائید کرتے ہیں وہ غلط سمت میں کھڑے ہیں۔

سینتا لیسویں دفعہ لوقا کی انجیل میں یسوع کے نام کا ذکر لوقا ۹:۴۶-۴۸ میں ہوا ہے۔

''پھر اُن میں یہ بحث شروع ہوئی کہ ہم میں سے بڑا کون ہے؟ لیکن یسوع نے اُن کے دلوں کا خیال معلوم کر کے ایک بچہ کو لیا اور اپنے پاس کھڑا کر کے اُن سے کہا۔ جو کوئی اِس بچہ کو میرے نام پر قبول کرتا ہے وہ مجھے قبول کرتا ہے اور جو مجھے قبول کرتا ہے وہ میرے بھیجنے والے کو قبول کرتا ہے کیوں کہ جو تم میں سے سب سے چھوٹا ہے وہی بڑا ہے۔''

یہاں یسوع نے شاگردوں کے اُس کی بادشاہی میں مرتبے کی دلیل کے جواب میں ایک بچے کو استعمال کیا۔ بادشاہی میں بڑا بننے کے لیے کسی کو بھی اپنے آپ کو چھوٹا کرنا پڑے گا، بلکہ جیسے ایک چھوٹے بچے کو اپنے گھر میں بہت کم اختیار حاصل ہوتا ہے۔ یہ محض فرزندیت کا مسئلہ نہیں تھا بلکہ یہ اختیار اور طاقت کا مسئلہ تھا۔

چاروں اناجیل مسیح کو مختلف انداز میں پیش کرتی ہیں۔ متی یسوع کو بہ طور ''بادشاہ'' (یہوداہ کے قبیلے کا ببّر) پیش کرتا ہے۔ مرقس یسوع کو بہ طور ''خادم'' (یوسف کا بیل) پیش کرتا ہے۔ لوقا یسوع کو بہ طور ''ابنِ آدم'' (روبن) پیش کرتا ہے۔ یوحنا یسوع کو بہ طور ''ابنِ خُدا'' (دان کا عقاب) پیش کرتا ہے۔ اِن چاروں جان داروں کو موسیٰ کے خیمہِ اجتماع کے چوگرد خیمہ زن چار سرکردہ قبائل کے نشانات (جھنڈے) کے طور پر پیش کیا گیا۔ اُن میں ہر ایک جان دار مسیح کی قوت اور اُس کے بلاوے کے ایک پہلو کی تصویر کشی کرتا ہے۔

متی کی انجیل میں سینتا لیس لوگ ہیں جن کو یسوع بادشاہ نے برکت دی۔ کیوں کہ سینتا لیس کا عدد فرزندوں کو اختیار دینے کا عدد ہے۔ یہ نبوتی طور پر خُدا کے فرزندوں پر اُس کی برکت کی تصویر کشی کرتا ہے۔

کلامِ مقدس میں سینتا لیسویں دفعہ یوسف کے نام کا ذکر پیدائش ۴۱:۴۱ میں ہوا ہے۔

''اور فرعون نے یوسف سے کہا کہ دیکھ میں تجھے سارے ملک کا حاکم بناتا ہوں۔''

یوسف پہلوٹھے کے حق کا وارث وہ بیٹا تھا جسے فرعون نے مصر پر حکومت کرنے کا اختیار دیا، اِس نبوتی نمونے میں یوسف نے مسیح کا کردار ادا کیا، جب کہ فرعون نے خُدا کا کردار ادا کیا۔ یوسف کے سامنے جھکنا فرعون کے سامنے جھکنا تھا اور اگر کسی نے یوسف کو تسلیم کرنے سے انکار کیا تو اُس نے فرعون کی بھی مخالفت کی۔

یوسف کی ماں راخل تھی۔ اُس کا نام کلامِ مقدس میں سینتا لیس مرتبہ آیا ہے، چھیالیس مرتبہ عہدِ عتیق اور ایک مرتبہ عہدِ جدید میں (متی ۲:۱۸)۔

سینتا لیسویں مرتبہ صحائف میں داؤد کے نام کا ذکر ا۔سموئیل ۱۸:۴ میں ہوا ہے:

”تب یونتن نے وہ قبا جو وہ پہنے ہوئے تھا اُتار کر داؤد کو دی اور اپنی پوشاک بلکہ اپنی تلوار اور اپنی کمان اور اپنا کمر بند تک دے دیا۔“

اگرچہ یونتن ساؤل کے گھرانے سے تھا، جسے خُدا نے بادشاہ بننے کے لیے ردّ کر دیا، وہ داؤد سے محبت کرتا تھا اور اُس کے مسح کو پہچانتا تھا۔ اِس میں شک نہیں کہ داؤد نے اپنا راز بتا دیا ہوگا کہ کیسے سموئیل نے دس سال قبل اُسے بادشاہ ہونے کے لیے مسح کیا جب اُس کی عمر محض آٹھ سال تھی۔ یونتن نے داؤد کو نہ صرف ایک اچھے دوست بلکہ اسرائیل کے تخت کے وارث کے طور پر قبول کیا۔ یونتن نے آج کی کلیسیا کے لیے ایک عظیم مثال قائم کی جسے خُدا کے غالب آنے والے فرزندوں کو لازمی اپنانا چاہیے۔

یونتن کے عمل نے اِس بات کو تسلیم کیا کہ داؤد کے پاس ”خُدا کے سب ہتھیار“ (افسیوں ۶:۱۱)، بشمول رُوح کی تلوار اور کمان (قوسِ قزح نئے عہد کا وعدہ) ہیں۔ کمان تیر چلانے کے لیے استعمال ہوتی ہے، جو خُدا کے بیٹوں کی تصویر کشی کرتی ہے۔ میں نے تیر اور کمان کی رُوحانی اہمیت کے متعلق اپنی تفسیر Ephesians, the Epistle of Ascension کے تیسویں باب میں بڑی تفصیل سے تحریر کیا ہے۔

یونتن اِس بات کو بھی جانتا تھا کہ خُدا داؤد کو سچائی کا کمر بند بھی دے چکا ہے (افسیوں ۶:۱۴)، اِس لیے اُس نے اپنا کمر بند اُسے دے کر ایک نبوتی نمونہ قائم کیا۔ یہ تمام نکات یونتن کی اُس واقفیت کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ داؤد ایک بااختیار فرزند ہے۔

داؤد کا باپ یسّی تھا، جس کا نام کلامِ مقدس میں سینتالیس مرتبہ آیا ہے۔ سینتالیسویں دفعہ اِس کے نام کا ذکر وہاں ہوا ہے جہاں پولس یسعیاہ ۱۱:۱۰ کا اقتباس کرتا ہے، وہ رومیوں ۱۵:۱۲ میں کہتا ہے:

”اور یسعیاہ بھی کہتا ہے کہ
یسّی کی جڑ ظاہر ہوگی
یعنی وہ شخص جو غیر قوموں (یونانی: ethnos، ”قومیں۔اقوام“) پر حکومت کرنے کو
اُٹھے گا
اُسی سے غیر قومیں (ethnos) اُمید رکھیں گی۔“

داؤد کو اکثر ”یسّی کا بیٹا“ کہا گیا، گویا یسّی کے نبوتی کردار پر زور دینے کے لیے۔ عبرانی میں یسّی کے نام کا تلفظ Yeesha'ee ہے جو بڑی حد تک یشوع سے ملتا جلتا ہے۔ عبرانی میں یسّی کے ہجے یود (۱۰)، شین

(۳۰۰)، یود (۱۰) ہیں اور اِس کی عددی قیمت ۳۲۰ یا ۳۲×۱۰ ہے۔ بائبلی اعداد میں بتیس کا عدد عہد کا عدد ہے۔ اِس معاملے میں یہ ظاہر کرتا ہے کہ داؤد کا زمینی باپ یسوع کے آسمانی باپ کا ایک نبوتی نمونہ ہے جس نے نئے عہد کے درمیانی کو پیدا کیا۔

سینتالیسویں دفعہ متی کی انجیل میں یسوع کے نام کا ذکر متی ۱۱: ۲۵ میں ہوا ہے، یہاں ہم اُس کے سیاق و سباق میں اُس کا اقتباس کرتے ہیں:

''اُس وقت یسوع نے کہا اے باپ آسمان اور زمین کے خُداوند میں تیری حمد کرتا ہوں کہ تو نے یہ باتیں داناؤں اور عقلمندوں سے چھپائیں اور بچوں پر ظاہر کیں۔ ہاں اَے باپ کیوں کہ ایسا ہی تجھے پسند آیا۔ میرے باپ کی طرف سے سب کچھ مجھے سونپا گیا اور کوئی بیٹے کو نہیں جانتا سوا باپ کے اور کوئی باپ کو نہیں جانتا سوا بیٹے کے اور اُس کے جس پر بیٹا اُسے ظاہر کرنا چاہے۔''

یہاں بیان کیے گئے ''بچے'' لوقا ۹: ۴۷ میں بیان کیے گئے ''بچے'' کی نمائندگی کرتے ہیں۔ یسوع نے اپنے باپ کی مرضی کو اُن پر ظاہر کیا جنھوں نے اِن عظیم سچائیوں کو چھوٹے سے چھوٹوں پر ظاہر کرنے کا انتخاب کیا، یعنی بچوں اور شیر خواروں پر جنھیں اوسط بالغوں کے مقابلے میں کم عزت دی جاتی ہے۔ مزید برآں سینتالیسویں دفعہ مرقس کی انجیل میں یسوع کے نام کا ذکر مرقس ۱۰: ۲۷ میں ہوا ہے۔

''یسوع نے اُن کی طرف نظر کر کے کہا یہ آدمیوں سے تو نہیں ہو سکتا لیکن خُدا سے ہو سکتا ہے کیوں کہ خُدا سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔''

جب ہم تینوں اناجیل میں ہر ایک مثال کا موازنہ کریں جہاں یسوع کے نام کا ذکر سینتالیسویں مرتبہ ہوا ہے تو وہاں ہمیں ایک بیانیہ دیا گیا ہے جسے عام طور پر نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔

یوحنا کی انجیل میں سینتالیسویں دفعہ یسوع کے نام کا ذکر یوحنا ۵: ۶ میں ہوا ہے، جہاں یسوع کا سامنا بھیڑ دروازے پر اُس شخص سے ہوتا ہے جو اڑتیس برس سے بیمار تھا۔ زبور ۱۰۰: ۳ میں لکھا ہے ''ہم اُس کے لوگ اور اُس کی چراگاہ کی بھیڑیں ہیں۔'' اِس سے بڑھ کر یسوع نے یوحنا ۱۰: ۲۷ میں کہا ''میری بھیڑیں میری آواز سنتی ہیں۔'' بالفاظ دیگر جسمانی اسرائیلیوں کو بھیڑیں کہا گیا، لیکن اُن میں سے زیادہ تر یسوع کی بیان کردہ بھیڑیں نہیں ہیں ''کیوں کہ بلائے ہوئے بہت ہیں مگر برگزیدہ تھوڑے'' (متی ۲۲: ۱۴)۔

اسرائیلی کوہِ سینا پر خُدا کی آواز سننے میں ناکام رہے (خروج ۲۰: ۱۸-۲۰) اور دو بارہ بارہ جاسوسوں نے گنتی ۱۴: ۱-۴ میں اپنی بُری خبر دی۔ اِسی وجہ سے اسرائیلیوں نے رُوحانی بیماری کی حالت میں بیابان میں اڑتالیس برس گزارے (استثنا ۲: ۱۴)۔ بھیڑ دروازے پر پڑا آدمی اسرائیلی قوم کی بیابانی حالت کی نمائندگی کرتا ہے، اُسے مکمل طور پر سمجھنے کے لیے ہمیں یوحنا ۵: ۶ کو ذہن میں رکھ کر پڑھنا چاہیے:

''اُس کو یسوع نے پڑا دیکھا اور یہ جان کر کہ وہ بڑی مدت سے اِس حالت میں ہے اُس سے کہا کیا تو تندرست ہونا چاہتا ہے۔''

اگر یسوع اسرائیلیوں کی اڑتیس سالہ آوارگی کے ختم ہونے کے بعد بات کرتا، تو ہم اِس کے معنی کچھ اِس طرح سمجھ سکتے تھے: کیا آپ اب یشوع کے تحت یردن کو پار کرنا چاہیں گے؟ دریائے یردن موت اور جی اُٹھنے (بپتسمہ) کی علامت ہے۔ کیا اسرائیلی قادس برنیع میں اپنے ایمان کی کمی سے شفا پانا چاہتے تھے؟ کیا بالآخر وہ یشوع کی آواز سن کر وعدے کی سرزمین میں داخل ہونے کے قابل تھے؟ اِس کا جواب نہ صرف یوحنا ۵: ۸، ۹ میں نظر آتا ہے، جہاں یسوع نے بھیڑ دروازے پر پڑے شخص کو شفا دی، بلکہ ہمیں یشوع ۴: ۱۰ میں بھی نظر آتا ہے جہاں ہم کلامِ مقدس میں یشوع کے نام کا ذکر سینتالیسویں مرتبہ دیکھتے ہیں:

''کیوں کہ وہ کاہن جو صندوق کو اُٹھائے ہوئے تھے یردن کے بیچ ہی میں کھڑے رہے جب تک اُن سب باتوں کے مطابق جن کا حکم موسیٰ نے یشوع (۴۶) کو دیا تھا ہر ایک بات پوری نہ ہو چکی جسے لوگوں کو بتانے کا حکم خُداوند نے یشوع (۴۷) کو کیا تھا اور لوگوں نے جلدی کی اور پار اُترے۔''

بلاشبہ یشوع مسیح کی مثل تھا جو اُس کے لوگوں کو وعدے کی سرزمین میں لے کر جا رہا تھا۔ چناں چہ ہمارے نئے عہد کے یشوع (یشوع-یسوع) کی کہانی اُس وقت پیش کی گئی جب اُس نے اڑتیس برس کے بیمار شخص کو شفا دی اور طاقت بخشی۔ یسوع نے اُس سے سوال پوچھا؟ ''کیا تو تندرست ہونا چاہتا ہے؟'' اُس نے یہ ہمیں دکھانے کے لیے پوچھا کہ گنتی ۱۳: ۳۲ میں دی گئی ''بُری خبر'' اب اُن لوگوں کے ذریعے تبدیل ہونے جا رہی ہے جو اب اپنے دریائے یردن کے کنارے کھڑے ہیں۔ جو اُس کی آواز کو سنتے ہیں وہی حقیقی بھیڑیں ہیں جن کی راہنمائی یسوع مسیح نے بااختیار بیٹوں کے طور پر خُدا کی بادشاہی میں کی۔

ہمارے پاس جسمانی فرزندوں کی کچھ منفی مثالیں بھی موجود ہیں، جو ابھی تک خُدا کے بیٹوں کے طور پر

بااختیار بننے کے اہل نہیں ہیں۔ سینتالیسویں مرتبہ ابرام کے نام کا ذکر پیدائش ۱۶: ۳، ۴ میں ہوا ہے:

''اور ابرام (۴۷) کو ملکِ کنعان میں رہتے دس برس ہو گئے تھے جب اُس (ابرام، ۴۸) کی بیوی ساری نے اپنی مصری لونڈی اُسے (ابرام ۴۹) دی کہ اُس کی بیوی بنے۔ اور وہ ہاجرہ کے پاس گیا اور وہ حاملہ ہوئی اور جب اُسے معلوم ہوا کہ وہ حاملہ ہو گئی تو اپنی بی بی کو حقیر جاننے لگی۔''

ابرام اُس کا جسمانی نام تھا جو اُسے اُس کے جسمانی باپ (تارح) نے دیا۔ اُسی طرح اُس نے ایک راست باز کی تصویر کشی کی، جو ابھی تک جسم میں تھا۔ اُس کا جسمانی تخم فانی (فنا ہونے والا) اور بگڑا ہوا تھا (۱۔پطرس ۱: ۲۳)، اُس سے ایک جسمانی فرزند پیدا ہوا جس کا نام اُنھوں نے اسمٰعیل رکھا۔ یقیناً بعد میں خُدا نے ابرام کا نام تبدیل کر کے ابرہام رکھ دیا اور اُس کے نام کے بیچ میں عبرانی حرف ''ہے'' جو رُوح القدس کے الہام اور مکاشفہ کی طرف اشارہ کرتا ہے، اِس صورت میں یہ نئے انسان کی پیدایش کی طرف اشارہ کرتا ہے، جس نے ابرام اور ابرہام کے طور پر ایک نئی شناخت دی۔

اصل نکتہ یہ ہے کہ جسمانی راست باز وعدے کے فرزند کو پیدا کرنے سے قاصر تھا، جب ہم اُس حوالے کو پڑھتے ہیں جب اُس کے نام کا ذکر سینتالیسویں مرتبہ ہوا ہے۔

دُوسری مثال وہاں ملتی ہے جہاں سینتالیسویں بار یروشلیم کے نام کا ذکر ہوا ہے۔ یہ اُس وقت ہوا ہے جب سلیمان سمعی کو اپنی ساری زندگی زمینی یروشلیم میں رہنے کی سزا دیتا ہے تا کہ اُسے داؤد کے خلاف ابی سلوم کی حمایت کرنے پر موت کی سزا سے بچایا جا سکے۔ ہم ۱۔سلاطین ۲: ۳۶، ۳۷ میں پڑھتے ہیں:

''پھر بادشاہ نے سمعی کو بلا بھیجا اور اُس سے کہا کہ یروشلیم میں اپنے لیے ایک گھر بنا لے اور وہیں رہ اور وہاں سے کہیں نہ جانا۔ کیوں کہ جس دن تو باہر نکلے گا اور نہر قدرون کے پار جائے گا تو یقین جان لے کہ تو ضرور مارا جائے گا اور تیرا خون تیرے ہی سر پر ہو گا۔''

ہم گلتیوں ۴: ۲۵ کی وساطت سے جانتے ہیں کہ زمینی یروشلیم ''ہاجرہ'' تھا، جس کے بچے پرانے عہد کے تحت غلامی میں تھے۔ سمعی جس نے داؤد کی مخالفت کی، اُسے یہ سزا دی گئی کہ وہ اپنی رُوحانی ماں یروشلیم کے ساتھ رہے، اِس بات نے اُس کی شناخت بہ طور ایک رُوحانی اسرائیلی کے کی۔ وہ خُدا کا بااختیار بیٹا نہیں بنا تھا۔ ایسا ہی معاملہ اُن تمام لوگوں کے ساتھ ہے جو زمینی یروشلیم کو اپنی ماں کے طور پر پہچانتے ہیں اور جو اُس کے

بادشاہی کی ماں ہونے کے دعویٰ کی حمایت کرتے ہیں۔

۴۸

اَڑتالیس (میم۔خیتھ)

(شہر)

اڑتالیس کا عدد عبرانی کے دو حروف میم اور خیتھ سے لکھا جاتا ہے۔

میم تاریخ یا وقت کے بہاؤ کی نشاندہی کرتا ہے۔خیتھ باڑ یا دیوار ہے، جو کسی کے دل کو بھی بیان کر سکتی ہے۔اڑتالیس کا عدد صحائف میں صرف دو مرتبہ آیا ہے۔دونوں مرتبہ اڑتالیس شہروں کے بارے میں بات کی گئی ہے جو لاوی کے قبیلے کو دیئے گئے۔گنتی ۳۵:۷ میں لکھا ہے:

> ''یعنی سب ملا کر اڑتالیس شہر لاویوں کو دینا اور اِن شہروں کے ساتھ اِن کی نواحی بھی ہوں۔''

چناں چہ جب یشوع نے وعدے کی سرزمین کو بارہ قبائل میں تقسیم کیا تو اُس نے اِس حکم کو پورا کیا۔ یشوع ۲۱:۴۱-۴۳ میں لکھا ہے:

> ''پس بنی اسرائیل کی ملکیت کے درمیان لاویوں کے سب شہر اپنی اپنی نواحی سمیت اڑتالیس تھے۔اُن شہروں میں سے ہر ایک شہر اپنے گرد کی نواحی (ہر شہر سے بیس ہزار ہاتھ کے فاصلے پر) سمیت تھا۔سب شہر ایسے ہی تھے۔یوں خُداوند نے اسرائیلیوں کو وہ سارا ملک دیا جسے اُن کے باپ دادا کو دینے کی قسم اُس نے کھائی تھی اور وہ اُس پر قابض ہو کر اُس میں بس گئے۔''

یہ اڑتالیس شہر لاوی خاندانوں میں تقسیم کیے گئے جو ہارون، جیرسون، قہات اور مراری تھے۔ہارون کے بیٹوں کو تیرہ شہر ملے، جیرسون کے خاندانوں نے تیرہ شہروں کو حاصل کیا، قہات نے دس شہر اور مراری نے بارہ شہروں کو حاصل کیا (یشوع ۲۱:۴-۷)۔جیسا کہ ہم دیکھ سکتے ہیں یہ لاویوں کے لیے خُدا کی باہم رسانی تھی جن کے پاس زمینی میراث نہیں تھی۔خُدا اُن کی میراث تھا۔گنتی ۱۸:۲۰-۲۱ میں لکھا ہے:

> ''اور خُداوند نے ہارون سے کہا کہ اُن کے ملک میں تجھے کوئی میراث نہیں ملے گی اور نہ

اُن کے درمیان تیرا کوئی حصہ ہوگا کیوں کہ بنی اسرائیل میں تیرا حصہ اور تیری میراث میں ہوں۔اور بنی لاوی کو اُس خدمت (aboda: کام،مزوری) کے معاوضہ میں جو وہ خیمہِ اجتماع میں کرتے ہیں میں نے بنی اسرائیل کی ساری دہ یکی موروثی حصہ کے طور پر دی۔"

لاوی کے قبیلے کو دُوسرے قبیلوں سے مقدس (الگ) کیا گیا اور اُن سے جداگانہ برتاؤ کیا گیا۔لاوی کو (بہ طور قبیلہ) کوئی بھی زمینی میراث نہ ملی،لیکن وہ اڑتالیس شہروں میں تمام قبائل کے درمیان پھیلے ہوئے تھے جن کا ذکر یشوع ۲۱ باب میں کیا گیا ہے۔خُدا نے بارہ قبیلوں کے لیے زمین مہیا کی،لیکن لاوی کی میراث خود خُدا تھا۔اِس وجہ سے لاویوں کو جب وہ قربانیاں گزرانتے،شریعت کی تعلیم دیتے اور پڑوسیوں کے درمیان جھگڑوں کا تصفیہ کرتے تو اُن کی محنت کے لیے اُن کو دسواں حصہ دیا جاتا تھا۔

بالفاظ دیگر، لاوی خُدا کے خدمت گزار تھے، اِس لیے خُدا اُن کی ضروریات دہ یکی کے ذریعے پوری کرتا یعنی فصلوں اور چوپایوں کا دسواں حصہ جو خُدا کی محنت (تخلیق کے وقت) کو استعمال کرتے ہوئے پیدا کیا گیا تھا۔خُدا نے اسرائیلیوں کے ساتھ ایک تجارتی انتظام قائم کیا،جس میں اُنھیں اپنی دولت کو بڑھانے کے لیے خُدا کی محنت (زمین،سورج، بارش اور فضا) کو استعمال کرنے کا اختیار دیا گیا۔لوگوں کی محنت کا اجر نوے فیصد اضافے کی صورت میں ہوا، جب کہ خُدا کو اُس کی محنت کا دسواں حصہ دینا تھا۔ جو محض خدمات تفویض کرنے کے لیے ایک راست خراج کی ادائیگی تھی۔

تمام قبیلے وعدے کی سرزمین میں داخل ہوئے ، یہ حقیقی میراث کا ایک نبوتی نمونہ تھا جو نئے عہد کے وسیلے ہمیں ملنا تھا۔ہماری میراث خُدا خود ہے،اس وجہ سے ہم (پولس کی طرح) مسیح کے بندے ہیں (رومیوں ۱:۱،فلپیوں ۱:۱؛ططس ۱:۱)۔وہ لوگ جو اِس طرح کی چیزوں کے بارے میں بات کرتے ہیں ایک عظیم میراث کے خواہاں ہیں،جیسا کہ ابرہام ایک بہتر یعنی آسمانی ملک کا مشتاق تھا (عبرانیوں ۱۱:۱۶)۔

گنتی ۱۸:۲۰ میں خاص طور پر بیان کیا گیا ہے کہ لاویوں کو "کوئی میراث نہیں ملے گی"۔اِس کا اطلاق نئے عہد کے تحت غالب آنے والوں پر بھی ہوتا ہے،جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ "وہ خُدا اور مسیح کے کاہن" ہوں گے (مکاشفہ ۲۰:۶)۔ نئے عہد کی کہانت ہارونی سلسلے (لاوی) کی کہانت نہیں ہے، بلکہ اِس کی بجائے یہ ملکِ صدق کا کہانتی سلسلہ ہے،جس کے لیے ہارون یا لاوی کی نسل سے ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

پھر بھی شریعت میں پرانے عہد کا نمونہ قائم کیا گیا، جہاں خُدا نے لاویوں کو ایک خاص حصہ دیا جو باقی اسرائیل سے مختلف تھا۔ لاوی کی عددی قیمت چھیالیس (ہیکل، مقدس) ہے، اِس لیے اُنھیں خُدا کی ہیکل میں خدمت کے لیے بلایا گیا۔ دُوسری جانب نئے عہد کے کاہن اُس ہیکل میں ''زندہ پتھر'' ہیں اور ہر پتھر اُسی طرح ایک مقدس بھی ہے (۱۔کرنتھیوں ۳:۱۶)۔

یہ اُن لوگوں کے لیے خُدا کی بہم رسانی ہے جو بہ طور ''خُدا اور مسیح کے کاہن'' اہل ہیں۔ جو پہلی قیامت میں جی اُٹھنے کے لیے غالب آئے۔ وہ ایمان داروں کے عظیم بدن سے ممتاز ہیں، بالکل اُس طرح لاوی پورے بنی اسرائیل سے ممتاز تھے (مزید وضاحت کے لیے ہماری کتاب قیامت کا مقصد کا مطالعہ کریں)۔

یہودی کیلنڈر میں چھٹا سال بڑھوتی کا سال ہوتا تھا جب خُدا نے وعدہ کیا کہ اُنھیں سبت کے سال میں لے جانے کے لیے اُن کی فصل کو تین گنا بڑھائے گا۔ احبار ۲۵: ۲۰-۲۲ میں لکھا ہے:

> ''اور اگر تم کو خیال ہو کہ تم ساتویں برس کیا کھائیں گے؟ کیوں کہ دیکھو ہم کو نہ تو بونا ہے اور نہ اپنی پیداوار کو جمع کرنا ہے۔ تو میں چھٹے ہی برس ایسی برکت تم پر نازل کروں گا کہ تینوں سال کے لیے کافی غلہ پیدا ہو جائے گا۔ اور آٹھویں برس پھر جوتنا بونا اور پچھلا غلہ کھاتے رہنا بلکہ جب تک نویں سال کے بوئے ہوئے کی فصل نہ کاٹ لو اُس وقت تک وہ پچھلا غلہ کھاتے رہو گے۔''

خُدا کی بہم رسانی چھٹے سال میں نظر آتی ہے، لیکن اڑتالیسویں سال جو کہ ساتویں سبتی دَور کا چھٹا سال ہوتا تھا۔ خُدا یوبلی کے سال کا بندوبست کرنے کے لیے چوگنی فصل مہیا کرتا جو ایک اضافی سبت کا سال تھا۔ دوبارہ یہ خُدا کی بہم رسانی کے بارے میں بات کرتا ہے جو لوگوں کے ایمان کا اجر اُنھیں دیتا ہے۔

اڑتالیسویں دفعہ یعقوب کے نام کا ذکر پیدایش ۳۰: ۲۵ میں پایا جاتا ہے۔

> ''اور جب راخل سے یوسف پیدا ہوا تو یعقوب نے لابن سے کہ مجھے رخصت کر کہ میں اپنے گھر اور اپنے وطن کو جاؤں۔''

اُس وقت کنعان وہ سرزمین تھی جس کا اُسے وارث ہونا تھا۔ اِس پر نئے عہد کے ساتھ نگاہ کرنے سے ہم اِس بات پر غور کریں گے کہ یعقوب یوسف کی پیدایش کے بعد اپنے ملک میں واپس جانا چاہتا تھا۔ یوسف پہلوٹھے کے حق کا وارث تھا۔ یوں یعقوب کی کنعان میں واپسی مسیح کی اپنے ہم میراثوں کے ساتھ دُوسری آمد

کی تصویر کشی کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسیح کی آمدِ ثانی اُسے خون کی چھڑکی ہوئی پوشاک پہنے ظاہر کرتی ہے (مکاشفہ ۱۹:۱۳؛ پیدایش ۳۷:۳۱)۔

اِس بات کو بھی یاد رکھیں کہ یعقوب کا حاران کی طرف سفر بہار کی عیدوں کی تصویر کشی کرتا ہے، جب کہ کنعان کی جانب اُس کی واپسی خزاں کی عیدوں کی عکاسی کرتی ہے۔ بہار کی عیدیں مسیح کی پہلی آمد کی پیشین گوئی کرتی ہیں اور خزاں کی عیدیں اُس کی آمدِ ثانی کی پیشین گوئی کرتی ہیں۔

کیوں کہ پیدایش ۳۰:۲۵ میں یعقوب کا نام اڑتالیسویں مرتبہ آیا ہے، یہ اِس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ میراث خُدا کی بہم رسانی ہے۔ یہ بہم رسانی دو درجوں یعنی پرانے اور نئے عہود میں ہے۔ اِس صورت میں یعقوب کو کنعان کی سرزمین اُس کے پرانے عہد کی میراث کے طور پر دی گئی۔ لیکن یہ ایک مستقبل کے ''آنے'' کی بھی پیشین گوئی ہے جس میں مسیح اور اُس کے وسیلے بننے والے خُدا کے فرزندوں کو حقیقی زمینی میراث دی جائے گی جو کہ جلالی بدن ہے۔

جب خُدا کے فرزند خزاں کی عیدوں کی تکمیل کے ذریعے رُوحانی پختگی کو پہنچتے ہیں تو اُنھیں باقاعدہ طور پر باپ کا مکمل اختیار دیا جائے گا۔ یہ فرزندوں کا لے پالک (huithesia) ہونا کہلاتا ہے، یہ بیٹے کو مختار نامہ دیتا ہے تا کہ اُس کے دستخط اُس کے باپ کے ساتھ امر لازم ہوں۔ اِس لیے ہم پیدایش ۴۱:۴۲ میں یوسف کے نام کا ذکر اڑتالیسویں مرتبہ دیکھتے ہیں:

> ''اور فرعون نے اپنی انگشتری اپنے ہاتھ سے نکال کر یوسف کے ہاتھ میں پہنا دی اور اُسے باریک کتان کے لباس میں آراستہ کروا کر سونے کا طوق اُس کے گلے میں پہنایا۔''

شاہی انگوٹھی دستاویزات پر دستخط کرنے اور مہر لگانے کے لیے استعمال کی جاتی تھی۔ درحقیقت فرعون پیشین گوئی کر رہا تھا کہ یوسف کو اُس کے ''بیٹے'' کے طور پر اختیار دیا گیا، جس کا ذکر پیدایش ۴۱:۴۴ میں کیا گیا، جہاں ہم دیکھتے ہیں کہ فرعون کا نام اڑتالیسویں دفعہ دیکھتے ہیں:

> ''اور فرعون نے یوسف سے کہا میں فرعون ہوں اور تیرے حکم کے بغیر کوئی آدمی اِس سارے ملکِ مصر میں اپنا ہاتھ یا پاؤں ہلانے نہ پائے گا۔''

جیسے فرعون نے یوسف پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا، اُسی طرح خُدا نے آسمان اور زمین کا کل اختیار یسوع کو

دیا (متی ۲۸: ۱۸)۔ وہ لوگ جو مسیح کے ساتھ مکمل طور پر متفق ہوں گے وہ اُسی اختیار کو حاصل کریں گے، کیوں کہ وہ ہمیشہ اُس کی مرضی کے مطابق عمل کرتے ہیں۔

اِسی بہم رسانی کا اظہار ایک اور طریقے سے کیا گیا جہاں یشوع کے نام کا ذکر ہوا ہے۔ یشوع ۴: ۱۴ میں لکھا ہے:

''اُس دِن خُداوند نے سب اسرائیلیوں کے سامنے یشوع کو سرفراز کیا اور جیسے وہ موسیٰ سے ڈرتے تھے ویسے ہی اُس سے اُس کی زندگی بھر ڈرتے رہے۔''

اِس واقعہ میں خُدا نے یشوع کے ساتھ بالکل ویسا سلوک کیا جیسا سلوک فرعون نے یوسف سے کیا۔ ہمارے پاس ایک تیسرا گواہ بھی موجود ہے جہاں داؤد کا نام اڑتالیسویں دفعہ آیا ہے۔ ا۔سموئیل ۱۸: ۵ میں لکھا ہے:

''اور جہاں کہیں ساؤل داؤد کو بھیجتا وہ جاتا اور عقل مندی سے کام کرتا تھا اور ساؤل نے اُسے جنگی مردوں پر مقرر کر دیا اور یہ بات ساری قوم کی اور ساؤل کے ملازموں کی نظر میں اچھی تھی۔''

داؤد ساؤل کا سب سے طاقت ور اور دلیر سپہ سالار بن گیا اور وہ بہت کامیاب ہو گیا۔ بلاشبہ داؤد اپنے زمانے کا ملکِ صدق تھا (زبور ۱۱۰: ۴) اور وہ داؤد کے خیمہ کا محافظ بھی تھا (عاموس ۹: ۱۱؛ اعمال ۱۵: ۱۶)۔ اِس وجہ سے لاویوں کو پرانے عہد کے تحت دی گئی بہم رسانی داؤد اور مسیح کو دی گئی عظیم بہم رسانی کا نمونہ اور عکس تھا۔

یہ ایک حقیقی بہم رسانی ہے جسے خُدا نے اپنے بچوں کے لیے رکھا ہے۔ لیکن بہم رسانی کے کچھ ادنیٰ درجات بھی ہیں جیسا کہ خوراک، کپڑے، گھر اور زمین وغیرہ۔ بے شک چیزوں کی اپنی اہمیت ہے، لیکن مسیح کا جلال اور بہم رسانی ہمیں محض مادی دولت سے کہیں زیادہ مہیا کرتی ہے۔ مسیح اور غالب آنے والوں کو ''بادشاہی'' کرنے کا بھی اختیار دیا جائے گا (مکاشفہ ۲۰: ۶)۔

اِس اختیار میں شفا کی قدرت بھی شامل ہے، جیسا کہ ہم اڑتالیسویں دفعہ یسوع کے نام کا ذکر یوحنا کی انجیل میں دیکھتے ہیں۔ یوحنا ۵: ۸ میں لکھا ہے:

''یسوع نے اُس سے کہا اُٹھ اور اپنی چارپائی اُٹھا کر چل پھر۔''

اڑتالیسویں دفعہ مرقس کی انجیل میں یسوع کا نام مرقس ۱۰: ۲۹، ۳۰ میں آیا ہے:

''یسوع نے کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ایسا کوئی نہیں جس نے گھر یا بھائیوں یا بہنوں یا
ماں باپ یا بچوں یا کھیتوں کو میری خاطر اور انجیل کی خاطر چھوڑ دیا ہو۔''

یہ سب بھی اُن لوگوں کے لیے خُدا کی بہم رسانی ہے جو پہلے اُس کی بادشاہی کو تلاش کرنا چاہتے ہیں۔
بالآخر اعمال کی کتاب میں پولس کا نام اڑتالیسویں مرتبہ اعمال ۱۹:۱ میں آیا ہے:

''اور جب اپلوس کرنتھس میں تھا تو ایسا ہوا کہ پولس اُوپر کے علاقے سے گذر کر افسس
میں آیا اور کئی شاگردوں کو دیکھ کر۔ اُن سے کہا کیا تم نے ایمان لاتے وقت رُوح القدس
پایا؟''

یہ ایمان دار صرف یوحنا اصطباغی کے بپتسمہ کے بارے میں بتانے کے اہل تھا۔ جس کا وعدہ اُن کے باپ دادا سے کیا گیا تھا۔ یقیناً رُوح القدس ایک عظیم وعدہ ہے جو اُن کے لیے استحقاق ہے جو اُس پر ایمان لاتے ہیں۔

تاہم پولس کے نام کا ذکر اڑتالیسویں مرتبہ صرف انچاس اور پچاس کے اعداد کے لیے جگہ تیار کرنا ہے۔ اُس کا نام انچاسویں مرتبہ اعمال ۱۹:۴ میں آیا ہے، جہاں پولس اُن پر واضح کرتا ہے کہ یسوع کے نام میں بپتسمہ کیسے لینا ہے۔ پچاسویں مرتبہ پولس کے نام کا ذکر اعمال ۱۹:۶ میں ہوا ہے، جہاں لکھا ہے:

''جب پولس نے اُن پر ہاتھ رکھے تو رُوح القدس اُن پر نازل ہوا اور وہ طرح طرح کی
زبانیں بولنے اور نبوت کرنے لگے۔''

جیسا ہم دیکھیں گے کہ انچاس کا عدد سبت کے سات سالوں کے مکمل دَور کی پیشین گوئی کرتا ہے، جسے لازماً پچاسویں سال کے آغاز میں سالِ یوبلی کا اعلان کرنے سے مکمل ہونا ہے۔ پنتکست (پچاسواں دن) کا دن یوبلی کے طور پر رُوح القدس کے کام کے وسیلے پورا ہوتا ہے۔ جو کچھ رُوح القدس یوبلی کے موقع پر کرے گا وہ اُس سے کہیں زیادہ ہوگا جو اُس نے اعمال ۲ باب میں کیا۔ یوبلی خُدا کے لوگوں کے لیے اُس کا حتمی منصوبہ ہے۔

یوں اِس بات پر غور کرنا نہایت مدد و معاون ہے کہ اڑتالیس، انچاس اور پچاس کے اعداد ایک تربیت کا حصہ ہیں۔

۴۹

اُنچاس (میم۔طیتھ)

(آرام)

اُنچاس کا عدد عبرانی میں میم اور طیتھ سے لکھا جاتا ہے۔

میم پانی ہے، یہ وقت یا تاریخ کے بہاؤ کی نشاندہی کرتا ہے۔عبرانی میں طیتھ سے مراد سانپ ہے۔یہ گھیرنے کی نشاندہی کرتا ہے، کیوں کہ سانپ کو اکثر دائرے کی شکل میں اپنی دُم کھاتے دکھایا گیا ہے۔نو کے عدد کا مطلب ''ملاحظہ، جائزہ'' ہے یہ ایک بائبلی اصطلاح ہے جس میں کسی کے جرم یا بے گناہی کو ثابت کرنے کے لیے عدالتی تفتیش کے لیے ثبوت اکٹھے کیے جاتے ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ اُنچاس ۷×۷ کا حاصل ضرب ہے،اور بائبلی کیلنڈر کے معاملے میں یہ یوبلی دَور کے اختتام سے پہلے آخری سبت کی نشاندہی کرتا ہے۔ہم دیکھ سکتے ہیں کہ کیسے سات ادوار میں ہر ایک سبت ہمیں تدریجی مفہوم فراہم کرتا ہے۔

- سات کا عدد تکمیل اور رُوحانی کاملیت ہے۔
- چودہ کا عدد رہائی، آزادی اور چھٹکارا ہے۔
- اکیس کا عدد وقت کی تقسیم کے معاملے میں مصیبت، دُکھ، تنگدستی ہے۔یہ مصیبت کا خاتمہ ہے۔
- اٹھائیس کا عدد رُوح کی راہنمائی ہے۔
- پینتیس کا عدد حمایت یا تائید ہے۔
- بیالیس کا عدد آمد ہے
- اُنچاس کا عدد آرام ہے۔

مندرجہ بالا ہر ایک عدد سبت کا ایک پہلو ہے۔سات دن سبت کے آرام کے دَور کو پورا کرتے ہیں۔چودہ کا عدد رہائی یا چھٹکارے کا عدد ہے، جیسا ہم اسرائیل کی رہائی کے معاملے میں دیکھتے ہیں کہ پہلے مہینے کی چودہ تاریخ کو فسح کے برّوں کے خون کے وسیلے اُن کی رہائی ہوئی۔

اکیس کا عدد یعقوب کی مصیبت کے وقت کے ساتھ پیوست ہے اور اِس کا اختتام وعدے کی سرزمین میں اُس کے دوبارہ داخلے سے ہوتا ہے، جہاں وہ اپنی محنتوں سے آرام پانے کے قابل ہوا۔

اٹھائیس کا عدد رُوح کی رہنمائی ہے۔ یسعیاہ ۵۸:۱۳اور عبرانیوں کے حوالہ جات ہمیں بتاتے ہیں کہ سبت کا حقیقی مقصد خُدا کے نام کو عزت اور جلال دینے کے لیے اپنی محنت، خوشی یہاں تک کہ اپنی بات کہنے سے بھی باز آنا ہے۔ ہم بے کار رہنے سے اُس کے نام کو عزت اور جلال نہیں دے سکتے، بلکہ رُوح کی رہنمائی پیروی کرنے اور صرف وہی کہنے سے کر سکتے ہیں جو ہم اپنے باپ کو کہتے سنتے ہیں۔

عدالت کی جانب سے شواہد کی چھان بین کے بعد پینتیس کا عدد تائید یا حمایت کا عدد ہے۔ عدالت کی جانب سے شواہد کی چھان بین کے بعد یہ دُرُست ثابت ہوا۔ راست بازوں کے معاملے میں ہم خُدا کے برّے کے خون پر ایمان لانے کے وسیلے ایمان سے راست باز ٹھہرائے گئے ہیں (یوحنا۱:۲۹)۔

بیالیس کا عدد ایک بیٹے کی آمد کے تناظر میں خاص طور پر آمد کا عدد ہے۔ فرزندیت سبت کے اعلیٰ ترین مقاصد میں سے ایک ہے۔

آخر میں اُنچاس کا عدد آرام کا عدد ہے۔ یوبلی دَور کا ساتواں سبت ہونے کے ناطے یہ سبتوں کا سبت ہے، جو ہمیں پچاسویں سال میں یوبلی کے عظیم سال کے لیے تیار کرتا ہے۔

اُنچاسویں دفعہ کلامِ مقدس میں ابرہام کا نام پیدایش ۲۱:۲۸ میں آیا ہے:

''اور ابرہام نے بھیڑ کے سات مادہ بچوں کو لے کر الگ رکھا۔''

بھیڑ کے سات مادہ بچوں کے بدلے ابرہام نے کنوآے کی ملکیت حاصل کر لی جسے بیر سبع کہا گیا ''سات گنا عہد کا کنواں''۔ بیر کا مطلب ''کنواں'' اور سبع کا مطلب ''عہد'' ہے۔ سبع لفظ سبت کی جڑ بھی ہے۔ اِس کے ماخوذ لفظ سبا کا مطلب ''قسم یا عہد'' ہے۔ لہٰذا سبت کا بنیادی مقصد خُدا سے وفاداری کی قسم کھانا ہے۔ ہم اِسے یسعیاہ ۴۵:۲۳، ۲۴ میں عظیم عالم گیر بحالی کی پیشین گوئی میں دیکھ سکتے ہیں:

''میں نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے۔
کلامِ صدق میرے منہ سے نکلا ہے اور وہ ٹلے گا نہیں
کہ ہر ایک گھٹنا میرے حضور جھکے گا
اور ہر ایک زبان میری قسم (saba) کھائے گی۔

میرے حق میں ہر ایک کہے گا
کہ یقیناً خُداوند ہی میں راست بازی اور توانائی ہے۔
اُسی کے پاس وہ آئے گا اور سب جو اُس سے بیزار تھے پشیمان ہوں گے۔"

خُدا نے قسم کھائی کہ ہر ایک زبان اُس کا اقرار کرے گی فلپیوں ۲:۱۱ میں پولس نے مزید کہا "اور خُدا باپ کے جلال کے لیے"۔ بالفاظ دیگر ہر کوئی سبت کا مقصد پورا کرے گا۔ وہ نجات پائیں گے اور گناہ کی غلامی سے آزاد ہوں گے۔ اُن کی مصیبت کا زمانہ ختم ہو جائے گا۔ وہ رُوح کی رہنمائی میں چلیں گے اور صرف وہی کہیں گے جو وہ اپنے باپ کو کہتے سنیں گے کیوں کہ "نہ کوئی رُوح القدس کے بغیر کہہ سکتا ہے کہ یسوع خُداوند ہے" (۱۔کرنتھیوں ۱۲:۳)۔

پولس رومیوں ۱۴:۱۰، ۱۱ میں کہتا ہے:

"۔۔۔ہم تو سب خُدا کے تختِ عدالت کے آگے کھڑے ہوں گے۔ چناں چہ یہ لکھا ہے کہ
خُداوند فرماتا ہے مجھے اپنی حیات کی قسم
ہر ایک گھٹنا میرے آگے جھکے گا
اور ہر ایک زبان خُدا کا اقرار کرے گی۔"

ہم دیکھتے ہیں کہ یہ پیشین گوئی خُدا کے تختِ عدالت کے سامنے پوری ہوگی۔ وہاں "ہر ایک زبان خُدا کا اقرار کرے گی" اور اُس کے آگے جھکے گی۔ یوں تمام چیزیں مسیح کے تابع ہو جائیں گی اور زمین پر حکمرانی کرنے کے اُس کے اختیار کو مکمل طور پر تسلیم کر لیا جائے گا (۱۔کرنتھیوں ۱۵:۲۷، ۲۸)۔ اِس وقت خُدا کی قسم پوری ہو جائے گی اور یقیناً وہ اسرائیلی بن جائیں گے اور اِس بات کو تسلیم کر لیں گے کہ خُدا حکمرانی کرتا ہے۔

اُس وقت ہر ایک کی توثیق برّہ کے خون پر ایمان لانے کے وسیلہ سے ہوگی، اور پھر وہ خُدا کی راہوں کے بارے میں سیکھیں گے (یسعیاہ ۲:۳)۔ وہ اُس وقت تک رُوح کی رہنمائی کو سیکھیں گے جب تک وہ صرف وہی نہیں بولتے جو وہ اپنے باپ کو بولتے سنتے ہیں۔ بالآخر وہ بہ طور خُدا کے فرزند مقدسین میں شامل ہو جائیں گے اور اُس کے آرام میں داخل ہوں گے، تاکہ تخلیق کی یوبلی کا اعلان کیا جائے۔

اُنچاسویں مرتبہ کلامِ خُدا میں اسرائیل کے نام کا ذکر خروج ۲:۲۳، ۲۴ میں ہوا ہے:

"اور ایک مدت کے بعد یوں ہوا کہ مصر کا بادشاہ مر گیا اور بنی اسرائیل اپنی غلامی کے سبب

سے آہ بھرنے لگے اور روئے اور اُن کا رونا جواُن کی غلامی کے باعث تھا خُدا تک پہنچا۔اور
خُدا نے اُن کا کراہنا سنا اور خُدا نے اپنے عہد کو جو ابرہام اور اضحاق اور یعقوب کے ساتھ تھا
یاد کیا۔"

پھر خُدا نے اسرائیلیوں کو اُن کی غلامی سے آرام دینے کا آغاز کر دیا۔

اِس کے برعکس ہمارے پاس سمعی کے معاملے میں ایک منفی مثال بھی موجود ہے۔سمعی وہ شخص تھا جس نے ابی سلوم سے بچنے کے لیے یروشلیم سے نکلتے وقت داؤد پر لعنت کی۔ بعدازاں سمعی کو اپنی پوری زندگی یروشلیم میں رہنے کی سزا دی گئی۔تاہم جب سمعی کا ایک غلام فلستیوں کے شہر جات میں بھاگ گیا تو سمعی نے عدالت کے حکم کی خلاف ورزی کی اور اُسے واپس لانے کے لیے جات کو گیا۔

اِس لیے انچاسویں دفعہ یروشلیم کا ذکر ا۔سلاطین ۲:۴۱ میں ہوا ہے۔

"اور یہ خبر سلیمان کو ملی کہ سمعی یروشلیم سے جات کو گیا تھا اور واپس آ گیا ہے۔"

سمعی کو عدالت حکم کی خلاف ورزی کرنے پر مار دیا گیا۔سمعی نے جو لعنت یروشلیم سے نکلتے وقت داؤد پر کی تھی وہ اُسی کے سر آئی۔سمعی کے واقعے سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ اُس نے اپنے غلام سے بدسلوکی کی اور اُسے آزاد نہ کیا، جیسا کہ شریعت نے خروج ۲۱:۲۶، ۲۷ میں حکم دیا تھا۔شریعت ہمیں استثنا ۲۳:۱۵-۱۶ میں بتاتی ہے:

"اگر کسی کا غلام اپنے آقا کے پاس سے بھاگ کر تیرے پاس پناہ لے تو تو اُسے اُس کے
آقا کے حوالہ نہ کر دینا۔ بلکہ وہ تیرے ساتھ تیرے ہی درمیان تیری بستیوں میں سے جو
اُسے اچھی لگے اُسے چن کر اُسی جگہ رہے۔سو تو اُسے ہرگز نہ ستانا۔"

سبت کا اصول آدمیوں کو مشقت اور غلامی سے آزاد کرنا ہے۔اِس معاملے میں سمعی نے سبت کے اصول کی خلاف ورزی کی اور یوں اُس نے اپنے سبت کے آرام کو کھو دیا۔

اُنچاسویں دفعہ متی کی انجیل میں یسوع کے نام کا ذکر متی ۱۲:۱۵ میں ہوا ہے:

"یسوع یہ معلوم کر کے وہاں سے روانہ ہوا اور بہت سے لوگ اُس کے پیچھے ہو لیے اور اُس
نے سب کو اچھا کر دیا۔"

شفایابی خُدا کے آرام میں داخل ہونے کا ایک پہلو ہے، کیوں کہ جب بیماری موجود ہو تو کوئی بھی مکمل طور پر آرام نہیں کر سکتا۔ اِس وجہ سے یسعیاہ ۵۳:۵ ہمیں بتاتا ہے "اُس کے مار کھانے سے ہم شفا پائیں۔" اِس کی

وضاحت ۱۔پطرس۲: ۲۴، ۲۵ میں کی گئی ہے:

''وہ آپ ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر لیے ہوئے صلیب پر چڑھ گیا تا کہ ہم گناہوں کے اعتبار سے مرکر راست بازی کے اعتبار سے جئیں اور اُسی کے مار کھانے سے تم نے شفا پائی۔ کیوں کہ پہلے تم بھیڑوں کی طرح بھٹکتے پھرتے تھے مگر اب اپنی رُوحوں کے گلہ بان اور نگہبان کے پاس پھر آ گئے ہو۔''

یسعیاہ کہتا ہے کہ ہم سب بھیڑوں کی مانند ہیں جو بھٹک جاتی ہیں، اِس لیے ہمیں رُوحانی اور جسمانی گھاؤ کھانے پڑتے ہیں۔ لیکن جب ہم اپنے چرواہے (یسوع) کے پاس واپس آتے ہیں تو ہم شفا پاتے ہیں۔ یہ اُن لوگوں کا تجربہ تھا جنھیں یسوع نے متی ۱۲: ۱۵ میں شفا دی۔ یسوع ہمارا عظیم چھڑانے والا ہے جو ہمیں خُدا کے آرام میں داخل کرنے کے قابل ہے (عبرانیوں ۴: ۸-۱۰) اور وہی سب کو شفا بخشتا ہے۔

دوبارہ اُنچاسویں مرتبہ لوقا کی انجیل میں یسوع کے نام کا ذکر لوقا ۹: ۵۸ میں ہوا ہے:

''یسوع نے کہا لومڑیوں کے بھٹ ہوتے ہیں اور ہوا کے پرندوں کے گھونسلے مگر ابنِ آدم کے لیے سر دھرنے کی بھی جگہ نہیں۔''

بالفاظ دیگر یسوع کے پاس آرام کی جگہ نہیں تھی، کیوں کہ ابھی تک بادشاہی قائم نہیں ہوئی تھی۔ وہ اُس وقت تک آرام نہیں کرے گا جب تک سب چیزیں اُس کے پاؤں تلے نہیں کر دی جاتیں۔ وہ ابھی تک اُس مقصد پر قائم ہے کہ جب تک اُس کے آسمانی باپ کی قَسم پوری نہیں ہو جاتی کہ ''ہر ایک گھٹنا اُس کے سامنے جھکے گا۔''

۵۰

پچاس (نون)
(فضل کا عہد)

پچاس کا عدد عبرانی کے واحد حرف نون (Noon or Nun) سے لکھا جاتا ہے۔

نون مچھلیوں کا گروہ ہے جو ایک جگہ سے دُوسری جگہ تیرتا ہے اور یہ زندگی اور متحرک ہونے کی نشاندہی کرتا ہے۔ پچاس کا عدد پانچ (فضل) اور دس (شریعت) کا حاصل ضرب ہے۔ یوں پچاس کا عدد فضل کا عہد ہے جو بنیادی طور پر رُوح القدس کے آنے سے ظاہر ہوتا ہے۔ اِسی لیے ہم اعمال ۲:۱-۴ میں پڑھتے ہیں:

''جب عیدِ پنتِکُست کا دِن آیا تو وہ سب ایک جگہ جمع تھے۔ کہ یکایک آسمان سے ایسی آواز آئی جیسے زور کی آندھی کا سناٹا ہوتا ہے اور اُس سے سارا گھر جہاں وہ بیٹھے تھے گونج گیا۔ اور اُنھیں آگ کے شعلہ کی سی پھٹتی ہوئی زبانیں دکھائی دیں اور اُن میں سے ہر ایک پر آ ٹھہریں۔ اور وہ سب رُوح القدس سے بھر گئے اور غیر زبانیں بولنے لگے جس طرح رُوح نے اُنھیں بولنے کی طاقت بخشی۔''

پنتکست عبرانی ہفتوں کی عید کا یونانی نام تھی، جیسا کہ ہم خروج ۳۴:۲۲ میں پڑھتے ہیں:

''اور تو گیہوں کے پہلے پھل کے کاٹنے کے وقت ہفتوں کی عید اور سال کے آخر میں فصل جمع کرنے کی عید منانا کرنا۔''

پنتکست کو ہلانے کی قربانی کے سات ہفتوں کے بعد منایا جاتا تھا (احبار ۲۳:۱۵-۱۷)۔

یسوع مسیح ہلانے کی قربانی کی صبح مردوں میں سے جی اُٹھا اور اُس نے اُس وقت اپنے آپ کو باپ کے حضور پیش کیا جب سردار کاہن ہیکل میں جو کے پولے ہلا رہا تھا۔ یہ فسح کے بعد پہلا اتوار تھا جو اُس دن کی نشاندہی کرتا ہے جب جو کے پہلے پھلوں کو خُدا کے حضور پیش کیا گیا۔ اُس دن سے لوگ جو کے پچاس چھوٹے پولے الگ کر کے رکھنے شروع کر دیتے اور پچاس دن تک ہر روز ایک پولہ گنتے تھے۔ اِسی لیے اُسے ''جو کا گننا'' بھی کہا جاتا۔

سات ہفتوں یا پچاس دنوں کے بعد پنتکست تھی، جب سردار کاہن نے گیہوں کے پہلے پھل پیش کیے (خروج ۳۴:۲۲)۔ یہ وہ وقت ہے جب اعمال ۲ باب میں بالا خانہ پر شاگردوں پر رُوح القدس نازل ہوا۔

پچاس کے عدد کا بڑا مظہر یوبلی کی شریعت میں دکھایا گیا ہے، جس میں تمام قرض عبرانی کیلنڈر کے پچاسویں سال منسوخ کر دیئے جاتے۔ اگرچہ حقیقت میں یہودیوں نے قومی سطح پر اِس قانون کی پیروی نہیں کی، بلکہ فضل کی یہ شریعت خُدا کے وعدے کے طور پر کھڑی ہے۔ فضل اپنی ذات میں خُدا کی اصل ہے کہ وہ اپنی خود مختارانہ اور مقتدر مرضی سے اپنا وعدہ پورا کرتا ہے۔ لہٰذا فضل کا بقیہ خُدا کا انسان کو چننا ہے بجائے کہ انسان خُدا کو چنے۔ رومیوں ۱۱:۴-۶ میں لکھا ہے:

> ''مگر جوابِ الٰہی اُس کو کیا ملا؟ یہ کہ میں نے اپنے لیے سات ہزار آدمی بچار کھے ہیں جنھوں نے بعل کے آگے گھٹنے نہیں ٹیکے۔ پس اِس طرح اِس وقت بھی فضل سے برگزیدہ ہونے کے باعث کچھ باقی ہیں۔ اور اگر فضل سے برگزیدہ ہیں تو اعمال سے نہیں ورنہ فضل فضل نہ رہا۔''

کام انسان کی مرضی سے ہوتے لیکن فضل خُدا کی مرضی سے ہوا۔ یہ ایک شریعت اور خُدا کی فطرت کا اظہار ہے، یہ پچاس کے عدد میں پہلے پنتکست اور پھر یوبلی کے ذریعے ظاہر ہوا۔ اعمال ۲ باب میں پنتکست کے موقع پر رُوح القدس کا فضل اُن شاگردوں کو دیا گیا جو یسوع پر ایمان لائے اور بالا خانے میں انتظار کر رہے تھے۔

یسوع نے یوحنا ۱۵:۱۶ میں اپنے شاگردوں سے کہا ''تم نے مجھے نہیں چنا بلکہ میں نے تمھیں چن لیا۔۔۔'' پولس بھی افسیوں ۱:۴-۶ میں اِس کا حوالہ دیتا ہے:

> ''چناں چہ اُس نے ہم کو بنایِ عالم سے پیشتر اُس میں چن لیا تا کہ ہم اُس کے نزدیک محبت میں ایک پاک اور بے عیب ہوں۔ اور اُس نے اپنی مرضی کے نیک ارادہ کے موافق ہمیں اپنے لیے پیشتر سے مقرر کیا کہ یسوع مسیح کے وسیلہ سے اُس کے لے پالک بیٹے ہوں۔ تا کہ اُس کے اُس فضل کے جلال کی ستایش ہو جو ہمیں اُس عزیز میں مفت بخشا۔''

جب مستقبل میں تخلیق کی یوبلی پوری ہو جائے گی تو رُوح القدس کا فضل اُس کی مرضی سے پوری دُنیا پر

دوبارہ ظاہر ہوگا۔ میرا ایمان ہے کہ یہ انسانی تاریخ کے پچاس ہزار (۵۰۰۰۰) برسوں کے بعد مکمل طور پر ظاہر ہوگا۔ آدم کے گناہ کے اثرات کو ختم کرنے میں اتنا وقت لگے گا تا کہ "سب میں خُدا ہی سب کچھ ہو" (۱۔کرنتھیوں ۱۵: ۲۸)۔

اِس کا ایک بہت بڑا نبوتی نمونہ اور عکس اُس وقت دیکھا گیا جب ابرہام کے نام کا ذکر پچاسویں مرتبہ ہوا (پیدایش ۲۱: ۲۹) یہ واقعہ پیدایش ۲۱: ۲۹-۳۲ میں بیان کیا گیا ہے:

> "اور ابی ملک نے ابرہام سے کہا کہ بھیڑ کے اِن سات مادہ بچوں کو الگ رکھنے سے تیرا مطلب کیا ہے؟ اُس نے کہا کہ بھیڑ کے اِن ساتوں مادہ بچوں کو تو میرے ہاتھ سے لے تا کہ وہ میرے گواہ ہوں کہ میں نے یہ کنواں کھودا۔ اِسی لیے اُس نے اُس مقام کا نام بیرسبع رکھا کیوں کہ وہیں اُن دونوں نے قسم کھائی۔ سو اُنھوں نے بیرسبع میں عہد کیا۔ تب ابی ملک اور اُس کے لشکر کا سردار فیکل دونوں اُٹھ کھڑے ہوئے اور فلستیوں کے ملک کو لوٹ گئے۔"

بیرسبع کا کنواں نجات کے کنواؤں کی نمائندگی کرتا ہے (یسعیاہ ۱۲: ۳) یعنی یسوع کے کنوائے کی۔ فلستیون کے ساتھ عہد پوری دُنیا کے ساتھ خُدا کے نئے عہد کی تصویر کشی کرتا ہے، کیوں کہ ابرہام کو تمام اقوام کی برکت کے لیے بلایا گیا (پیدایش ۱۲: ۳)۔ بھیڑ کے بچوں کا مطالبہ ابی ملک نے نہیں کیا تھا بلکہ خود ابرہام نے پیش کیا تھا۔ یہ ایک فضل کا اظہار تھا جو ابی ملک کے ساتھ کیا گیا۔ جیسا کہ خُدا ابرہام کو اُس وقت سے پہلے چن چکا تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ اِس واقعہ کو اُس وقت شامل کیا گیا جب کلامِ مقدس میں ابرہام کے نام کا ذکر پچاسویں مرتبہ آیا ہے، یہ ہم پر ظاہر کرتا ہے کہ ہمیں کیسے اِس کی گہری تشریح کرنی چاہیے۔

پنتکست اور یوبلی دونوں کو سبت کہا گیا ہے۔ پنتکست آرام کا دن تھا، یوبلی آرام کا سال تھا جہاں لوگ اپنی محنتوں سے آرام پاتے تھے۔ بالآخر یہ خُدا کے آرام میں داخل ہونے کی طرف اشارہ کرتا ہے جو صرف اُسی وقت ممکن ہوگا جب کوئی گناہ کی غلامی سے نجات پاتا ہے۔ پچاسویں مرتبہ اسرائیل کے نام کا ذکر خروج ۲: ۲۵ میں ہوا ہے، جب اسرائیل مصر کی غلامی میں تھا۔ ہم خروج ۲: ۲۴ میں پڑھتے ہیں کہ "اور خُدا نے اُن کا کراہنا سنا"، پچیسویں آیت میں لکھا ہے:

''اور خُدا نے بنی اسرائیل پر نظر کی اور اُن کے حال کو معلوم کیا۔''

بالفاظ دیگر خُدا نے اُن کی صورت حال کو قبول کر لیا اور اُنھیں آزاد کیا اور بڑھنا شروع کر دیا، تا کہ وہ اپنی محنتوں سے آرام پا سکیں۔ آخر کار جب اُنھوں نے مصر کو چھوڑا تو وہ فسح کے آرام کے پہلے مرحلے میں داخل ہوئے۔ سینا میں پنتکست کا وقت وہ موقع تھا جب اُنھوں نے آرام کے دُوسرے درجے میں داخل ہونا تھا، لیکن وہ خُدا کی آواز سننے سے بہت زیادہ خوف زدہ تھے، اِس لیے پِنتکُست کے آرام کو اعمال ۲ باب تک موخر کر دیا گیا۔ یقیناً ہم عبرانیوں ۴: ۸-۱۰ کی وساطت سے جانتے ہیں کہ وہ خُدا کے یوبلی کے آرام میں داخل ہونے سے قاصر تھے، حالاں کہ وہ جسمانی طور پر وعدے کی سرزمین میں داخل ہوئے۔

ہمیں اِس بات پر بھی غور کرنا چاہیے کہ یشوع ''نون کا بیٹا'' تھا (خروج ۳۳: ۱۱)، یہ عبرانی کے حرف نون اور یوبلی میں فضل کے عہد کی بھی تصویر کشی کرتا ہے۔ یشوع اسرائیل کو خُدا کے آرام میں داخل کرنے میں ناکام رہا، کیوں کہ وہ یسوع کا محض نمونہ اور عکس تھا جو اپنی آمد ثانی میں فضل کے اِس عہد کو قائم کرنے کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔

پچاسویں دفعہ اعمال کی کتاب میں پطرس کے نام کا ذکر اعمال ۱۲: ۶، ۷ میں ہوا ہے جہاں خُداوند کے فرشتے نے پطرس کو قید سے آزاد کرایا۔

> ''اور جب ہیرودیس اُسے پیش کرنے کو تھا تو اُسی رات پطرس (۵۰) دو زنجیروں سے بندھا ہوا دو سپاہیوں کے درمیان سوتا تھا اور پہرے والے دروازہ پر قید خانہ کی نگہبانی کر رہے تھے۔ کہ دیکھو خُداوند کا ایک فرشتہ آ کھڑا ہوا اور اُس کوٹھری میں نور چمک گیا اور اُس نے پطرس (۵۱) کی پسلی پر ہاتھ مار کر اُسے جگایا اور کہا کہ جلد اُٹھ! اور زنجیریں اُس کے ہاتھوں میں سے کھل پڑیں۔''

اگر چہ وہ قید خانہ میں تھا لیکن جب فرشتے نے اُسے قید کی غلامی سے آزاد کرایا تو ہم اُسے وہاں سوتا یا آرام کرتا پاتے ہیں۔ وسیع تناظر میں اعمال کی کتاب کے پہلے بارہ ابواب میں ہمیں مسیح کے دو کاموں کی نظیر فراہم کی گئی ہے۔ لہٰذا ہم دیکھتے ہیں کہ یہاں دو لوگوں کے درمیان موازنہ کیا گیا ہے، جہاں پہلا شخص مرجاتا ہے جیسے یسوع اپنی پہلی آمد میں مر گیا، جب کہ دُوسرا زندہ رہا۔ پہلا موازنہ ستفنس اور فلپس کے درمیان کیا گیا ہے (اعمال ۷ اور ۸ ابواب)۔

اعمال ۱۲ باب میں ہم یعقوب اور پطرس کے درمیان اِسی طرح کا موازنہ دیکھتے ہیں ۔ یعقوب مارا گیا (اعمال ۱۲:۲) لیکن پطرس کو زندہ بچایا گیا ۔ پطرس کی رہائی نبوتی اعتبار سے اُس رہائی کی تصویر کشی کرتی ہے جو مسیح کے دُوسرے کام کے وسیلے اُس کی آمد ثانی پر ہوگی ۔ تاہم ہمیں لازماً اِس بات کو سمجھنا چاہیے کہ مسیح کی آمد ثانی وہ وقت ہے جب پچھلی نسلوں سے غالب آنے والوں کو اُٹھایا جائے گا ، جب کہ زندہ غالب آنے والے مرے بغیر اُس کی صورت میں تبدیل ہو جائیں گے ۔

یہ اُس وقت کی نشاندہی کرے گا جب پہلا گروہ (ا۔کرنتھیوں ۱۵:۲۳ میں ’’tagma‘‘) خُدا کے آرام میں داخل ہوگا ۔ اِس میں راست بازوں کی ایک محدود تعداد کو شامل کیا جائے گا تو خُدا کے فضل کے وسیلے چنے گئے ہیں ، لیکن یہ چنے ہوئے لوگ آنے والی ایک عظیم فصل کے پہلے پھل ہوں گے ۔

اعمال ۱۹:۶ میں پولس کے نام کا ذکر پچاسویں مرتبہ ہوا ہے :

> ’’جب پولس نے اُن پر ہاتھ رکھے تو رُوح القدس اُن پر نازل ہوا اور وہ طرح طرح کی زبانیں بولنے اور نبوت کرنے لگے ۔‘‘

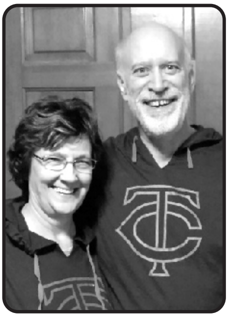
یہ واقعہ افسس میں پیش آیا (اعمال ۱۹:۱) ، یہ اعمال ۲ باب میں پنتکست کے دن سے مماثلت رکھتا ہے ۔ چاہے ہم پچاس کے عدد کو پنتکست یا یوبلی سے جوڑیں دونوں نے ہی فضل کے عہد کو بیان کیا جس کے ذریعے خُدا کا وعدہ پورا ہوا ۔

باب ۷

ضمیمہ

عدد	اُردُو	معانی	عدد	اُردُو	معانی
۵۱	اکاون	الٰہی مکاشفہ۔امن	۲۰۰	دوسو	کمی۔کوتاہی۔عدم اکتفا
۵۲	باون	اصلاح نقص۔رخنے کو پُر کرنا	۲۱۰	دوسودس	یعقوب کی مصیبت کا زمانہ
۶۰	ساٹھ	غرور،تکبر	۲۲۰	دوسوبیس	روشنی۔نور
۶۵	پینسٹھ	ارتداد۔الحاد۔لاتعلقی	۲۷۶	دوسوچھہتر	شیطان۔بابل۔انسان
۶۶	چھیاسٹھ	بتوں کی پرستش	۳۹۰	تین سونوے	اسرائیل میں کوئی بادشاہ نہیں
۷۰	ستر	سب چیزوں کی بحالی۔ہمہ گیریت	۴۱۴	چارسوچودہ	لعنت کا زمانہ۔غضب کا عرصہ
۷۶	چھہتر	مٹانا،صاف کرنا	۴۳۴	چارسوچونتیس	انصاف کا زمانہ۔انصاف کا وقت
۱۰۰	سو	وعدے کے فرزند۔خُدا کا فضل کا چناؤ	۴۹۰	چارسونوے	برکت کا وقت۔برکت کا زمانہ
۱۱۹	ایک سوانیس	جی اُٹھنے کی دعوت	۶۰۰	چھ سو	دُنیا۔جہان۔عالم
۱۲۰	ایک سوبیس	رُوح القدس سے معمور ہونے کے انتظار میں کارآموزی کا عرصہ۔انتظار کا عرصہ	۶۶۶	چھ سوچھیاسٹھ	خُدا کی تخلیق پر انسان کا اختیار
۱۴۴	ایک سوچوالیس	جی اُٹھے راست باز	۸۸۸	آٹھ سواٹھاسی	مسیح کے بدن کی بھرپوری
۱۵۳	ایک سوترپن	خُدا کے بیٹے۔خُدا کے فرزند	۱۰۰۰	ایک ہزار	خُدا کا جلال۔اتمام۔کمالیت
۴۹۰۰۰	انچاس ہزار	تخلیق کی یوبلی			

مصنف کے بارے میں



ڈاکٹر اسٹیفن ای۔ جانز ۲۹ جنوری ۱۹۵۰ء کو امریکہ کی ریاست انڈیانا کے ایک شہر ماریون میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد تھامس نے سیمنری کی تربیت مکمل کرنے کے بعد جنوبی مینیسوٹا میں تین چرچز میں پاسبانی خدمات سرانجام دیں۔ تین سال کے بعد، آپ کا خاندان فلپائن میں خدمت کے لیے بہ طور مشنری چلا گیا۔ ۱۹۶۳ء میں وہ واپس مینیسوٹا آ گئے۔

اسٹیفن نے مینیسوٹا میں ہائی سکول کی تعلیم حاصل کی اور پھر سینٹ پال بائبل کالج میں دو سال کی تربیت کے لیے چلے گئے، وہاں آپ کی ملاقات اپنی بیوی ڈارلا (Darla) سے ہوئی۔ اِس کے بعد آپ مزید دو سالہ تربیت کے لیے یونی ورسٹی آف مینیسوٹا میں گئے وہاں آپ نے فلسفہ اور لاطینی اور یونانی ادب کا مطالعہ کیا۔ بعد ازاں آپ نے اپنی ماسٹر اور ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں علمِ الٰہیات میں مینیسوٹا سکول آف تھیالوجی سے حاصل کیں۔

اسٹیفن اور ڈارلا کی شادی ۱۹۷۱ء میں ہوئی۔ اُن کی تین بیٹیاں اور تین بیٹے ہیں۔ آپ کے سات پوتے اور پوتیاں اور ایک پرپوتی ہے۔

آپ ۱۹۷۵ء سے ۱۹۷۹ء تک بہ طور اسسٹنٹ پاسٹر اپنی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ پھر

خُدا نے آپ کو بارہ سال کے لیے خدمت میں سے کلامِ خُدا کے عمیق مطالعہ کے لیے بلا لیا۔ اِس وقت کے دوران آپ نے رُوحانی جنگ اور شفاعت میں گہرا تجربہ حاصل کیا۔ ۱۹۹۳ء تک آپ اِس مطالعہ میں محو رہے۔

آپ نے اپنی پہلی تین کتابیں ۱۹۷۵ء سے ۱۹۷۹ء کے دوران لکھیں، لیکن آپ کی زیادہ تر کتابیں ۱۹۹۳ء کے بعد لکھی گئیں۔ آپ نے ۲۰۰۸ء میں ایک بائبل سکول کا نصاب مرتب کرنے کے لیے بائبل مقدس کی مختلف کتابوں کی تفاسیر کا آغاز کیا۔ یہ منصوبہ ۲۰۲۱ء میں مکمل ہو گیا جب آپ نے یسعیاہ کی کتاب پر ایک تفسیر لکھ لی۔ اب آپ ایک بائبل سکول کو قائم کرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں جس میں مبشرین، اساتذہ اور پاسٹرز کی تربیت کی جائے۔

آپ سو سے زائد کتابیں لکھ چکے ہیں جو کلامِ مقدس کے اُس مکاشفہ کے مطابق تعلیم دیتی ہیں جو خُدا نے آپ پر ظاہر کیا۔ آپ کی کچھ کتابیں پندرہ سے زائد زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہیں۔ آپ بہت سے ممالک میں خُدا کے کلام کی تعلیم دے چکے ہیں جن میں کینیڈا، ہیٹی، ٹرینیڈیڈ، فلپائن، نیوزی لینڈ، آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ شامل ہیں۔

مترجم کے بارے میں



آپ ۲۸ دسمبر ۱۹۸۴ء کو گوجرانوالہ کے ایک گاؤں آٹاوہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول آٹاوہ سے حاصل کی۔ میٹرک کرنے کے بعد آپ نے پاکستان آرمی کے شعبہ الیکٹریکل مکینیکل انجینئر نگ (EME) میں بہ طور وہیکل مکینک شمولیت اختیار کی۔ پاکستان آرمی میں رہتے ہوئے آپ نے اپنی پیشہ ورانہ خدمات کے ساتھ ساتھ اپنے تعلیمی سفر کو بھی جاری رکھا۔ وہاں رہتے ہوئے آپ نے ایف۔اے، بی۔اے، ایم۔اے (اُردُو، تاریخ)، بی۔ایڈ، اور ایم۔ایڈ کی ڈگریاں مکمل کیں۔ ۲۰۲۲ء میں آپ نے یونیورسٹی آف سیالکوٹ سے ایم۔فِل (اُردُو) کی ڈگری مکمل کی۔ مارچ ۲۰۲۳ء میں آپ نے اسلام آباد سے اپنی پی ایچ ڈی (اردو) کی ڈگری کا بھی آغاز کر دیا۔

۲۰۰۶ء میں آپ نے اپنے مسیحی تعلیم کے سفر آغاز کیا۔ آپ نے پاکستان بائبل کارسپانڈنس سکول سے انگریزی اور اُردُو بائبل کورسز مکمل کیے، گوجرانوالہ تھیولاجیکل سیمنری (پریسبٹیرین سکول آف ڈسٹنٹ لرننگ) سے ڈپلومہ آف تھیالوجی، فیتھ تھیولاجیکل سیمنری گوجرانوالہ سے بی۔ٹی۔ایچ، ایم۔ڈیو، اور ڈاکٹر آف منسٹری کی ڈگریاں مکمل کیں۔

مئی ۲۰۲۰ء میں آپ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے امریکہ کے ایک بائبل کالج نے آپ کو ڈاکٹر آف ڈونٹی کی اعزازی ڈگری سے نوازا۔ آپ ونگ سولز سکول آف تھیالوجی کے پرنسپل کی خدمات بھی سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ فیتھ تھیولاجیکل سیمنری گوجرانوالہ میں بہ طور سینئر ایڈوائزر اور تحقیق اور بائبلی اعداد کی تدریس کے فرائض بھی سرانجام دے رہے ہیں۔

جون ۲۰۰۵ء میں آپ نے اپنی زندگی خُداوند کو دے دی۔ ۲۰۰۹ء میں آپ کی مخصوصیت پاسٹر کنگ سلے (انگلینڈ) نے کی۔ اور آپ نے اپنے خدمتی سفر کا آغاز کیا۔

۱۶ اکتوبر ۲۰۰۹ء میں آپ کی شادی اپنی خالہ زاد سے ڈسکہ میں ہوئی۔ خُدا نے آپ کو دو بیٹیوں (جینفر فیاض اور جیسیکا فیاض) اور ایک بیٹے ابرہام یشوع سے نوازا ہے۔

۲۰۱۲ء میں آپ نے ونگ سولز فار کرائسٹ منسٹریز کا آغاز کیا۔ ۲۰۱۵ء میں آپ نے اپنی ملازمت کو خیر باد کہہ کے کل وقتی خدمت کا فیصلہ کیا۔ اب آپ بائبل اور مسیحی لٹریچر کی مفت تقسیم، بائبل سکول، سنڈے سکول، فری میڈیکل کیمپ، مسیحی بچیوں کے لیے سلائی کی تربیت اور یتیم بچوں کے لیے مفت تعلیم جیسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ دی گڈ شیپرڈ سکول کے پرنسپل بھی ہیں۔ جہاں مسیحی بچوں کے لیے تعلیم و تربیت کا عمدہ بندوبست کیا جاتا ہے۔ یہاں مسیحی بچوں کو دُنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ٹھوس بائبلی تعلیم سے بھی لیس کیا جاتا ہے۔ آپ کی زندگی کا مقصد مسیحی بچوں کو رُوحانی اور معاشرتی طور پر اپنے پاؤں پر کھڑا کرنا اور بالغ بنانا ہے۔

ونگ سولز فار کرائسٹ منسٹریز (رجسٹرڈ)

مریم صدیقہ ٹاؤن، چن دا قلعہ، گوجرانوالہ 0300-7499529, 0346-2448983